تیرے سائے کی امان

از آن فاطمہ

پارٹ ۲

نادیہ بیگم کو ہسپتال لاتے ساتھ ہی ایمرجنسی میں لے جایا گیا تھا۔راستے میں ہی ان کی حالت بہت بری طرح بگڑ چکی تھی۔جزاء تو سارے راستے روتی آئی تھی۔علایہ نے خود میں ہمت متجمع کرتے ان دونوں کو سنبھالا تھا۔ابھی بھی جزاء کو اپنے حصار میں لیتے بینچ تک لائی اور محبت سے اس کا گال تھپتھپاتے تسلی دی تھی۔

جزاء خود کو سنبھالو۔مضبوط بنو آنٹی ٹھیک ہوجائیں گی ویسے بھی ابھی ان کا علاج تو چل ہی رہا ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تسلی دیتے ہوئے بولی۔ جزاء نے اس کی بات پہ بھیگی آنکھوں سمیت اسے دیکھتے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔ وہ اسے کیسے بتاتی اس کی زندگی کا قیمتی سرمایہ صرف وہی ہے۔ بچپن سے اب تک وہ ان میں ہی ہر رشتہ محسوس کرتی آئی ہے۔ اس کا تو نادیہ بیگم کے سوا اس دنیا میں بھی کوئی نہیں تھا۔ وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں غلطاں تھی معاً چند ساعتوں بعد جوں ہی ڈاکٹر کمرے سے باہر نکلی تھی۔ علایہ نے انہیں باہر آتا دیکھ سرعت سے ان کی جانب رخ کیا کیونکہ جزاء کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کسی سے بات کر سکتی۔

"آپ اندر موجود مریضہ کے ساتھ ہیں۔"

انہوں نے کچھ توقف کے بعد پوچھا۔ علایہ نے ایک نظر جزاء کو دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں ذرا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ علایہ کو اپنی تلقید میں آنے کا اشارہ کرتے خود اپنے کیبن کی جانب بڑھ گئی۔علایہ جزاء کو اندر جانے کا اشارہ کرتی خود ڈاکٹر کے تعاقب میں چل دی۔کیبن میں داخل ہوتے ہی ڈاکٹر نے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ ہچکچاتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"آپ کا ان سے رشتہ کیا ہے۔"

ڈاکٹر نے بغور علایہ کی جانب دیکھا جو سیاہ جینز پہ کتھئی رنگ کا ٹاپ پہنے ڈوپٹے کو مفرل کی طرح گلے میں لٹکایا ہوا تھا۔

"وہ میری دوست کی امی ہے۔سب ٹھیک ہے نا ڈاکٹر۔"

اس نے سوچ سمجھ کر جواب دیا ساتھ ہی تفشیشی انداز میں ان کی جانب دیکھا۔

"دیکھیں بیٹا اب آپ دونوں کے ساتھ ہی کوئی بڑا نہیں ہے تو مجھے مجبوراً آپ کو ہی بتانا پڑے گا لیکن خیال کیجیے گا ذیادہ ہائپر مت ہوجائیے گا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملاتے اپنی کہنیاں میز پہ ٹکاتے بات کی تمہید باندھی۔علایہ نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"آپ مجھے بتائیے جو بھی بات ہے اس طرح پہیلیاں مت بھجوائیں۔"

اس نے تنگ آتے بے چینی سے استسفار کیا۔

دراصل آپ کی پیشنٹ کو کینسر ہے جو کہ آخری حد تک پھیل چکا ہے شاید ان کا" علاج وقت پہ نہیں کروایا گیا اور اس کا علاج وقت پہ ہی لازمی ہوتا ہے۔ہم اپنی "جانب سے پوری کوشش کررہے ہیں لیکن ان کی حالت ابتر ہوتی جارہی ہے۔

انہوں نے مدھم لہجے میں ساری بات علایہ کے گوش گزار دی۔علایہ دم بخود بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھی۔دل میں اچانک ٹیس سے اٹھی تھی۔ماں کو کھونے کا درد تو وہ بخوبی جانتی تھی۔اس نے اپنی پیشانی مسلتے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"اس کا کوئی حل۔"

اس نے کپکپاتے لہجے میں سوال کیا۔ڈاکٹر نے اس کی اڑی اڑی رنگت بخوبی محسوس کی تھی جو اب بے چینی سے اپنی انگلیاں چٹخارہی تھی۔

"اس کا حل ذیادہ تو نہیں لیکن کوشش کی جاسکتی ہے۔میں یقین کے ساتھ تو نہیں بس آپ کو تسلی دینے کی خاطر ہی کہ سکتی ہوں کہ یہ بیماری یا تو پوری طرح ہٹ جائے گی یا پھر آپریشن کا کوئی فرق نہیں پڑے گا۔آگے یہ آپ پہ منحصر ہے کہ آپ لوگ کیا چاہتے ہیں۔"

وہ اپنی بات مکمل کرتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔علایہ بے دم سی ہوتی کرسی سے اپنی پشت ٹکا گئی۔

"میں آپ کو اطلاع دے دوں گی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے ہارے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ڈاکٹر اس کی اس کا شانہ تھپتھپاتے اثبات میں سر ہلایا۔

لیکن ذیادہ تاخیر مت کیجیے گا۔یہ نا ہو سب کچھ ہاتھ سے پھسلتا چلا جائے اور اس" بات کا بھی خیال کیجیے گا کہ انہیں فلحال کسی بھی صورت اس بیماری کا علم نہ ہو کیونکہ اس کی وجہ سے پھر وہ سٹریس لے گی اور کام مزید بگڑ سکتا ہے دماغ پہ اثر "پڑے کی صورت میں۔

وہ اسے تاکید کرتے کیبن کا دروازہ کھولتے باہر نکل گئی۔ان کے جاتے ہی وہ بھی اپنے قدموں کو گھسیٹتے باہر کی جانب چل دی۔اس کی سماعتوں میں بس ڈاکٹر کی باتیں گردش کررہی تھی۔وہ جزاء کو اس متعلق کیسے بتائے گی اس کا تو کوئی اس دنیا میں بھی نہیں تھا۔وہ تو بلکل ٹوٹ جائے گی۔

اس نے سختی سے اپنے لب بھینچے تھے۔وہ اپنے ہی دھیان میں آگے کی جانب بڑھتی جارہی تھی معاً اس کی نگاہ ایک سٹریچر پہ لیٹے خون سے آلودہ شخص پہ پڑی جو

All rights reserved to novelslounge.com

بلکل بے سدھ سا پڑا تھا۔اس نے جھرجھری سے خوف سے بے ساختہ اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی جزاء کی جانب چل دی۔کمرے کا دروازہ کھولتے وہ جوں ہی اندر داخل ہوئی نادیہ بیگم کو تکیوں کے سہارے بیٹھا دیکھ وہ بمشکل مسکرائی تھی۔جزاء ان کے قریب ہی بیٹھی خاموشی سے ان کا چہرہ تک رہی تھی۔

"کیسی طبیعت ہے اب آپ کی۔"

اس نے مسکراتے لہجے میں استسفار کیا۔نادیہ بیگم نے اذیت سے مسکراتے فقط اثبات میں سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

"کیا کہا ڈاکٹر نے علایہ تم گئی تھی نہ ان کے ساتھ۔"

جزاء نے بے چینی سے پوچھا۔علایہ کے چہرے کا رنگ ایک لمحے کیلیے اڑا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اپنے تاثرات نارمل کرتی آنکھیں میچ گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

کچھ بھی نہیں بس یہی کہا کہ کمزوری کے باعث چکر آگئے۔کھاتی پیتی نہیں نا آنٹی" ٹھیک سے۔اب سے تم ان کی ڈائیٹ کا خیال کرنا بس۔ذیادہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔اب تم رو کر مزید انہیں پریشان مت کرو۔"

وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولی۔جزاء نے اس کی بات پہ نجھے نجھے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"بس میرا بچہ میں ٹھیک ہوں۔کیوں رو رہی ہو اب۔"

نادیہ بیگم نے اس کی پیشانی چومتے نقاہت ذدہ لہجے میں اسے تسلی دی۔جزاء نے بھیگی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔علایہ نے حسرت سے یہ منظر تکا تھا۔دل میں کہی درد سا اٹھا تھا۔معاً وہ اپنا دھیان بٹانے کی خاطر ان کی دوائیاں چیک کرنے لگی۔

آپ ٹھیک نہیں ہے امی۔میں جانتی ہوں آپ بس خود کو میرے سامنے ایسا" ظاہر کرتی ہیں۔آپ نے خود کو ختم کرلیا ہے آہستہ آہستہ لیکن آپ نے یہ نہیں

All rights reserved to novelslounge.com

سوچا کہ اگر آپ کو کچھ ہوگیا تو میرا کیا ہوگا۔میں اس بھری دنیا میں تن تنہا رہ جاؤں گی"۔

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔ماضی کا ایک منظر علایہ کے ذہن کے دریچوں میں چلا تھا۔اس نے آنکھوں کو سختی سے میچتے گہرا سانس بھرا۔اس سے پہلے کہ وہ انہیں ٹوکتی اندر داخل ہوتی ڈاکٹر کو دیکھتے اس نے سکون بھرا سانس خارج کیا۔

"اب کیسی طبیعت ہے آپکی۔"

انہوں نے نادیہ بیگم کی کلائی جکڑ کر ان کی نبض ٹٹولتے ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا۔

ارے انجیکشن تو یہاں ہے ہی نہیں۔بچے میں آپکو ایک انجیکشن لکھ کر دیتی ہوں"

"آپ ذرا ڈسپنسری سے جاکر وہ لے آئیں۔

انہوں نے ایک کاغذ علایہ کی جانب بڑھایا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے باہر کی جانب چل دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ناک کی سیدھ میں چلتی ڈسپنسری کی جانب بڑھ رہی تھی معاً سامنے سے گزرتے اسے سٹریچر پہ ایک لمحے کیلیے حسن کا گمان ہوا تھا۔اس نے دل ہی دل میں لاحولہ پڑھتے اپنے خیال کو جھٹکا تھا۔

وہ یہاں کیسے ہوسکتا ہے۔وہ تو مشن کی خاطر کہی گیا ہے۔علایہ تو بھی نا ناجانے کیا کیا سوچتی ہے۔

وہ خود کو سرزنش کرتے ہوئے بولی۔اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی دیوار سے ٹیک لگائے روتے ہوئے آدمی کو دیکھتے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی ان کی جانب قدم بڑھانے پہ مجبور ہوئی تھی۔ان کے نزدیک پہنچتے ہی علایہ نے ایک نظر انہیں دیکھا جو گم صم سے آپریشن تھیٹر کے دروازے کو دیکھنے میں محو تھے جبکہ آنسو گالوں پہ تواتر بہہ رہے تھے۔اسے اس اونچے لمبے مرد کو یوں روتا دیکھ حیرت ہوئی تھی۔

"انکل سب ٹھیک ہے نا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے دھیمے لہجے میں کسی خدشے کے تحت پوچھا۔کرنل عاکف نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا جو انہی سے مخاطب تھی۔انہوں نے سرعت سے اپنے آنسو پونچھے تھے اور سپاٹ چہرے سمیت نفی میں سر ہلایا۔

"ایسے کیسے کچھ نہیں ہوا آپکو۔میں نے آپکو روتے ہوئے دیکھا ہے۔"

وہ عجیب سے لہجے میں بولی۔کرنل عاکف نے تھکے تھکے اعصابوں سمیت نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کا کوئی خاص اندر ہے کیا۔"

اس نے دکھی دل سے پوچھا۔انہوں نے بےتاثر انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"کون ہے اندر۔"

اس نے ایک نظر آپریشن تھیٹر کے بند دروازے پہ ڈالتے افسردگی سے سوال کیا۔

"میرا بیٹا ہی سمجھ لو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے ہارے ہوئے لہجے میں بتایا۔علایہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"بیٹے جیسا مطلب۔"

اس نے نا سمجھی سے استسفار کیا۔

"دعا کرنا اس کیلیے کہ وہ ٹھیک ہوجائے ورنہ ہم سب مرجائیں گے۔اس کے بغیر ہم بہت خالی ہے۔ہماری ہنسی کھوکھلی ہے۔ہم اسے اس حال میں نہیں دیکھ سکتے بیٹا۔"

وہ ایک بار پھر ضبط کھوتے پھوٹ پھوٹ کر رودیے تھے۔علایہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"انکل آپ روئے مت۔میں دعا کروں گی کہ اسے کچھ نہ ہو حالانکہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتی پھر بھی آپ کے خاطر ایک بار ٹرائے کروں گی۔"

وہ اذیت سے مسکراتے ہوئے بولی۔کرنل عاکف نے ایک نا سمجھ نگاہ اس پہ ڈالی۔

All rights reserved to novelslounge.com

ارے ایسے مت دیکھیں۔میں تو اپنی زندگی کا تلخ تجربہ آپ سے بیان کررہی ہوں۔لوگ کہتے ہیں کہ ان کی دعائیں کبھی رائیگاں نہیں جاتی لیکن میں کہتی ہوں کہ میری دعائیں کبھی قبول نہیں ہوتی۔"

آپ نے کہا کہ میں اسے آپ کے بیٹے جیسا سمجھ لوں میں نے سمجھ لیا انکل۔مگر کیا ماں جیسا کوئی ہوتا ہے باپ جیسا کوئی ہوتا ہے نہیں نا پھر بھی دیکھیں زندہ ہوں جی رہی ہوں کبھی کبھی ہنس بھی لیتی ہوں صرف ایک ذات کی بدولت۔وہ بہت پیارا انسان ہے سب کے چہرے پہ جب جب خوشی دکھتی ہے نہ اسی کی بدولت دکھتی ہے موقع ملا تو میں ضرور اسے آپ سے ملواؤں گی۔اس وقت آپ کا جی چاہے گا کہ کاش وہ آپ کا بیٹا ہوتا اور ایک مزید بات بتاؤ اس کا بھی اس دنیا میں کوئی رشتہ نہیں ہے انکل۔پھر بھی وہ ہنستا ہے سب کو ہنساتا ہے۔میں پہلے سوچتی تھی کہ شاید اس کی زندگی میں کوئی غم نہیں ہے لیکن وہ تو ہم سب سے زیادہ تھکا ہوا انسان ہے لیکن ظاہر نہیں کرتا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ہنس رہی تھی اس کی ہنسی میں بھی ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔انہیں تو فالوقت ایسا ہی محسوس ہوا۔

"اس سے محبت کرتی ہوں۔"

انہوں نے کسی سوچ کے تحت پوچھا۔علایہ ایکدم ان کی جانب دیکھتے سرخ چہرے سمیت ہنس دی تھی۔

نہیں محبت نہیں کرتی۔بس وہ مجھے بے تحاشہ عزیز ہے۔اس کیلیے زندگی میں کبھی کچھ کرنے کا موقع ملا نہ مجھے تو ہر حد سے گزر جاؤں گی ایسا رشتہ ہے اس کا میرے ساتھ۔"

وہ اپنے لہجے میں محبت سموئے بولی۔کرنل عاکف نے ناجانے کیا سوچتے اس کا سر تھپتھپایا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

خیر اب میں چلتی ہوں۔میں بھی کیا آپ کے سامنے اپنے قصے کہانیاں کھول کر" بیٹھ گئی ہوں۔روئیے مت کیا معلوم اندر موجود شخص کو آپ کے رونے سے تکلیف "ہوتی ہو۔

وہ مدھم لہجے میں بولتے وہاں سے مڑی تھی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔وہ راہداری سے گزرتے ہوئے بھی انہی کی متعلق سوچ رہی تھی معاً اس کی نگاہ اندر کی جانب بھاگم بھاگ آتے عشب اور دین کی جانب پڑی جن کے چہرے کا رنگ بری طرح اڑا ہوا تھا۔کپڑے خون سے بھرے ہوئے تھے۔علایہ کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔اس نے بے ساختہ حسن کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی تھی مگر وہ کہی دکھائی نہیں دیا۔اب وہ دونوں اس کے سامنے سے ہی ہوتے بائیں جانب جارہے تھے۔علایہ نے بغیر کسی لمحے کی تاخیر کیے اس کی تعاقب میں قدم بڑھائے تھے اور دین کو آواز دیتے پکارا تھا۔اس کی آواز پہ اندر کی جانب بڑھتے

All rights reserved to novelslounge.com

عشب اور دین کے قدم باقاعدہ تھمے تھے۔انہوں نے رخ پھیرتے اس کی جانب دیکھا۔آنکھوں میں نمی واضح تھی جو وہ شاید علایہ سے چھپانا چاہتے تھے۔

"حسن کہاں ہے۔"

اس نے ان دونوں کو اپنے نزدیک آتا دیکھ بے چینی سے استسفار کیا۔دین اور عشب کے قدموں کو بے ساختہ بریک لگی تھی۔انہوں نے خاموشی سے نگاہوں کا تبادلہ کیا تھا۔علایہ کا دل ان کی خاموشی پہ کٹ کر رہ گیا۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں حسن کہاں ہے۔وہ آپ لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں آیا۔"

اب کی بار وہ سخت لہجہ اپناتے ہوئے بولی۔دین نے ہوش میں آتے اسے سنبھالنا چاہا لیکن وہ بے دردی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔

"علایہ میری جان میری بات۔"

All rights reserved to novelslounge.com

دین نے اسے جھنجھوڑتے پیشانی پہ پل ڈالتے کہا۔وہ خود بھی اس وقت پورے طرح ٹوٹے بکھرے ہوئے تھے لیکن وہ چاہ کر بھی کچھ کر نہیں سکتے تھے۔

"نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بھی بات مجھے بس میری بات کا جواب دیں کہ آپ کہ حسن کہاں ہے وہ آپ کے ساتھ کیوں نہیں آیا۔"

وہ اس کا کالر جکڑتے بیچارگی سے بولی۔چہرے پہ ایک درد کی تحریر رقم تھی۔دین نے اسے اپنے سینے میں بھینچتے اس کے سر کے بالوں کو ہولے سے چھوا تھا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ اس کے سینے سے سر اٹھاتے خاموش کھڑے عشب کی جانب متوجہ ہوئی اور شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"کہاں ہے حسن۔میں نے آپ سے کہا تھا نہ کہ سب کو لے کر لوٹیے گا واپس۔مجھ سے کسی ایک کی بھی غیر موجودگی برداشت نہیں ہوگی۔آپ نہیں لے کر آئے نا اسے۔آپ نے وعدہ کیوں توڑا مجھے بتائیں جواب دیں۔میں اتنا انتظار کررہی تھی۔میں نے کہا تھا کہ اب میں کسی کو نہیں کھونا چاہتی کسی کو بھی نہیں

All rights reserved to novelslounge.com

اپنے قریبی میں سے ایک بھی شخص کو نہیں۔پلیز بتائیں نا حسن کہاں ہے مجھے اس سے باتیں کرنی ہے۔مجھے اس کی باتوں پہ ہنسنا ہے تین دنوں میں اداس تھی "بلکل بھی نہیں مسکرائی بتائیں ناکہ وہ کہاں ہے۔

وہ اس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں جکڑتے منت کرنے والے انداز میں بولی۔عشب نے سپاٹ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔دل درد سے پھٹا جارہا تھا لیکن لبوں پہ قفل لگا ہوا تھا۔

"سہی کہتے تھے میں شروع سے تنہا ہوں اور آخر میں ہی تنہا ہی رہوں گی۔"

وہ پھیکے لہجے میں بولتی عشب کے سینے پہ سر ٹکاتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔عشب نے مٹھیاں سختی سے بھینچی تھی۔اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے علایہ کے بالوں میں جذب ہوا تھا۔

"کیوں نہیں بول رہے آپ دونوں کچھ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اب کی بار وہ بے بسی کی کیفیت میں چلائی تھی۔ان دونوں کے لبوں پہ لگا قفل ابھی بھی نہیں کھلا تھا۔

"وہ ٹھیک ہوجائے گا۔"

عشب کی دھیمی سے سرگوشی پہ علایہ نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔چہرے کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا۔

"کیا مطلب اسے کیا ہوا ہے۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔

نہیں بھائی ایسا کچھ مت کہیے جو میں برداشت نہ کرپاؤں بھائی۔کہ دیں کہ وہ"
"ٹھیک ہے بلکل۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ گئی۔دین نے نم نگاہوں سے اسے دیکھتے اس کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو تھاما تھا اور اسے لیتے آپریشن تھیٹر کی جانب بڑھا۔ان سب کو اپنے قدم وہاں پہنچتے من من بھاری محسوس ہوئے تھے۔

"تم دونوں آگئے۔"

کرنل آصف نے ان دونوں کو دیکھتے بوجھل لہجے میں پوچھا مگر اس کے ساتھ کھڑی علایہ کو دیکھتے ان کا ماتھا ٹھنکا تھا۔پریشان تو علایہ بھی ہوچکی تھی۔وہ دونوں بنا پلک جھپکائے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"یہ دین۔"

انہوں نے بے ساختہ کسی خیال کے تحت علایہ کی جانب اشارہ کیا تو وہ نگاہیں چڑاگیا۔

"یہ علایہ ہے میری بہن۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی بات پہ کرنل عاکف کو ایسا محسوس ہوا جیسے ہسپتال کی عمارت ان کے سر پہ آن گری ہو۔وہ بے ساختہ لڑکھڑائے تھے اور بے یقینی سے ان دونوں کی جانب دیکھا جو اب نظریں جھکائے کھڑے تھے۔

"تم لوگوں نے مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کی اتنی بڑی بات۔"

انہوں نے شکوہ کیا۔دین شرمندگی سے چہرہ جھکاگیا۔البتہ عشب نے سپاٹ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

"سر میں نے بارہا بار آپ کو اطلاع دینے کی کوشش کی تھی مگر آپ نے ہر بار ٹال دیا تھا۔"

دین نے بھینچے لہجے میں جواب دیا۔کرنل عاکف بے دم سے ہوتے بینچ پہ بیٹھے تھے۔

"وہ کیسا ہے اب۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عشب نے تڑپتے دل کے ساتھ سوال کیا۔کرنل عاکف اس کی بات پہ دونوں ہاتھوں میں سر کے بالوں کو بھینچتے بے بسی سے رو دیے تھے۔علایہ ساکت نگاہوں سے ان سب کو دیکھتے ان کی بات سمجھنے کی تگ و دو میں تھی۔

"وہ ٹھیک نہیں ہے۔میں جانتا ہوں کہ میں کیسے اس یہاں تک لایا ہوں۔"

وہ تکلیف سے بولے۔عشب نے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے انہیں تسلی دینی چاہی۔علایہ کا سر بے یقینی کی کیفیت میں نفی میں ہلا تھا۔وہ دیوانہ وار بھاگتی ہوئی آپریشن تھیٹر کے دروازے پہ پہنچی اور اندر دیکھنا چاہا لیکن کچھ بھی نہیں دکھ رہا تھا۔

"نہیں۔نہیں اللہ جی اس بار نہیں۔پلیز اب نہیں سہہ پاؤں گی۔کیوں اللہ میں ہی کیوں ملتی ہوں آپکو۔پہلے بابا پھر ماما اب وہ بھی۔کیا ساری تکلیفیں میرے مقدر میں ہی کیوں۔میں بھی آپ کی ہی ادنیٰ سی بندی ہو یااللہ۔مجھے اٹھالے پلیز کیونکہ کسی کا جانا میں برداشت نہیں کرپاؤں گی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ وحشیانہ انداز میں اپنے بال نوچتی بول رہی تھی۔وہ سب اس کی حالت دیکھتے گھبراگئے جو وہی زمین پہ بیٹھی سجدہ ریز تھی۔وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔دین نے اس کے قریب جاتے اسے سنبھالنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کے ہاتھ کو بے دردی سے جھٹک گئی۔

"قریب مت آئیں میرے۔دور رہیں میرے سے۔میرے قریب کوئی نا آئے۔"

وہ پاگلوں کی طرح بڑبڑانے والے انداز میں بول رہی تھی۔عشب نے سختی سے لب بھینچتے خود کو کچھ کہنے سے باز رکھا تھا۔

ایکسکیوزمی پیشنٹ کی حالت بہت خراب ہے۔ان کا بچنا ناممکنات میں سے ایک" ہے۔ابھی بھی وہ ہلکا ہلکا ہوش میں آئے تھے ہم انہیں کمرے میں شفٹ کررہے "ہیں۔دعا کیجیے کیا پتہ کوئی معجزا ہوجائے۔

ڈاکٹر ان سب کے کانوں میں صور پھونکتے عجلت میں بھاگنے والے انداز میں اپنے کیبن کی سمت بڑھی تھی۔علایہ بھاگنے والے انداز میں اس سے پہلے کہ اندر کی

All rights reserved to novelslounge.com

جانب بڑھتی دین نے عقب سے ہی اسے جکڑتے اپنے حصار میں لیا تھا جو بلکل چپ ہوگئی تھی۔چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا۔

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اس کے کمرے میں شفٹ ہوتے ہی عشب ڈھیلے ڈھالے قدموں سے اندر کمرے کی جانب بڑھا تھا معاً اس کا مشینوں میں جکڑا وجود دیکھ اس کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔وہ اپنی آنکھیں پونچھتے اس کے نزدیک پہنچا۔

"اتنے جلدی ہار مان گئے ہو تم۔تم نے تو کہا تھا کہ میرے جیسے مضبوط بنو گے میرے نقشِ قدم پہ چلنا ہے ابھی تمہیں میرے شانہ بشانہ کام کرنا ہے۔اتنی آسانی سے اپنی باتوں سے مکر گئے ایک لمحے میں سب کو آئینہ دکھادیا تم نے۔"

وہ اس کے بال سہلاتے تکلیف کی شدت سے بولا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے جھنجھوڑ ڈالے۔

"بھ۔بھائی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی درد بھری آواز پہ عشب نے سرعت سے چہرہ اوپر کرتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔حسن نے آہستگی سے آنکھیں موند کر کھولی۔

"بھائی ہم جیت گئے۔ہم نے اس مشن کو کامیاب ٹھہرادیا۔بھائی آپ کے حسن نے ہمت نہیں ہاری۔"

وہ ہکلاتے ہوئے بول رہا تھا۔عشب نے اس کی پیشانی چومی تھی۔

"ہم نے کچھ نہیں کیا صرف تم نے کیا ہے۔صرف تم نے۔جانتے تھے ناکہ تمہارے بغیر کسی کا گزارا نہیں ہے پھر کیوں سب کو اس تکلیف سے دوچار کروا رہے ہو۔"

وہ اذیت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔حسن نے نم دھندلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

بھائی اب آپ جب جب میرا نام لیں گے کسی کے بھی سامنے تو آپ کو فخر"
"محسوس ہوگا اور آپکے فخر کو دیکھتے میں فخر محسوس کیا کروں گا۔

وہ آنکھوں میں چمک لیے بول رہا تھا۔بولتے ہوئے اس کے چہرے پہ تکلیف کے آثار عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھے۔

میں تم سے کیا بکواس کررہا ہوں اور تم کیا بول رہے ہو مجھ سے مار کھاؤ گے اب"
"تم۔

وہ اس کی باتوں سے تنگ آتے چڑ کر بولا۔حسن نے آنکھیں موندتے گہرا سانس بھرا تھا۔

"مار دیں بھائی پھر نہیں نصیب ہوگا آپکو۔"

وہ نقاہت زدہ لہجے میں بولا۔عشب نے اسے آنکھیں موندا دیکھ تکلیف سے آنکھیں بند کر کے کھولی اور باہر نکل آیا کیونکہ ایک وقت میں ایک ہی انسان کو ملنے کی

All rights reserved to novelslounge.com

اجازت تھی۔وہ مزید اسے بلواتے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔اس کے باہر آتے ہی دین نے ناجانے کیا سوچتے علایہ کو اندر جانے کا اشارہ کیا تھا لیکن وہ بلکل نڈھال ہوتے اس کے شانے پہ سر ٹکا گئی۔دین اسے سہارا دیتے جوں ہی اندر لے کر آیا اندر اسے اس قدر تکلیف میں دیکھ اس کا کئی سالوں کا ضبط ٹوٹا تھا اور وہی دین کے گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔دین نے اسے پچکارتے قدم اندر کی جانب بڑھائے۔

"اوئے میرے شیر۔"

یہ کہتے دین کی آواز بھڑا گئی تھی۔ذہن کے دریچوں میں وہ منظر شدت سے لہرایا۔کیا وہ ہنستا کھیلتا شخص آج اس خاموشی کی نذر ہوگیا تھا۔اس کی حالت پہ ان سب کا دل کٹا تھا۔

ویسے بھائی بتائیں نا کب کریں گے شادی جب آپ کی بیوی اور میری بھابھی" "آئے گی اور پھر چھوٹے چھوٹے گولو مولو سے بے بیز۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے قیاس آرائی کی تو عشب نے اس کی حرکت پہ بے ساختہ اسے آنکھیں دکھائی تھی جبکہ دین کا ضبط جو کافی دنوں پہ خود پہ کیے بیٹھا تھا وہ ٹوٹ گیا تھا۔

"حسن کین یو پلیز شٹ اپ۔ہر وقت مذاق اچھا نہیں ہوتا۔یہاں انسان پریشانی سے گھلے جارہا ہو اور آپ کو ایک ہی بات سوجھ رہی ہے اور وہ بھی میری شادی کی کبھی سنجیدہ بھی ہوجایا کریں اور اگر نہیں ہوسکتے تو اپنی زبان کو لگام دے لیا کریں۔"

وہ مٹھیاں بھینچتے سختی سے اسے باور کرانے والے انداز میں دھاڑا۔اس کے لہجے پہ حسن کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔

"حسن پلیز ایک بار بس ایک بار یہ بہت مشکل ہے۔ہم برداشت نہیں کرپارہے۔میں جانتا ہوں کہ ہر فوجی کا یہ خواب ہوتا ہے کہ وہ ملک کیلیے جان پیش کردے لیکن تیرا جانا برداشت سے باہر ہے۔تمہیں چائے بنا کر دینا نہیں نا

All rights reserved to novelslounge.com

پسند۔ تم کہتے تھے کہ اپنی بیویاں لے کر آئیں میں لے آؤں گا۔ سب کچھ کروں گا تمہاری خوشی کی خاطر بس ایک بار۔ بس ایک بار میرے سینے سے لگتے یہ کہ دے "کہ تو ٹھیک ہے ہمارے پاس ہے۔

وہ اس کے بال سنوارتا ہوا مدھم لہجے میں بولا۔ مسلسل رونے کی بدولت آواز بھاری ہوچکی تھی۔ علایہ ابھی بھی ساکت نگاہوں سے اس کے چہرے کو تک رہی تھی جو آنکھیں موندے سکون سے لیٹا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ اس قدر پرسکون کیوں تھا۔ وہ لڑکھڑاتی چال چلتی اس کے نزدیک آئی اور کھوئے کھوئے انداز میں اس کے چہرے کو تک رہی تھی۔

دین سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے باہر چلا گیا۔

وہ وہی اس کے قریب ہی کرسی پہ ڈھے گئی اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھاما جو ٹھنڈا یخ ہورہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

حسن۔ تم میرے دوست ہو نا۔ تم نے کہا تھا کہ میرا حکم تمہاری سر آنکھوں"
پہ۔ میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ اب یہ مذاق ختم کرو اور اٹھ جاؤ پلیز۔ ایک بار
میرے عقب سے آتے مجھے کہ دو کہ میں تو مذاق کررہا تھا تم سچ میں بے وقوف بن
"گئی۔

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولی لیکن جواب
ندارد۔ اس نے اپنی سسکی دبائی تھی۔

حسن میں تم سے بات کررہی ہو سن رہے ہو نا۔ تم تو ہمیشہ میری ایک ہی پکار پہ"
چلے آتے تھے نا۔ تم کہتے تھے کہ تمہاری سماعتیں ترستی ہے میری آواز سننے کو لو
دیکھو اب میں بول رہی ہوں خود کیوں خاموش ہو اب۔ کیوں میری بات کا جواب
نہیں دے رہے۔ میں تمہیں کہتی تھی نہ مجھے اپنی اس قدر عادت مت ڈالو یہ بہت
"جان لیوا ہوتی ہے اب تم کیوں بیگانوں کی طرح منہ پھیر رہے ہو۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے سینے پہ سر رکھے پھپھک پھپھک کر رودی۔آنسو گالوں پہ بہتے خشک ہوچکے تھے۔ مسلسل چیخنے کی بدولت گلہ بھی بیٹھ چکا تھا۔

تم مجھے مسکرانا سکھا کر یہ ساری عمر کا رونا دے کر نہیں جاسکتے حسن۔ایک ہنسی لٹانے والا شخص بھلا آنسو دے سکتا ہے۔میں نہیں مانتی پلیز اٹھ جاؤ دیکھو میں تم سے بات کررہی ہوں اور تم مجھے جواب نہیں دے رہے۔کیوں مجھے یہ احساس دلارہے ہو کہ میں تمہارے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔"

وہ دیوانوں کی طرح اس کا بازو جھنجھوڑتے بول رہی تھی۔آنسو تواتر اس کے گالوں پہ بہہ رہے تھے۔اس کی ایک آواز سننے کو وہ بےتاب تھی۔اس کی ایک کھلکھلاتی ہنسی جس پہ سب سب کچھ وار دینے کو بےتاب رہتے تھے۔حسن نے اس کی باتوں پہ ڈھلکی گردن سمیت لب بھینچے تھے۔

"علایہ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی بھاری آواز پہ علایہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا اور اس کا ہاتھ سختی سے تھاما تھا۔

مجھے یہ الزام مت دو کہ میں تمہیں دکھ دے سکتا ہوں۔بس خاموش ہوں تمہیں" سن رہا ہوں۔میری جان نکل رہی ہے علایہ۔میں ختم ہورہا ہوں۔جانتی ہو بہت تکلیف ہوئی تھی جب انہوں نے مارا تھا لیکن میرے سر پہ ایک ہی جنون سوار تھا کہ مجھے اپنے وطن کیلیے کچھ بھی کر گزرنا ہے۔اگر میں تمہارے یا میں کسی کے متعلق بھی سوچتا اس وقت تو میں ناکام ٹھہرتا"

میں تمہیں رلانا نہیں چاہتا لیکن میں بے بس ہوں یہ تکلیف میری شدت سے" باہر ہوتی جارہی ہے۔مجھے اس چیز سے نجات دلادو۔ایک بار میری پیشانی پہ ہاتھ رکھتے آیت الکرسی پڑھ دو میں سکون لینا چاہتا ہوں۔میں تمہیں کل بھی چاہتا تھا آج

All rights reserved to novelslounge.com

بھی چاہتا ہوں اور شاید ہمیشہ چاہتا رہوں گا۔ حسن رضا نے اپنی زندگی میں فقط ایک رشتے کو اپنا بنانا چاہا تھا دوست کی صورت میں ہمسفر کی صورت میں مگر شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور ہے۔مجھے ایسے الفاظ کہ کر تکلیف مت دو۔ تم بہت کچھ ہو میرے لیے مگر میرے ملک سے بڑھ کر نہیں۔میرا ملک ہمیشہ سے اول پہ تھا ہے اور رہے گا۔

بس ایک احسان کرنا مجھ پہ میرے جانے کے بعد مجھے بھلا دینا۔ سمجھ لینا جیسے ہیر "رانجھا کی کہانی میں ہیر مر جاتی ہے ویسے اس کہانی میں رانجھا مرگیا۔

اس نے سرخ چہرے سمیت تکلیف کی شدت سے گہرا سانس بھرا۔علایہ جو ابھی تک اس کے اعتراف پہ بےیقین سی تھی اس کی بگڑتی حالت دیکھ پاگلوں کی طرح نفی میں سر ہلاتی ڈاکٹر کو بلانے لگی۔

"تم ابھی کچھ مت بولو پلیز تم ٹھیک ہوجاؤ گے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ڈوپٹہ سر پہ اوڑھتی اس کی پیشانی پہ اپنا ٹھٹھرتا ہاتھ رکھتے آیت الکرسی پڑھ رہی تھی۔وہ بگڑے تنفس سمیت الوداعی مسکراتے ہوئے اسے ہی تک رہا تھا۔آیت الکرسی کے اختتام پہ حسن کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔

کچھ لمحوں بعد جوں ہی ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئے وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ ایک ہی جگہ ساکت کھڑی تھی۔دین عشب اور کرنل عاکف ان تینوں کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔کرنل عاکف نے آگے بڑھتے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ انہیں ہی دیکھ کر مسکرا رہا ہو۔جیسے انہیں خوش آمدید کہ رہا ہو۔

جانتے ہیں جتنی آسانی سے آپ میری بات مانتے ہیں نا مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے"
"کہ میں آپ کا باپ ہوں اور آپ میری اولاد۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس کا زندگی سے بھرپور قہقہہ اس کی سماعتوں میں گونجا۔وہ مسکرائے تھے نم مسکراہٹ۔انہوں نے بے ساختہ ڈاکٹر کی جانب دیکھا جو بے بسی سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"ہم نے انہیں بچانے کی بہت کوشش کی مگر زخم اس قدر بڑھتے پورے وجود میں پھیل چکے تھے کہ ان کا بچنا ناممکن ہوگیا تھا اسی لیے اپنی جان کی بازی ہار گئے۔"

ان کی بات پہ عشب بری طرح لڑکھڑایا تھا۔اگر دین اسے بروقت نا سنبھالتا تو شاید وہ زمین بوس ہوجاتا۔وہ قدم بڑھاتے اس کے نزدیک آیا۔آج اس نے سب کچھ کھودیا تھا۔ایک دوست ایک چھوٹا بھائی اپنا بیٹا اپنا ایک کندھا سب کچھ۔

"میرے لیے آپ میرے آئیڈیل ہیں میں ہمیشہ آپ کے پیروں کی دھول کو چھوتے آگے بڑھنا چاہتا ہوں اور جانتے ہیں میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میرے جنازہ دینے والوں میں سب سے پہلے آپ ہو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی محبت بھری سرگوشی عشب کے دل کو ریزہ ریزہ کرگئی۔اس نے اس کی کھلی آنکھوں کو بند کیا تھا۔آنکھوں کے بند ہوتے ہی ان سب کو ایسا محسوس ہوا جیسے ان کے دل بھی ساتھ ہی بند ہوگئے ہو۔سانسوں کی ڈور کٹنا کسے کہتے ہیں یہ ان سب سے کوئی پوچھتا۔

"تم میرے ہاتھوں مرو گے آج۔"

دین نے سخت لہجے میں بولتے اسکے کان مروڑے۔وہ مصنوعی ناراضگی سے اسے دیکھتے رخ پھیر گیا۔

اتنی جلدی نہیں مرنے والا۔جب تک آپکے بیوی بچے نہیں دیکھ لیتا آخر کو ان کے باپ کے بدلے جو اتارنے ہیں۔"

اس کی کھلکھلاہٹ کے معدوم ہوتے ہی دین کی لڑکھڑاتی آواز کمرے کی خاموش فضا میں گونجی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"انا للہ وانا الیہ راجعون۔"

اس کی بھرائی آواز پہ جہاں سب کا ضبط ٹوٹا تھا وہی علایہ کی چیخیں کمرے کی فضا میں گونجی تھی۔وہ سب کے چہرے پہ رونقیں بکھیرنے آج سب کے چہروں کے رنگ نوچ لے گیا تھا۔وہ سوچکا تھا ابدی نیند۔اس کے چہرے پہ ایک پرسکون مسکراہٹ تھی جیسے صدیوں کا تھکا انسان گہری نیند سورہا ہو۔

جب سب رشتوں پہ ساتھ چلنے کی قسم کھائی تھی ہم سب نے تو اس راہ میں" "اکیلے ہی کیوں مسافر بن کر چل دیے۔

وہ اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتے ہوئے چلائی تھی۔

تم نے سب کچھ ختم کردیا۔نہیں تم نے سب کو ختم کردیا حسن۔شاید ہی علایہ" اب کبھی مسکرا پائے۔کہتے ہیں جو ذیادہ ہنساتے ہیں وہی ذیادہ رلاتے ہیں آج دیکھ "بھی لیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھتے گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔

وہ کہی نہیں گیا علایہ وہ یہی ہے ہمارے آس پاس۔ہمارے ساتھ وہ شہادت" "نصیب ہوئی ہے اور شہید کبھی مرتے نہیں ہے میری جان۔ہمت کرو۔

دین نے اسے سرعت سے تھاما جس کا پورا جسم ٹھنڈا پڑرہا تھا۔عشب کا حال ایسا تھا مانو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔علایہ یہ سب برداشت کرتے اس کے بازوؤں میں ہی جھول گئی تھی۔دوسری جانب جزاء اس کی یوں اچانک غائب ہونے پہ بے چینی سے پورے ہسپتال میں اسے ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔دین جو ہوش و حواس سے بیگانہ علایہ کو لیتے ایمرجنسی کی جانب بڑھ رہا تھا سامنے سے آتی جزاء کو دیکھتے ٹھٹھک کر رکا۔صدمے کی کیفیت میں تو جزاء بھی رہ گئی تھی اس کی یہاں موجودگی

All rights reserved to novelslounge.com

پہ سونے پہ سہاگہ اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھتے جزاء کے دل کی دھڑکن سست پڑی تھی۔

"آپ یہاں سب ٹھیک ہے نا اور یہ علایہ کو کیا ہوا۔"

اس نے اس کے ساتھ ہی قدم ملاتے سنجیدگی سے استسفار کیا۔دین نے سپاٹ چہرے سمیت اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں سب ٹھیک ہے آپ یہاں کیا کررہی ہو۔"

دین کے پوچھنے پہ جزاء نے اسے صبح والی تمام صورتحال سے آگاہ کیا تو وہ اپنی مضبوط بہن کو دیکھتے نم نگاہوں سمیت اس کی پیشانی پہ لب رکھ گیا تھا۔وہ جزاء کو علایہ کے پاس چھوڑتے خود عشب سے بات کرنے باہر کی جانب چل دیا۔اب ان سب کو ہی مضبوط ہوتے ایک دوسرے کا سہارا بننا تھا۔دین نے باہر نکلتے ساتھ ہی کھلی فضا میں گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا۔

All rights reserved to novelslounge.com

حسن کو بائے ائیر اسلام آباد لے جانے کا سوچ رہے ہیں۔ سر نے ایمرجنسی کی" ٹکٹس بھی بک کروالی ہیں۔ تم بس جزاء اور آنٹی کی بھی تیاری کا حکم دو ہم سب ساتھ ہی چلیں گے تاکہ حسن کی تدفین وقت پہ ہوسکے اور وہی سے ہوسکے جہاں "سے وہ چاہتا تھا۔

یہ سب بولتے اس کی آواز بھرائی تھی لیکن وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے آنکھوں کو انگوٹھے کی مدد سے دباتے خاموش ہوگیا۔

اگلے ایک گھنٹے میں ہی وہ سب اپنا چند ایک سامان لیتے لاہور سے اسلام آباد فلائی کرگئے تھے۔ دین نے جزاء کو حسن کے متعلق بتایا تو اس کے پیروں تلے زمین کھسک گئی تھی لیکن ان سب کو مضبوط دیکھتے وہ علایہ کی حالت کے پیشِ نظر خود کو مضبوط بنا گئی تھی۔ وہ لڑکی جو صبح سے اسے حوصلہ دے رہی تھی اب خود ٹوٹی بکھری پڑی تھی۔ عشب کاظم صاحب کو اپنی واپسی کی اطلاع پہلے ہی دے چکا

All rights reserved to novelslounge.com

۔وہ پرائیوٹ جیٹ تھا۔کرنل عاکف ابھی تک جزاء اور نادیہ بیگم سے بے خبر تھے میں حسن کے ساتھ موجود تھے۔

۔ہر سوں سناٹا چھایا ہوا تھا۔آسمان پہ چاندآسمان پہ تاریکی نے اپنا ڈیرہ جمایا ہوا تھا بادلوں میں اوٹ میں چھپ دکھلا کر غائب ہوجاتا۔ننھے ننھے تارے آسمان پہ جگمگارہے تھے۔ٹھنڈ تو ویسے ہی تھی مگر اسلام آباد ہونے کی بدولت ٹھنڈ میں مزید اضافہ ہوگیا تھا۔ہر جانب جسم کو ٹھٹھرا دینے والی سرد ہوائیں چل رہی تھی جو وجود میں سنسناہٹ سی دوڑا دیتی۔ایسے موسم میں وہ ٹیرس پہ کھڑی خالی خالی نگاہوں سے آسمان کو تک رہی تھی۔حسن کی وفات کو ہفتہ بیت چکا تھا۔اس کی تدفین کے وقت سب کی آنکھیں تم تھی وہ شخص جو ہمیشہ ہنسانا جانتا تھا سب کی آنکھوں میں آنسو دے گیا تھا۔اس وقت علایہ جزاء اور نادیہ بیگم دین کے اسلام آباد والے فلیٹ میں موجود تھے۔کرنل عاکف بھی اسی کے ساتھ ہی رہتے تھے لیکن گزرے

All rights reserved to novelslounge.com

ہفتے سے میں میں کسی ایمرجنسی کی بدولت وہ گھر نہیں آ پا رہے تھے۔کاظم صاحب نے جب اس کا چہرہ دیکھا تھا وہ تو وہی بے دم سے ہوتے گرے تھے عشب نے انہیں سنبھالا تھا ابھی بھی وہ ان کی طبیعت خرابی کی بدولت خانزادہ مینشن میں رہائش پذیر تھا کیونکہ ڈاکٹرز کے مطابق کاظم صاحب کی طبیعت ایسی نہیں تھی کہ انہیں ایسے حالات میں اکیلا کیا جاتا۔ابھی بھی اس کے بال ٹھنڈی ہوا میں اٹھکیلیاں کرنے میں محو تھے لیکن وہ اس بڑھتی سردی سے بے نیاز ساکت سی کھڑی تھی۔اس وقت اس کی سوچ کا محور فقط حسن کی ذات تھی۔آنکھوں میں جیسے جینے کی کوئی رمق ہی نہیں تھی۔معاً ذہن کے دریچوں میں اس دن کا منظر لہرایا۔

"میں جارہا ہوں۔"

اس نے علایہ کو دیکھتے اس کے کان کے قریب جھکتے چلانے والے انداز میں کہا تو وہ خطرناک تیوروں سمیت اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"تو جاؤ میں نے کون سا تمہاری ٹانگیں پکڑی ہوئی ہیں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ایک تو ویسے بھی اکیلے رہنے کی خبر سنتے اس کی حالت ابتر ہورہی تھی سونے پہ سہاگہ وہ اسے چڑانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

"میں واپس نہیں لوٹوں گا۔"

وہ جتانے والے انداز میں بولا۔علایہ نے اسکی بات کو گویا ہوا میں اڑایا تھا۔

"تم نہ لوٹوں ہاں کھینچ کر تمہیں واپس لے کر آؤں گی۔اتنی آسانی سے تھوڑی نہ بخشوں گی۔"

وہ کندھے اچکاتے مزے سے بولی۔حسن نے شرربار نگاہوں سے اس کا پرسکون انداز دیکھا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

کیسی احسان فراموش عورت ہو تم۔یہ نہیں کہ ایک بار جھوٹے منہ صلح ہی مار لو" کہ تم نہ جاؤ آج ہم پوری بات باتیں کریں گے لیکن نہیں تم جب بھی کرنا میرے ارمانوں کا قتل ہی کرنا۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔علایہ نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور داد دینے والی انداز میں بھنویں اچکائی۔

"فلحال جانتے ہو میرا کیا جی چاہ رہا ہے کہ تمہارا بھی قتل کردوں پھٹو انسان۔"

وہ اس کے کمر پہ جھانپڑ رسید کرتے ہوئے بولی تو وہ اسے چڑانے کی خاطر مصنوعی کراہ اٹھا۔اس کی توقع کے عین مطابق وہ چڑ بھی گئی تھی تبھی اپنا سر پیٹ گئی۔

"کیا زنانہ حرکتیں کررہے ہو تم لڑکی ہو کیا۔آرمی کے افسر ہو اتنے مضبوط تگڑے جوان لیکن حرکتیں تمہاری خاصی عورتوں کی مانند ہے۔تم سے ذیادہ مضبوط تو میں ہوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے اپنے مسلز دکھاتی مصنوعی تفاخر سے بولی۔اس کے لہجے میں ایک عجیب سی خوشی تھی۔حسن نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"اور میں یہی چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ مضبوطی میں مجھ سے اوپر ہی رہو۔میں تمہیں ہمیشہ مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں۔"

وہ اس کے بال ہولے سے کھینچتا ہوا بولا تو وہ غصے میں اس کے شانے پہ دھموکا جڑ گئی۔

"ویسے ایک بات تو میں کہنا بھول ہی گیا تم مجھے جتنی مرضی عزیز سہی لیکن قتل تو میں پھر بھی نہیں ہونگا مجھے بس اپنی ایک خواہش پوری ہونے کا شدت سے انتظار ہے کہ میں اس وطن کیلیے شہید ہونے کا رتبہ حاصل کرسکوں۔"

حسن کا پرعزم لہجہ اس کی سماعتوں میں گونجا تو اس کے لبوں سے ایک سسکی برآمد ہوئی تھی۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتا گال پہ بہہ گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

تم نے کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر اپنی خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچالیا لیکن ہم" سب کو پیچھے گہرے زخم دے گئے حسن۔میں رونا نہیں چاہتی لیکن اب اتنے عرصے کا غبار تھا جو چاہتے ہوئے بھی نہیں میں تمہیں بہت یاد کررہی ہوں۔یقین "نہیں ہوتا تم اپنی ایک الگ دنیا میں جاچکے ہو جہاں سے واپسی ناممکن ہے۔

وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے ہچکیوں سے رودی تھی۔خاموش اور سرد فضا میں اس کی ہچکیوں کی آوازیں گونج رہی تھی جو نیچے کھڑے دین کا وجود لہو لہان کرگیا تھا۔

وہ بے دم سا ہوتے لان میں کرسی پہ بیٹھتے انگلیوں سے اپنی پیشانی مسلنے لگا تھا۔

آہ!حسن یہ تم نے کیا کردیا۔تمہارے وجود سے سب کی زندگیوں میں جو رونق تھی" جو تمہارے جاتے ہی ماند پڑچکی ہیں۔حسن کس قدر گہرا گھاؤ دے گئے تم جس گھاؤ سے خون رسنا ہی بند نہیں ہورہا اور اب تو ایسا محسوس ہوتا ہے اس کی خلش تا عمر "اب ہم سب کی زندگیوں میں رہے گی۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ دل ہی دل میں حسن سے مخاطب تھا۔وہ وجود جو نا ہوتے ہوئے بھی ان کے ساتھ تھا۔وہ وجود جو ان سب کیلیے کس قدر اہمیت کا حامل تھا۔

وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ گرائے بیٹھا تھا معاً کسی کی قدموں کی چاپ پہ اس نے دھیرے سے اپنا چہرہ اوپر کیا تو جزاء اس کے قریب کھڑی ہچکچاتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔دین نے اسے دیکھتے سنجیدگی سے بھنویں اچکائی تو وہ ہولے سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"وہ میں نے پوچھنا تھا کہ آپ ٹھیک ہے نا۔"

اس نے مدھم لہجے میں استسفار کیا۔دین اس کی بات پہ اپنے کپڑے درست کرتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ اس کی ہچکچاہٹ اچھے سے سمجھ چکا تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے خالی خالی نگاہوں سے خلا کو تکتے افسردگی سے اسے مخاطب کیا۔ جزاء کے دل کو بے ساختہ کچھ ہوا۔ناجانے کیوں اسے تکلیف ہوئی تھی۔

"مجھے آپ ٹھیک نہیں لگ رہے اسی لیے پوچھ رہی ہوں۔"

اس کی مترنم آواز پہ وہ اذیت سے مسکرایا تھا۔ جزاء نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ان باتوں کو چھوڑیں۔آنٹی کی طبیعت کیسی ہے اب۔"

اس نے نادیہ بیگم کی متعلق سوال کیا کیونکہ جب سے انہیں حسن کی وفات کا علم ہوا تھا وہ خود بھی ٹوٹ گئی تھی۔وہ بچہ تو پہلی نظر میں ہی بہت بھایا تھا لیکن انہیں یہ علم نہیں تھا کہ وہ اسے آخری بار دیکھ رہی ہے۔اس دن بھی جزاء ان کی طبیعت کا خیال کرتے اندر لے آئی تھی انہیں کیونکہ ان کا سانس مسلسل پھول رہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"وہ بس ٹھیک ہے ابھی بھی آرام کررہی ہیں۔"

اس نے ہلکی سی آواز میں جواب دیا۔ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اسے کپکپانے پہ مجبور کردیا۔دین نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جو بغیر کسی سویٹر یا شال کے ایک ہلکا سا ڈوپٹہ لپیٹے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"تم اندر چلی جاؤ باہر بہت ٹھنڈی ہوا ہے۔"

دین نے ایک نظر سیاہ بادلوں کو دیکھتے اسے سرزنش کی تو وہ شرمندہ سی ہوتے نظریں جھکا گئی معاً اس کی نگاہ دین پہ پڑی جو خود بھی موسم کی پرواہ کیے بغیر ایسے ہی کھڑا تھا۔

"آپ بھی تو ایسے ہی کھڑے ہیں۔"

اس نے برخستہ جواب دیا۔دین نے مدھم سی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ہم ایسے موسموں کے عادی ہوتے ہیں۔میرے خیال سے آپ برداشت نہیں"
"کرپائیں گئی۔

وہ طنزیہ نگاہوں سے اس کے وجود کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔اس کی آڑ پاڑ ہوتی نگاہیں اپنے وجود پہ محسوس کرتے وہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑی تھی۔

"آپ پریشان ہیں کیا کسی بات پہ۔"

اس نے تفکر بھرے لہجے میں سوال کیا۔دین نے نگاہیں اوپر ٹیرس پہ کھڑی علایہ کی جانب اٹھائی جو بلکل خاموش ہوگئی تھی۔جزاء کے لبوں پہ بھی فقل لگا تھا اس کی حالت سے وہ بخوبی واقف تھی۔

ہاں علایہ کیلیے یہ سب اس کیلیے بلکل درست نہیں ہے۔ناجانے کب وہ بہتر"
"ہوگی میں اسے ایسے نہیں دیکھ سکتا۔

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔جزاء کو تکلیف ہوئی اس کے انداز پہ۔

All rights reserved to novelslounge.com

"میں بات کرتی ہوں اس سے۔آپ پریشان مت ہو۔چائے پیئیے گے آپ۔"

اس نے اسے اپنی پیشانی مسلتے دیکھ تسلی دی ساتھ ہی چائے کے متعلق پوچھا۔دین اس کی بات پہ چونک کر اثبات میں سر ہلاگیا۔جزاء ایک نظر اسے دیکھ کر مسکرا کر پلٹی اور اندھیرے میں گم ہوگئی۔دین کی نگاہوں نے اس وقت تک اس کا پیچھا کیا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوگئی وہ اس کے جاتے ہی سر جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔جزاء نے کچن میں آتے کھانے کی ٹرے سجاتے سب سے پہلے علایہ کے کمرے کا رخ کیا تھا۔اس نے جوں ہی اس کے کمرے کا دروازہ ناک کیا اندر سے کسی قسم کا جواب موصول نہیں ہوا۔اس نے ٹرے ایک ہاتھ میں مشکل سے کمرے کا ناب گھماتے کھولا تو وہ چرر کی آواز سے کھلتا چلا گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے اندر قدم رکھتے ہی ایک طائرانہ نگاہ پورے کمرے میں ڈالی اور تاسف سے نفی میں سر ہلاتے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے باہر ٹیرس کی جانب چل دی جہاں وہ گم صم سی کھڑی تھی۔

"علایہ۔"

جزاء کی آواز نے ماحول پہ چھائے سکوت کو توڑا تھا۔علایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور اپنا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ سرعت سے صاف کرگئی۔

"کیا کررہی تھی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے ہلکے پھلکے انداز میں استسفار کیا۔

"کچھ بھی نہیں ایسے ہی بس تازہ ہوا لے رہی تھی۔"

اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے جواب دیا۔جزاء نے اس کی حالت پہ افسوس سے اسے دیکھا۔

"محترمہ یہ تازہ ہوا نہیں ٹھنڈی ہوا ہے جو آپ کو بیمار بھی کر سکتی ہے اسی لیے بہتر ہے کہ اندر چلیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے ڈپٹنے والے انداز میں جواب دیا تو وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ جزاء نے سوچا تھا کہ اس کی بات پہ وہ ضرور کوئی نا کوئی جواب دے گی لیکن اس کا خاموشی اختیار کرنا اسے کھٹکا تھا۔

"چلو آؤ کھانا کھالو۔"

اس نے دوستانہ لہجہ اپنایا۔ علایہ نے ایک نظر رک کر اس کا چہرہ دیکھا تھا جو بظاہر خود کو ہشاش بشاش بنانے کی تگ و دو کررہی تھی۔ وہ تلخی سے ہنستے سر جھٹک گئی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے جزاء۔ تم اسے واپس لے جاؤ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔ جزاء نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

چپ کر کے یہاں آؤ علایہ۔ کافی دنوں سے برداشت کر رہی ہوں میں کیوں طبیعت" "خراب کرنے پہ تلی ہوئی ہو اپنی۔

وہ اپنے لہجے میں حتی الامکان سختی سموئے بولی تو علایہ نے بے نیازی سے سر جھٹکا۔ جزاء نے بے بسی سے اس کا لاپرواہ انداز دیکھا جو اب آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو جوڑے میں مقید کر رہی تھی۔

"آخر کیا چاہتی ہو تم۔"

All rights reserved to novelslounge.com

جزاء نے تھک ہار کر پوچھا۔علایہ نے آئینے سے نظر آتے اس کے عکس کو دیکھا جو اب اپنے سینے پہ ہاتھ باندھے سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائے کھڑی تھی۔

"حسن کو چاہتی ہوں اسے واپس لے آؤ۔ لا سکتی ہو کیا۔"

اس کا اذیت سے بھرپور لہجہ جزاء کے دل کو لہو لہان کرگیا۔اس نے بے اختیار آگے بڑھتے اسے سینے میں بھینچا تھا۔علایہ اس کے کندھے پہ سر رکھے ہچکیوں سے رودی تھی۔جزاء کو اسے سنبھالنا مشکل ہوگیا۔اتنے دن بیت گئے تھے لیکن اس نے کسی کے کندھے پہ سر رکھتے یوں رو کر اپنا غم ہلکا نہیں کیا تھا لیکن

All rights reserved to novelslounge.com

ناجانے کیوں جزاء کو سامنے دیکھ اس کا ضبط ٹوٹا تھا تبھی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔

جزاء اسے اپنے حصار میں لیتے بیڈ تک لائی اور گلاس میں پانی انڈیلتے اس کے لبوں سے لگایا۔

"کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو۔جانے والا تھا چلا گیا وہ۔تمہارے رونے سے بھی نہیں لوٹے گا لیکن تمہارے رونے سے تکلیف میں ضرور ہوگا اگر وہ جیتے جی تمہاری خوشیوں کا سبب تھا تو تم اس کے مرنے کے بعد اس کی خوشیوں کا سبب کیوں نہیں بن سکتی۔ اب تم بھی تو اس کی دوستی کا حق ادا کرو اس کے جانے کے بعد اسے تکلیف سے دوچار مت کرو میری جان۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولی علایہ کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔

"وہ اتنی جلدی کیسے جاسکتا ہے۔"

اس کے لبوں سے شکوہ ادا ہوا تھا۔ جزاء نے بمشکل اپنے آنسو روکے تھے اگر وہ بھی رونے بیٹھ جاتی تو علایہ کو سنبھالنا مزید مشکل ہوجاتا۔

موت تو برحق ہے نا علایہ کسی کو آج آئے گی کسی کو کل لیکن جانا سبھی نے" ہے۔ ویسے بھی وہ گیا تھوڑی ہے وہ تو ہمارے آس پاس ہی ہے۔ شہید مرتے

All rights reserved to novelslounge.com

تھوڑی ہے وہ تو زندہ ہوتے ہیں ہمیشہ۔تم اب بھی یہ سمجھو کہ وہ تمہارے مسکراتے دیکھنا چاہتا ہے۔وہ اچھا تھا نا اور اچھے لوگوں کو وہ ذات اپنے پاس جلد ہی بلا لیتی ہے۔"

وہ اپنے آنکھیں پونچھتے مدھم لہجے میں سمجھانے والے انداز میں بولی۔علایہ نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا۔

مجھ سے برداشت نہیں ہوتا میں جب بھی یہ سوچتی ہوں کہ وہ اب ہمارے درمیان نہیں ہے تو میرا دل پھٹ جاتا ہے۔کیسے سہوں اس چیز کو جس کو میں پیار کرتی ہوں جو میرے لیے عزیز ہوتا ہے اللہ اسے ہی کیوں اپنے پاس بلاتا ہے۔مجھے ہی بلالیتا اسکی جگہ کم از کم آج اس کے جانے کے بعد تکلیف میں تو نہیں ہوتی میں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ پردرد لہجے میں بولی۔جزاء نے شکایتی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

اس ذات سے شکایت نہیں کرتے۔وہ جو بھی کرتی ہے اس میں کچھ نہ کچھ" بھلائی لازم ہوتی ہے یہ ہمیں اس وقت سمجھ نہیں آتی لیکن انشآاللہ بعد میں ضرور "آجائے گی۔

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے محبت سے بولی اور ساتھ ہی چاولوں سے بھرا چمچ اس کے لبوں سے قریب کیا۔علایہ نے خاموشی سے منہ کھولتے کھایا تھا۔جزاء نے ایک نظر مسکرا کر اسکی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

بمشکل تین چار نوالے زہر مار کرنے کے بعد اس نے جزاء کو ٹوک دیا تھا۔ جزاء کیلیے یہی بہت تھا کہ اس نے کچھ کھایا تو۔

اب رونا مت جب بھی اس کی یاد آئے تو خاموشی سے کچھ پڑھ کر اسے ایصالِ" ثواب کرنا۔

اور مزید ایک بات اپنے اردگرد موجود رشتوں کا بھی خیال کرو کہ وہ تمہارے دکھی "ہونے سے کس قدر دکھی ہے۔ ہمیشہ خوش رہو۔

وہ اس کے سر پہ ہولے سے لب رکھتی وہاں سے باہر کی جانب چل دی۔ وہ ابھی تک اس کے محبت بھرے لہجے کے حصار میں مقید تھی معاً کمرے کے دروازے

All rights reserved to novelslounge.com

پہ کھٹکے کی آواز پہ اس نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے دین اندر داخل ہورہا تھا۔اس نے پل بھر میں اپنے آنسوؤں کو اندر اتارا تھا۔

"کیسی ہے میری جان۔"

وہ اس کے قریب ہی جگہ سنبھالتے محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔علایہ نے بھی جواباً مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا ایک بھیگی مسکراہٹ۔

"میں تو بلکل ٹھیک ہوں لیکن آپ کو کیوں بخار ہورہا ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ جو اس کے سینے سے لگی تھی اس کے وجود میں حرارت محسوس کرتے اچھنبے سے بولی۔دین نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیونکہ میری اکلوتی بہن مجھے گزرے کچھ دنوں سے بلکل بھول گئی تھی۔"

وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔علایہ اس کی بات پہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"میں آپ کو کبھی نہیں بھول سکتی بھائی آپ ایسا سوچیے گا بھی مت۔"

وہ مدھم لہجے میں بولی۔دین نے اس کا سر چوما تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"میں آپ کیلیے چائے یا کافی بناؤں دوائی لے لیجیے گا ساتھ۔"

اس نے تفکر بھرے لہجے میں استسفار کیا۔دین نے اسے اپنے ساتھ بٹھاتے انکار کیا تھا۔علایہ کو بے تحاشہ حیرت ہوئی۔

"جزاء بنارہی ہے۔"

اس کے جواب پہ پہلے تو وہ بے انتہا کھٹکی معاً اس کے لبوں پہ مدھم سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"بھائی ابھی سے ہی۔"

وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔دین نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا تھا معاً اس کی بات سمجھ آنے پہ اس نے بے ساختہ علایہ کو آنکھیں دکھائی تھی۔

بری بات بھائی وہ بھلا یہ سوچ کر انکار کردے کہ پہلے ہی حکم چلاتا ہے میرے"
"پہ بعد میں کیا کرے گا۔

اس کی بات پہ دین نے ہلکا سا مسکراتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"پہلے حسن بناتا تھا اسے تو بلا جھجھک۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کے چہرے سے غائب ہوتی مسکراہٹ کو دیکھتے دین نے دل ہی دل میں خود کو بے تحاشہ کوسا تھا۔

"بھائی آپ کریں بات میں اب نہیں روؤں گی۔"

وہ بمشکل بے نیاز انداز میں بولی لیکن اس کی باتوں میں بھی ایک خالی پن سا تھا۔چند لمحے تو کمرے کے ماحول میں خاموشی چھائی رہی معاً فون کی چنگھارتی آواز نے کمرے کے ماحول میں ارتعاش پیدا کیا تھا۔علایہ نے چونک کر دین کے پاس رکھے موبائل کو دیکھا جس پہ چاچو کالنگ لکھا ہوا تھا۔علایہ کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار

All rights reserved to novelslounge.com

ہوئی۔دین نے اس کے تاثرات دیکھتے سرعت سے کال کاٹتے موبائل جیب میں رکھا۔

"چاچو۔"

علایہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جس کا رنگ پھیکا پڑا ہوا تھا۔

نہیں وہ ویسے ہی عاکف سر کو کبھی کبھار ہم سب چاچو کہ دیا کرتے تھے تبھی ان" "کا نمبر اس نام سے سیو کیا ہوا ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے وضاحت دی۔علایہ کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔

"ویسے ہم یہ کس کے گھر میں رہ رہے ہیں بھائی۔"

اس نے پورے کمرے میں طائرانہ نگاہیں دوڑاتے سوال کیا۔دین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو معصومیت سے اس سے یہ سوال کررہی تھی۔

"یہ گھر سر عاکف کا ہی ہے میں ان کے ساتھ ہی رہتا تھا پہلے بھی۔"

اس نے مختصر بتایا۔علایہ کی نگاہوں میں کرنل عاکف کا چہرہ گھوما۔

All rights reserved to novelslounge.com

لیکن وہ خود تو یہاں ہوتے نہیں۔اب اس دن کے بعد میں نے انہیں یہاں" "نہیں دیکھا۔

اس نے تفشیشی انداز میں سوال کیا۔دین نے دل ہی دل میں خود کو کوسنا شروع کردیا۔ بھلا کیا ضرورت تھی یہ موضوع شروع کرنے کی۔

معاً ایک بار پھر اس کے موبائل کی بیل رنگ ہوئی تو وہ علایہ سے ایکسکیوز کرتا باہر کی جانب بڑھا اور سرعت سے فون اٹھاتے کان سے لگایا تھا۔

"کب سے کال کررہا ہوں فون کیوں نہیں اٹھارہے تھے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے کال اٹھاتے ساتھ ہی اسے جھڑکنا ضروری سمجھا۔دین نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔

"وہ علایہ کے سامنے پھنس گیا تھا آپ کو چاچو کہے جانے پہ۔"

اس نے مختصر ساری بات ان تک پہنچائی تو وہ پریشانی سے سر مسلتے گلہ کھنکار گئے۔

"کیا سوچا ہے اس متعلق اسے کب بتانا ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد ان کی سنجیدہ آواز دین کی سماعتوں میں گونجی۔

ابھی تو فلحال بلکل نہیں وہ ایک بار پھر سے ٹوٹ جائے گی جو میں فلحال قطعی"
"برداشت نہیں کرسکتا۔

وہ تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچتا ہوا بولا۔کرنل عاکف اس کی بات پہ خاموشی سے ہنکارہ بھر گئے۔

"اور تم اپنے اگلے مشن سے بخوبی واقف ہو نا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے کسی خدشے کے تحت استسفار کیا۔دین نے ان کے لہجے میں ایک تڑپ محسوس کی تھی۔

"جی آپ بلکل بھی پریشان مت ہو مجھے اچھے سے یاد ہے چاچو لیکن اس سے پہلے میں نے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی تھی۔"

اس نے انہیں تسلی دیتے آخر میں اپنی بات کی تمہید باندھی۔کرنل عاکف اس کی بات پہ ٹھٹھک گئے تبھی ہمم کہتے اسے اجازت دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ دراصل اس مشن پہ جانے سے قبل میں ایک بہت ہی ضروری بات کہنا"
چاہتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ آپ میری بات پہ عمل کریں میں جانتا
"ہوں کہ یہ بہت جلدی ہے مگر چاہے سادگی سے ہی سہی مجھے یہ نکاح کرنا ہے۔

اس نے التجائیہ انداز میں انہیں آگاہ کیا۔کرنل عاکف کی کشادہ پیشانی پہ سلوٹیں
نمودار ہوئی۔

"کونسا نکاح اور کس سے نکاح کرنا ہے تمہیں۔"

انہوں نے خطرناک تیوروں سمیت پوچھا۔دین ان کا اچانک سخت ہوتا لہجہ دیکھ
ہڑبڑا گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ میں نے آپ کو ایک لڑکی کے متعلق بتایا تھا جزاء اسی سے۔میں پہلے ہی یہ" بات کرنا چاہتا تھا لیکن یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی کہ حالات "ایسے ہوجائیں گے۔

اس نے تفصیل سے جواب دیا۔لہجہ کافی حد تک مضبوط تھا۔

"لیکن تمہارا یہ نکاح قطعی نہیں ہوسکتا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے سپاٹ انداز میں جواب دیا۔دین کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں تلے زمین کسی نے کھینچ لی ہو۔یہ بات اس کے مضبوط اعصابوں پہ بجلی کی مانند گری تھی کہ انہوں نے اس کی کسی بات کو ٹالا ہے۔

"لیکن چاچو کیوں۔"

اس نے احتجاج کیا۔کرنل عاکف نے تصور میں ہی اسے سوچتے شرربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا جو نجانے کون سے راز سے پردہ اٹھانے کی کوششوں میں تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

مجھ سے اس قسم کے سوالات آئندہ مت کرنا۔فلحال اپنے مشن پہ توجہ دو اور ان" شادی وادی کے چکروں میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔آئی سمجھ میری "بات۔

وہ سردمہری سے بولتے کال کاٹتے اپنا سر ہاتھوں میں گراگئے جبکہ دوسری جانب دین ان کے لہجے اور انداز پہ جہاں کا تہاں کھڑا رہ گیا۔

"میں بھی اسی سے نکاح کروں گا دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے۔"

وہ پرعزم لہجے میں بولتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔کمرے کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے ایک جھٹکے میں دروازہ کھولا تھا کہ دوسری جانب باہر

All rights reserved to novelslounge.com

نکلتی جزاء کی اس اچانک ہوئی افتاد پہ فضا میں ایک چیخ بلند ہوئی تھی۔دین نے اس کے لبوں پہ سختی سے ہاتھ جمایا تھا۔جزاء نے سہمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ہاتھ ہٹا رہا ہوں میں چیخنا مت اب۔"

وہ سرد لہجے میں بولا۔جزاء نے فوراً فرمانبرداری سے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہاں کیا کررہی ہے میرے کمرے میں اور وہ بھی رات کے اس پہر۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سختی سے گویا ہوا معاً عقب میں نگاہ پڑتے ہی اسے یکایک شرمندگی سے آن گھیرا تھا۔جزاء کی آنکھیں پل بھر میں آنسوؤں سے بھیگی تھی۔

ایم سوری میں بلکل بھول گیا تھا کہ تم چائے بنا کر لائی ہو۔ایم رئیلی سوری میں" نے ویسے بس صرف ہلکا سا ڈانٹا ہی ہے یہ اتنے موٹے موٹے آنسو کہاں سے "آگئے۔

وہ اس کے سرخ و سفید گال پہ گرتے آنسوؤں کو دیکھتے ہونق ذدہ رہ گیا تبھی صدمے کی کیفیت میں بولا۔

"آپ نے اتنا اونچا ڈانٹا ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔دین نے مسکراہٹ دبائی تھی۔اتنے مشکل وقت میں بھی یہ لڑکی اس کیلیے مسکرانے کا ذریعہ بن رہی تھی تو کیسے نا پھر وہ اس کیلیے آگے جاکر سکون کا ذریعہ بنتی۔

"اوکے اب میں ہلکا سا ڈانٹوں گا۔"

وہ اس کے گال پہ بہتے آنسوؤں کو انگلی کے پوروں پہ چنتا ہوا محبت بھرے لہجے میں بولا۔اس کی عنایت پہ جزاء کا چہرہ پل میں سرخ پڑا تھا۔

"ویسے اس قدر ہربڑی میں کیوں تھی اب تو تمہیں اسی کمرے میں آنا ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے معنی خیزی سے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔جزاء نے پل بھر میں اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھی تھی جو اپنی آنکھوں میں محبت کا ایک جہان لیے اسے ہی تک رہا تھا۔وہ جھجھکتے ہوئے نگاہیں چرا گئی۔

"چلیں گی نا میری دنیا میں میرے سنگ۔"

دین نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے آس بھرے لہجے میں استسفار کیا۔

"مم۔میں اس لائق۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دین نے اس کے بھرے بھرے لبوں پہ اپنی بھاری انگلی رکھی تھی۔

تم یہ مت سوچوں کہ تم کس لائق ہو یا نہیں بس یہ سوچوں کہ تم میجر فاردین" احمد کے دل کے رہتی ہو اس کی آتی جاتی سانسوں میں بستی ہو اب بس اسے اس کمرے تک اور اپنی زندگی تک لانا باقی ہے تاکہ وہ معمول سے میرے لیے یوں ہی چائے بنا کر مجھے پلایا کرے جو میرے سکون کا ذریعہ بنے جو مجھے اپنی اس معصومیت سے مزید دیوانہ کرے جو فقط میری ہو۔بولو بنو گی نہ میری روح کا "سکون۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی لامبی گھنی پلکوں کو انگلی کے پوروں سے چھوتے اس کی آنکھوں میں پھونک مار گیا۔ جزاء کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔دین اب اس کے جواب کا منتظر تھا جو خاموشی سے یک ٹک اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اس نے اقرار میں گردن ہلاتے سرعت سے دروازہ کھولتے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔دل کانوں میں دھڑک رہا تھا اس کی باتوں پہ۔چہرہ سرخ اناری ہورہا تھا۔دین نے اس کے جاتے ہی سکون سے آنکھیں موندتے اس ذات کا شکر ادا کیا اور میز پہ رکھا چائے کا کپ اٹھاتے اپنے لبوں سے لگایا تھا۔

دیکھو حسن جو تم چاہتے تھے وہ ہورہا ہے لیکن اسے محسوس کرنے کیلیے تم یہاں" "نہیں ہو۔

وہ چائے کا گھونٹ بھرتا اذیت سے مسکراتے ہوئے بولا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کہاں جارہے ہو تم۔"

کاظم صاحب نے اسے عجلت میں سیڑھیاں اترتا دیکھ سنجیدگی سے استسفار کیا۔اس کی سرخ ہوتی آنکھیں اس کی رات بھر جاگنے کی گواہ تھی۔وہ ان کی بولتی نگاہوں سے نگاہیں چراگیا۔

میں ذرا عاکف سر سے ملاقات کیلیے جارہا ہوں وہ وہی گھر پہ جارہے ہیں مجھے"
"ابھی اطلاع ملی ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا اور اپنے بال درست کرتے اپنے قدم خارجی دروازے کی جانب بڑھائے تھے۔

"چلو پھر خیر خیریت سے جاؤ۔جلدی لوٹنا ویسے کچھ کھا جاتے تو بہتر ہوتا۔"

وہ جانتے تھے کہ ان کے ٹوکنے پہ بھی وہ نہیں رکے گا تبھی خاموشی سے اجازت دیتے ساتھ ناشتے کے متعلق بھی التجا کی۔عشب نے مدھم سا مسکراتے ان کی جانب دیکھا جو اپنی طبیعت خرابی میں بھی اسی کیلیے پریشان ہورہے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

آپ پریشان مت ہو۔مجھے بھوک نہیں ہے بلکل بھی۔میں واپس لوٹ کر کھالوں"
"گا۔

وہ ان کی بات کو ہوا میں اڑاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی انہوں نے دیوار پہ پسپاں دین عشب اور حسن کی تصویر کو دیکھا تھا جہاں وہ سب ہنستے مسکراتے چہرے سمیت کھڑے تھے۔

"مجھے تم پہ فخر ہے میری جان۔"

وہ اس کی تصویر کو دھندلی نگاہوں سے تکتے مسکراتے لہجے میں بولے۔انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ان کی بات پہ حسن کا قہقہہ فضا میں گونجا ہو۔وہ آج بھی ویسے بھی

All rights reserved to novelslounge.com

عشب کی ڈانٹ سے بچنے کی خاطر بھاگتا ہوا انہیں زینے اترتا دکھائی دیا۔وہ نم نگاہوں سے اس منظر کو دیکھتے ہنس دیے تھے۔

عشب پندرہ بیس منٹ کی ریش ڈرائیونگ کے بعد جوں ہی گھر کے قریب پہنچا اس نے گاڑی پورچ میں پارک کرتے ہی قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔اندر خلاف معمول خاموشی طاری تھی۔اس نے جوں ہی لاؤنج میں قدم رکھا دین عاکف کے آگے چہرہ جھکائے بیٹھا تھا جبکہ وہ اسے کسی بات پہ جھڑک رہے تھے۔اس نے بھی سلام کرتے دین کے قریب ہی جگہ سنبھالی۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے نا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے انہیں ہانپتا دیکھ سرسری سا پوچھا۔

"اسے تم ہی کچھ سمجھاؤ میں تو تھک گیا ہو کہ رہا ہے کہ نکاح کرنا ہے میں کیسے اس کا نکاح کروادوں۔"

وہ تھک ہار کر بولے۔ان دونوں نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا جو بہت پریشان دکھائی دے رہے تھے

"تو سر اس میں کیا مضائقہ ہے ویسے دین کس سے کرنا چاہتے ہو تم نکاح اور وہ بھی اس قدر ایمرجنسی میں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے عاکف کو کہتے آخر میں دین کو شربار نگاہوں سے گھورتے کڑے لہجے میں مخاطب کیا۔دین نے سرگوشی کرنے والے انداز میں جزاء کا نام لیا۔عشب نے اس کی بات پہ جوں ہی نگاہیں اٹھاتے عاکف کو دیکھنا چاہا اس کی نگاہیں ایک منظر پہ ٹھٹھک کر رکی جہاں وہ بائیں جانب صوفے پہ ٹانگیں اوپر کیے گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔پہلے تو عشب کا دل کیا کہ اس کا حال احوال دریافت کرے معاً کچھ سوچتے اس کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔وہ خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا لیکن دھیاں بار بار بھٹک کر اسی کی جانب جارہا تھا جس کا دھیان ناجانے کس جانب تھا۔

"میں جارہا ہوں جو بھی کرنا ہو کرلینا مجھے بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ان دونوں کی مسلسل خاموشی سے چڑتے سختی سے بولتے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے معاً ان کی نگاہ ایک منظر پہ ٹھٹھک کر رکی جہاں ایک لڑکی کھڑی کسی وجود کو باہر سہارے سے لارہی تھی۔اس نحیف وجود کا چہرہ جھکا ہونے کی بدولت انہیں ٹھیک سے دکھائی نہیں دیا تھا مگر چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات دیکھتے عشب نے دین کی جانب دیکھا۔

"چلچو یہ وہی ہیں جزاء اور اسکی امی جس کے متعلق میں نے آپکو تفصیل سے بتایا تھا کہ مجھے مظفر آباد میں ملی تھی۔"

اس کی مدھم سی سرگوشی پہ وہ چونک اٹھے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اثبات میں سر ہلاتے مڑے تھے۔

"امی دھیان سے۔"

جزاء نے انہیں لڑکھڑاتا دیکھ بے ساختہ سنبھالا تو انہوں نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں میرا بازو چھوڑو میں ابھی تمہیں چل کر دکھاتی ہوں۔"

ان کی نقاہت ذدہ آواز پہ عاکف کے باہر کی جانب بڑھتے قدم بے ساختہ تھمے تھے۔ذہن کے دریچوں میں ماضی کا ایک خوبصورت منظر لہرایا تو دل کی دھڑکن

All rights reserved to novelslounge.com

بے ساختہ سست پڑی تھی۔انہوں نے کسی خدشے کے تحت جھٹکے سے گردن ترچھی کرتے کمرے کے دروازے کی جانب دیکھا لیکن وہاں کھڑے وجود کو دیکھتے انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ساتوں آسمان اس کے سر پہ آن گرے ہو۔ان کے چہرے پہ ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جارہا تھا۔سامنے کھڑا وجود اسکا تو نہیں تھا جو کبھی ان کی زندگی میں وہ مقام رکھتی تھی جو کسی کو حاصل نہیں تھا بلکہ وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا جو شاید چند سانسوں کے سہارے زندگی جی رہا ہو۔وہ بے ساختہ لڑکھڑائے تھے۔عشب نے بروقت انہیں سنبھالا۔علایہ بھی اپنی جگہ سے خاموشی سے کھڑی ہوگئی تھی یہاں سے صورتحال دیکھ۔نادیہ بیگم نے جوں ہی نظریں اٹھاتے قدم آگے کی جانب بڑھانے چاہے سامنے کھڑے وجود کو دیکھتے ان کے چہرے کا رنگ بے ساختہ اڑا تھا۔انہوں نے دیوار کا سہارا لیتے گہرا سانس بھرا تھا۔دونوں کی آنکھیں حیرت کی ذیادتی سے کھلی ہوئی تھی۔باقی سب خاموشی سے ان کے تاثرات کا جائزہ لے رہے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"نادیہ۔"

ان کے لبوں سے مدھم سی سرگوشی نکلی۔اس سرگوشی میں بھی کس قدر تڑپ تھی یہ ان سے کوئی پوچھتا۔دین نے ان کے لبوں سے ادا ہوتے نام کو سنتے ٹھٹھک کر نادیہ بیگم کی جانب دیکھا جو نڈھال سی کھڑی تھی۔عاکف ایک بار پھر لڑکھڑائے معاً دین نے انہیں تھاما تھا جو اب خالی خالی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"چاچو حوصلہ کریں پلیز۔"

All rights reserved to novelslounge.com

دین کی آواز پہ علایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو کس قدر حق سے انہیں چاچو مخاطب کررہا تھا۔

دین یہ دیکھو یہ تمہاری چاچی جس کی تلاش میں میں کس قدر رلا ہوں کس قدر مارا" مارا پھرا ہو جس نے مجھے میرے ایک ایسے گناہ کی سزا دی جو میں نے کیا ہی "نہیں دین۔

وہ اس کے دونوں بازوؤں کو جھنجھوڑتے ہوئے بولے۔ان کے یوں نادیہ بیگم کو چاچی کہنے پہ علایہ نے بے یقینی سے ان سب کی جانب دیکھا۔چاچی لفظ پہ اس کے ذہن کے دریچوں پہ ایک ہولناک منظر گزرا تھا۔اس نے ایک نگاہ نادیہ بیگم کو دیکھا اب اسے سمجھ آئی تھی کہ کیوں ان کا چہرہ اسے اس قدر جانا پہچانا لگا تھا۔اس

All rights reserved to novelslounge.com

کی آنکھوں میں نفرت کی چنگاڑیاں سی چلنے لگی۔اس نے تنفر بھری نگاہوں سے نادیہ بیگم کی جانب دیکھا۔مٹھیاں سختی سے بھینچی ہوئی تھی۔

"چلو جزاء یہاں سے فوراً۔"

نادیہ بیگم اشتعال کے عالم میں ہانپتے ہوئے بولی۔جزاء نے نا سمجھی سے پہلے عاکف اور ایک نظر اپنی امی کو دیکھا جو نجانے کیوں ایک لمحے میں اس قدر غصے میں آگئی تھی۔

تم آج پھر ایک ناکردہ گناہ کی سزا دینے جارہی ہو مجھے نادیہ۔کیوں اس قدر تکلیف" "میں مبتلا کررہی ہو مجھے۔ناجانے کیسے اتنے سال سہا ہے یہ سب۔

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے تڑپ کر کہا۔نادیہ بیگم نے اذیت ذدہ مسکراہٹ سے ان کی جانب دیکھا۔

آپ نے سہا ہے عاکف۔ نہیں بلکل نہیں آپ نے نہیں میں نے ناجانے کیسے" یہ اذیت بھری ہجر کی راتیں کاٹی ہے۔اور ویسے بھی آنکھوں دیکھا جھوٹ نہیں ہوتا "یہ میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں اور آج بھی کہہ رہی ہوں۔چلو جزاء۔

وہ سخت لہجے میں بولتے جزاء کا ہاتھ تھامتے اس سے پہلے مڑتی زور دار تالیوں کی آواز پہ سب نے چونک کر اپنے عقب میں دیکھا جہاں علایہ زخمی نگاہوں سے سب کو دیکھتی بے ہنگم انداز میں قہقہے لگا رہی تھی۔ عشب کو اس کی دماغی حالت پہ شبہ

All rights reserved to novelslounge.com

ہوا۔وہ قدم قدم چلتے نادیہ بیگم کے قریب آئی اور خالی خالی نگاہوں سے انکی جانب دیکھا۔

"اچھا تو آپ کی زات تکلیف میں تھی۔"

وہ پرسوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔پھر سرعت سے نفی میں سر ہلاگئی اور رخ موڑتے عاکف کے نزدیک آئی اور ان کے سینے پہ انگلی رکھی۔وہ سب دم سادھے اس کی بات کو سن رہے تھے۔

"نہیں آپ کی زات تکلیف میں تھی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تلخی سے ہنستے ہوئے بولی۔

"تکلیف تکلیف تکلیف۔اس تکلیف کے ت سے بھی آپ لوگ ابھی واقف نہیں ہے۔نہیں تھا کوئی تکلیف میں سب خوش تھے۔سب خوش۔صرف میں تکلیف میں تھی جس کی تکلیف کو آپ لوگوں نے ایک مٹی کا ڈھیر سمجھتے جھاڑ دیا۔جانتے ہیں تکلیف کیا ہوتی ہے۔نہیں کوئی نہیں جانتا میں بتاتی ہوں تکلیف کیا ہوتی ہے یہ دیکھیں میرے ہاتھ غور سے دیکھیں یہ انہیں ہاتھوں میں میں نے اپنی ماں کو کھویا ہوا اسی گود میں سر رکھے انہوں نے آخری ہچکی لی تھی۔یہی وہ بدنصیب بیٹی ہے جس کی ماں تکلیف سے تڑپتی رہ گئی اس کی آنکھوں کے سامنے لیکن اس کے پاس کوئی نہیں تھا۔وہ چیختی رہی چلاتی رہی لیکن پھر بھی کوئی نہیں آیا۔میں ہی اس بدنصیب ماں کی بیٹی ہوں جو آج تک اس عورت سے بدکردار ہونے کا لقب سنتی رہی۔جسے سب نے تنہا چھوڑ دیا تھا جو شروع سے اکیلی

All rights reserved to novelslounge.com

تھی۔آپ کہتی ہیں آپ تکلیف میں تھی نہیں آپ ہو ہی نہیں سکتی آپ کی اولاد آپ کے ساتھ تھی اتنا بڑا سہارا۔

اور آپ آپ نے تو میرے بھائی کو پالا نا انہیں اپنے ساتھ رکھا تو آپ کیسے اکیلے ہوئے۔میری ذات کو سب نے فراموش کردیا زندہ درگور کردیا مار دیا ختم کردیا لیکن "ابھی بھی سب سے ذیادہ تکلیف میں آپ ہیں۔

میری ماں کی آہیں سسکیاں تڑپ میں بہت بری بیٹی ہوں اپنی ماں کو نہیں بچا پائی۔جس کا باپ کیا چھوڑ کر گیا اس کا بھائی بھی چلا گیا۔سب چلے گئے۔اب وہ بھی چلا گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے پاگلوں کی طرح چیخ چلارہی تھی زمین پہ اپنے پاؤں زور زور سے مارتے وہ کوئی دیوانی ہی معلوم ہورہی تھی۔دین لڑکھڑاتے قدموں سے زمین پہ گرا تھا باقی سب بھی سست پڑتی دھڑکنوں سمیت اسے سن رہء تھے جسے اکیلے پن نے اس قدر پاگل کردیا تھا کہ وہ اس تاریکی میں اپنا آپ ہی کھو بیٹھی تھی۔علایہ کے ہاتھوں کی حرکت اس کے بالوں میں باقاعدہ ڈھیلی سی پڑی اس سے پہلے کہ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے زمین بوس ہوتی عشب نے عقب سے ہی اسے اپنے حصار میں لیتے اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھا تھا۔

"کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا۔"

یہ آخری الفاظ تھے جو اس نے علایہ کے لبوں سے سنے تھے اس کے بعد اس کی گردن بائیں جانب لڑھک گئی تھی۔گھر کی خاموش فضا میں ایک بار چیخیں گونجی تھی کہ آسمان تک کانپ اٹھا تھا۔عشب کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کی آنکھ پہ گرا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ماضی:

یہ منظر ہے ملک ہاؤس کا جہاں دھوپ نے چاروں اطراف میں بسیرا کیا ہوا تھا۔سورج کی کرنیں گھر کے لان پہ گرتی نہایت خوبصورت منظر پیش کررہی تھی۔پورا گھر کسی کے اعلیٰ زوق کا منہ بولتا ثبوت تھا جو بہت ہی خوبصورت انداز میں بنا ہوا تھا۔اس گھر کے اندر رہنے والے مکین بھی ہنسی خوشی زندگی گزار رہے تھے۔گھر کے عین باہر بنا بڑا سا لان جس کے ایک جانب بنے چھوٹے سے باغ جس میں ہر طرح کے پھول لگے ہوئے تھے سب کو اپنی جانب کھینچتا تھا۔اس خوبصورت گھر میں سرفراز ملک اپنی من پسند بیوی کے ساتھ رہائش پذیر پرسکون زندگی گزار رہے تھے۔نگینہ جن سے ان کی پسند کی شادی تھی۔یونی میں ساتھ رہتے محبت نے ان کے دل پہ یوں پنجے گاڑھے تھے کہ انہوں نے گھر والوں کی ناراضگی مول لیتے انہیں اپنی زندگی میں من پسند اہلیہ کے طور پہ شمولیت دی تھی۔ان کے گھر

All rights reserved to novelslounge.com

والوں کی بھرپور مخالفت کے باوجود انہوں نے کبھی بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا۔چاہے کسی بھی قسم کے حالات ہو انہوں نے ان کا ہاتھ تھامے رکھا تھا۔نگینہ بھی ان کا ساتھ پا کر بے تحاشہ خوش تھی۔پہلے پہل تو ان کے گھر والوں نے سرفراز سے ناراضگی کا اظہار کیا مگر جلد ہی انہیں نگینہ کی اچھائی نے اپنا گرویدہ کرلیا تھا۔سب کچھ ٹھیک ہوتے ہی ایک بار پھر گھر میں ہر جانب خوشیوں کی کھلکھلاہٹیں گونجنے لگی تھی۔جو گھر والے گزرے کچھ دنوں سے شدید اشتعال میں تھے اب نگینہ کی اہمیت جانتے ہی گھر کا ماحول یکسر تبدیل ہوگیا تھا۔شادی کے دو مہینوں بعد ہی اللہ کے فضل و کرم سے سرفراز کو جب یہ خبر ملی کہ وہ باپ بننے والا ہے تو گلی گلی میں مٹھائیوں کے ٹوکرے تقسیم کئے گئے تھے کیونکہ ان کی اکلوتی اولاد کے ہاں ننھا مہمان آنے والا تھا۔ملک ہاؤس کا پہلا سپوت آنے والا تھا سب کی خوشیاں ہی دوبالا تھی۔سب بے تحاشہ خوش تھے معاً ایک دن ان کی زندگی میں ایسا طوفان برپا ہوا جو سب کچھ اپنے ساتھ ہی بہا کر لے گیا تھا۔اب

All rights reserved to novelslounge.com

جہاں سب کے چہروں پہ مسکراہٹ رنگ دکھاتی تھی وہ کسی نے نوچ لی ہو۔ ایسے میں ان کی خوشیوں کی نظر اس دن لگی جب اچانک ہی سرفراز کے چچا کے ہسپتال میں ایڈمٹ ہونے کی بدولت انہیں اچانک سے ہسپتال کا رخ کرنا پڑا تھا۔فون آتے ہی سرفراز کے باپ نے اسے عجلت میں ہسپتال چلنے کا حکم صادر کیا وہ جو نگینہ کے ساتھ کہی جانے کیلیے تیار آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے بال کنگھی کررہا تھا چونک اٹھا اور سب کاموں کو ذہن سے جھٹکتے ہسپتال جانے کی تیاری پکڑنے لگا معاً اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنی پشت پہ دیکھا جہاں نگینہ پریشانی سے انہی کی جانب دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں رقم خوف پڑھتے اس نے بے ساختہ ان کی آنکھیں چومی تھی۔

"آپ کیوں پریشان ہورہی ہو۔میں بس ہسپتال ان سے ملنے کی خاطر جارہا ہوں جلد ہی واپس لوٹوں گا اس وقت تک آپ اپنا اور ہمارے بے بی کا خیال رکھنا اوکے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ محبت سے ان کی پیشانی پہ بوسہ دیتے ہوئے بولا تو نگینہ بے ساختہ اس کے سینے سے جالگی تھی۔سرفراز نے پریشانی سے ان کا سر سہلایا جن کے حواس نجانے کیوں اڑے ہوئے تھے۔سرفراز کو کسی غیر معمولی پن کا احسا ہوا۔انہوں نے اس کا گال سہلاتے ان کے ہاتھ کو لبوں سے لگایا تو وہ شرمندگی سے چہرہ جھکا گئی۔

"مجھے نجانے کیوں بہت خوف آرہا ہے فراز۔آپ بس جلدی سے لوٹیے گا۔ایسا لگ رہا ہے کہ کچھ غلط ہونے جارہا ہے۔میرا دل نجانے کیوں بہت تیزی سے دھڑک رہا ہے۔"

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ بولی۔سرفراز نے ان کا چہرہ اپنے روبرو کرتے ان کے گال پہ بہنے والے آنسو صاف کیے اور ان کی ناک ہولے سے کھینچی تھی۔

"جانتی ہو وہ کیا کہہ رہا ہے۔وہ کہہ رہا ہے کہ خود کو تیار کرو کیونکہ آج کی رات سرفراز آپ کو بلکل نہیں بخشنے والا۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ معنی خیز مسکراہٹ سمیت بولا۔نگینہ اس کی بے باک بات پہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑی۔وہ اس کی کیفیت سے حظ اٹھاتا قہقہہ لگا اٹھا۔

اچھا اچھا بس اب میرے حواس بھی قابو میں رہنے دیں یہ نا ہو میں ایسے گلابی" چہرے کو دیکھتے اپنے آپ پہ قابو نہ رکھ پاؤں۔میں بس گھنٹے بھر میں واپس لوٹ رہا "ہوں۔

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ایک بار پھر شدت سے اس کا گال چومتے باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ بھیگی آنکھوں سمیت اسے جاتا دیکھتی رہی۔وہ بھی اس کے جاتے ہی بمشکل زینے اترتی نیچے آئی جہاں اس کی ساس صوفے پہ بیٹھی اسی کے بچے کیلیے سویٹر بننے میں مصروف تھی۔اس نے خاموشی سے ان کے قریب ہی جگہ سنبھالی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"نیچے کیوں اتر آئی آرام کرلیتی۔"

انہوں نے اسے لتاڑا تو وہ خجل سی ہوگئی۔

"امی جی بس وہ گھبراہٹ سی ہورہی تھی اسی لیے نیچے آگئی آپ کے پاس۔"

اس نے انہیں تسلی دی تو وہ سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلاگئی۔پھر وہ دونوں وہی بیٹھی باتوں میں مصروف ہوگئی۔باتوں میں مصروف انہیں پتہ ہی نہیں لگا کہ اتنا وقت کب بیت گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

تقریباً دو گھنٹوں بعد سرفراز کی واپسی ہوئی تھی۔ لیکن اس وقت وہ اکیلے نہیں تھے بلکہ ان کے ساتھ ایک اور نسوانی وجود تھا جو خاموش کھڑا تھا۔نگینہ نے اپنی ساس کے اڑے اڑے حواسوں کو دیکھتے ایک نظر مڑ کر دیکھا لیکن اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھتے ان کے اعصابوں کا جھٹکا سا لگا تھا۔وہ سرفراز کے ڈھلکے شانے دیکھ اس سے پہلے کہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوتی اس کی ساس نے اسے تھام کر سہارہ دیا تھا۔وہ تو صفورہ کو اچھے سے پہچان چکی تھی لیکن نگینہ کی نئی شادی ہونے کی بدولت وہ کسی سے اتنا ملی نہیں تھی تبھی صفورہ سے بھی انجان تھی۔مگر ابھی سرفراز کی حالت دیکھ وہ جو نتیجہ اخذ کرپائی وہ اسے زندہ درگود کرنے کو کافی تھا۔

"سرفراز یہ کون ہے۔"

نگینہ اس کے قریب جاتے ان کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولی لیکن وہ خاموش ۔اسے رہے۔وہ اسے کیا بتاتا کہ اس کا دل جاتے ہوئے کس بات پہ گھبرا رہا تھا

All rights reserved to novelslounge.com

حیرت ہوئی تھی کہ کیسے اس کے دل نے اتنی بڑی گواہی دی نہیں اسے کہ اس کے ساتھ کچھ غلط ہونے والا ہے۔

"سرفراز میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ یہ کون ہے۔"

اب کی بار وہ روتے روتے مزید اونچی آواز میں چیخی۔سرفراز نے بے ساختہ اسے اس کی حالت کے پیشِ نظر اپنے ساتھ لگایا تھا لیکن وہ بے دردی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی اور سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

آپ میرے ساتھ اوپر چلو میں آپ کو سب بتاتا ہوں نگینہ۔ایسے برتاؤ مت کرو"

"میرے سینے میں چھڑیاں سی چلنے لگتی ہے۔

وہ التجائی لہجے میں بولا مگر وہ اس کی بات پہ سختی سے انکار کرگئی تھی۔وہ تھک ہار کر اپنی پیشانی مسلتے ایک زہریلی نگاہ صفورہ پہ ڈال کر رہ گئے جو بظاہر کو گھبرائی ہوئی کھڑی تھی لیکن اندر سے جس قدر وہ خوش تھی اس سب پہ اس سے بہتر کوئی

All rights reserved to novelslounge.com

نہیں جانتا تھا کیونکہ وہ اپنے لیے اس کی پسندیدگی سے بخوبی واقف تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ صفورہ کو دھکے دے کر اس گھر سے نکال دے۔

مجھے دھوکے میں مت رکھیے گا فراز۔مہربانی کر کے بتائیں یہ کون ہے جو اس قدر" "حق سے آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔بھلا وہ ایک عورت ہوتے اپنے شوہر کے ساتھ دوسری عورت کیسے برداشت کیسے کر سکتی تھی وہ بھی محبوب شوہر جس نے نجانے اس سے کیسے کیسے وعدے وعید کئے تھے مگر ایک ہی لمحے میں وہ ہر وعدے کو لات مارتے چکنا چوڑ بھی کر گیا تھا۔

"نکاح کیا ہے میں نے اس کے ساتھ۔"

ان کی سپاٹ آواز پہ نگینہ کا ہاتھ اس کے مضبوط بازو سے لڑکھڑاتے اس کے پہلو میں گرا تھا۔اس نے ساکت نگاہوں سے ایک نگاہ ان دونوں پہ ڈالتے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے تھے پھر نجانے کیا ہوا کہ بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھی

All rights reserved to novelslounge.com

تھی۔بے یقینی ہی بے یقینی تھی ہر جانب۔ماحول اگلے ہی لمحے سوگوار ہوچکا تھا۔اس کی ماں نے بھی ایک ناراض نگاہ اپنے شوہر اور بیٹے پہ ڈالی۔

یااللہ رحم اس کی حالت بلکل ٹھیک نہیں تھی تم نے یہ کیا کردیا سرفراز۔محبت" کرتے تھے نا اس سے۔عورتیں تو گھر والوں کے فیصلے کے مطابق جو شادی کریں "پھر بھی دوسری عورت کو برداشت نہیں کرتی یہ تو پھر محبت کی شادی تھی۔

اپنی ماں کی سرزنشی آواز پہ وہ بھی تھکے تھکے قدموں کو گھسیٹتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تاکہ نگینہ تو مکمل بات سے آگاہی دے سکے۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ مزید اس سے بدگمان ہو۔

"نگینہ دروازہ کھولو پلیز۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی التجائی آواز پہ نگینہ نے دروازے کے پار آنسو رگڑتے لب بھینچے تھے۔ سرفراز اس کی بے رخی پہ کٹ کر رہ گیا۔ وہ اسے کیا بتاتا کہ اسے کس طرح مجبور کیا گیا تھا۔

"نگینہ ایک بار میری بات سن لو۔ سچ میں میں اس نکاح کے حق میں نہیں تھا یہ نکاح زبردستی کرایا گیا ہے چاچو کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی اور انہیں اپنی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا اسی لیے انہیں اپنی بیٹی کیلیے ایک مضبوط سہارہ چاہیے تھا۔ میں نے بہت انکار کیا لیکن انہوں نے آخری داؤ کھیلتے مجھے میرے ہونے والے بچے کی قسم دے دی تھی۔ میری بات کا یقین کرو میں ابھی بھی آپ کا ہی ہوں اور مرتے دم تک آپ کا ہی رہوں گا۔ میں نے صرف آپ کو اپنی جیون ساتھی کے طور پہ دیکھا ہے میری زندگی میں جو مقام آپ کو حاصل ہے وہ چاہ کر بھی کوئی دوسرا حاصل نہیں کرسکتا۔ یہ فقط ایک مجبوری تھی دلی رضامندی دور دور تک نہیں ہے اس میں۔ پلیز میری بات کا یقین کرو۔ میں یوں اس بے اعتنائی سے مرجاؤں گا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی بات پہ کھٹکے کی آواز پہ دروازہ کھلا اس نے سرعت سے دروازہ کھولتے اندر قدم رکھا اور بیڈ پہ بیٹھی روتی ہوئی نگینہ کے قریب جگہ سنبھالتے ان کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولے تو انہوں نے شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں اسی لیے میرا دل صبح سے گھبرارہا تھا آپ نے کیسے ایک" ہی لمحے میں میرے سر پہ سوتن لاکر بٹھادی فراز۔

جو بھی ہے لیکن اب وہ بھی آپ کی زندگی میں وہی مقام رکھتی ہے فراز جو میرا "ہے۔میں کیسے اپنے مقابل کسی کو دیکھوں گی۔ مجھ سے نہیں سہا جائے گا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔فراز نے اسے سینے میں بھینچتے اس کے سر پہ ہولے سے لب مس کیے تھے۔اس وقت اس سے زیادہ بے بس کوئی نہیں ہوگا۔

"اگر آپ کہتی ہو تو ہم علیحدہ گھر۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا نگینہ نے سرعت سے اپنا ہاتھ اس کے لبوں پہ رکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

مجھے اس گھر سے کہی نہیں جانا۔مجھے یہی سب کے ساتھ رہنا ہے۔آپ پریشان مت ہو میں ٹھیک ہوں۔اب وہ بھی آپ کی بیوی کے درجے پہ فائز ہے اسے بھی وہی عزت اور محبت ملنی چاہیے جس کی وہ حقدار ہے۔میں صبر کرلوں گی مشکل سے ہی سہی لیکن کرنا تو پڑے گا نا۔آخر آپ سے وفا بھی تو نبھانی ہے۔"

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔سرفراز نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا جو پل میں تولہ تو پل میں ماشہ تھی۔پہلے جس بات پہ ان سے

All rights reserved to novelslounge.com

ناراضگی کا اظہار کررہی تھی اب اسی بات پہ انہیں سمجھانے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔

میں اسے کبھی بیوی نہیں مانوں گا نگینہ بس مجھے یہ بتاؤ کہ اب آپ تو ناراض"
"نہیں۔

اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔

ناراضگی کا کیا حق۔مرد کو تو چار شادیوں کی اجازت ہے عورت کی کیا مجال کہ وہ"
اسے روک سکے اس میں اتنی سکت نہیں ہوتی خیر میں ٹھیک ہو بس دل بہت
ذیادہ دکھا ہے لیکن آپ پریشان مت ہو آپ جانتے ہیں میں ذیادہ دیر آپ سے
"ناراض رہ سکتی۔میں سنبھل جاؤں گی۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اذیت سے مسکراتی اپنے کپڑے لیتے واشروم کی جانب چل دی۔ سرفراز نے آنکھوں کو سختی سے میچتے کھولا تھا۔وہ ایسا قطعی نہیں چاہتا تھا وہ چاہ کر بھی نگینہ کی جگہ کسی کو نہیں سے سکتا تھا لیکن چاچو کی قسم نے اسے مجبور کردیا تھا مزید ان کی حالت اس قدر تشویشناک تھی کہ وہ انکار نہیں کرسکا اور ایک انچاہے وجود کو ہمیشہ کیلیے اپنی زندگی میں شامل کر بیٹھا۔ابھی بھی وہ بیڈ پہ چت لیٹا انہی سب سوچوں میں غلطاں تھا معاً نگینہ کی آواز پہ وہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا جو اس کے قریب ہی بیٹھتے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کچھ پڑھ کر اس کے پھونک رہی تھی۔ سرفراز اس کی ہمت کی داد دیتا رہ گیا جو اب ہولے ہولے اس کا سر دبارہی تھی۔وہ شرمندگی کی اتھاں گہراہیوں میں ڈوب گیا۔

"ہوسکے تو مجھے معاف کردیتا۔"

وہ اس کی گود میں سر رکھے شرمندہ شرمندہ سا بولا۔نگینہ نے جھکتے اس کے سر پہ ۔ایک خاموش آنسو اس کی آنکھ سے نکلتا سرفراز کے ہولے سے لب مس کیے تھے

All rights reserved to novelslounge.com

بالوں میں جذب ہوا تھا۔وہ چاہ کر بھی اس کے خلاف نہیں جا پائی تھی وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا ایک بار بھی اسے اس نکاح کے دوران اس کا چہرہ دکھائی نہیں دیا کیا ایک بار پھر ان کے محبت بھرے لمحے اس کی آنکھوں میں نہیں گھومے کیا وہ اتنی جلدی سب بھول گیا لیکن اس کی ابتر حالت دیکھ وہ صبر سے کام لیتے خاموشی اختیار کرگئی تھی یا شاید اس کی زبان ہی سل گئی تھی۔کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد جوں ہی اس کی آنکھ لگی وہ اس کا سر تکیے پہ رکھتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور خود خاموشی سے صوفے پہ جگہ سنبھالتے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔زندگی نے اسے کس دوراہے پہ لا کر کھڑا کردیا تھا کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پارہی تھی محبت نے اس کے پیروں میں زنجیریں ڈال دی تھی۔وہ کیونکر اس قسم کے سخت حالات میں اپنے شوہر کو چھوڑ کر اپنے گھر واپس جاتی۔اس طرح تو وہ کسی لحاظ سے بھی اچھی بیوی نہ کہلاتی اور

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے اس کے کردار پہ بات آتی۔ہاں اسے اب ایک اچھی بیوی ہونے کا ثبوت دینا تھا اور ایک اچھی ماں ہونے کا بھی۔

اس نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے سوچا۔دل خون کے آنسو رورہا تھا مگر لبوں پہ قفل لگا تھا۔

دن اسی طرح سبق رفتاری سے گزر رہے تھے۔گھر کا ماحول میں کچھ بہتری آئی تھی۔نگینہ کے ساس سسر کا رویہ بھی اس کے ساتھ بلکل ویسا ہی تھا لیکن وہ صفورہ کے حقوق میں کوئی کمی نہیں آنے دیتے تھے۔صفورہ ان کے سامنے تو بظاہر خوش دکھائی دیتی لیکن سرفراز کی اپنی جانب سے لاپرواہی پہ وہ کڑھ کر رہ جاتی تھی۔وہ بھی چاہتی تھی کہ سرفراز اس کے ساتھ بھی وقت گزارے اس کے ساتھ وہ اپنا دل ہلکا کرے لیکن انہوں نے صفورہ کو بلکل ہی نظرانداز کیا ہوا تھا۔جس کی بدولت اس کا رویہ نگینہ کے ساتھ بھی تلخ ہی ہوتا تھا۔نگینہ نے جب جب دل

All rights reserved to novelslounge.com

مضبوط کرتے اس سے بات کرنے کی کوشش کی وہ سختی سے اسے جھٹک دیتی تھی وہ دکھی تو ہوتی تھی لیکن پھر اس کی عادت سمجھتے اپنے دل کو سمجھا لیتی مگر نگینہ نے بھی ہمت نہیں ہاری تھی وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی کہ سرفراز کی پہلی بیوی تو وہ ہے جس کی بدولت رویہ اس کا صفورہ سے ابتر ہونا چاہیے تھا مگر صفورہ کے انتہائی خراب رویے پہ وہ دل مسوم کر رہ جاتی تھی۔یہ بھی انہی دنوں کا ذکر ہے۔نگینہ کو آٹھواں مہینہ لگ چکا تھا وہ اپنی ساس کی بات کو نظرانداز کیے کہ اس کا اب اتنا کام کرنا درست نہیں کچن میں کھڑی سرفراز کے لیے کھانا تیار کررہی تھی کہ اسی دوران صفورہ کچن میں داخل ہوئی۔نگینہ اسے ایک نظر دیکھتے ہلکا سا مسکرائی جیسے اسے خوش آمدید کہا ہو۔وہ ایسی ہی تھی دل میں درد رکھنے کے باوجود بھی مسکرانا شاید اسی کی خوبی تھی۔اس کے مسکرانے پہ وہ ایک رعونت زدہ نگاہ اس پہ ڈالتے فریج کی جانب بڑھ گئی اور فریج سے پانی کی بوتل نکالتے گلاس میں انڈیلتے پانی کا گلاس لبوں سے لگا گئی۔پانی پیتے ہی وہ گلاس شیلف پہ رکھتے کسی چیز

All rights reserved to novelslounge.com

کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگی۔نگینہ نے اس کی متلاشی نگاہیں اپنے اطراف میں محسوس کرتے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کچھ چاہیے تھا کیا تمہیں۔"

اس کی میٹھی آواز پہ صفورہ کے ہاتھوں کی حرکت تھمی اس نے ایک زہر آلود نگاہ اس پہ ڈالی تھی جیسے اپنے کام میں اس کی مداخلت بلکل بھی نہ بھائی ہو۔

"تمہیں کسی نے مخاطب کیا نہیں نا تو اپنے کام سے کام رکھو فضول میں میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ بدتمیزی کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے چیخی۔یہ وجود ہی تو اسے اس گھر میں بہت چبھتا تھا۔اسی کی بدولت تو وہ کٹی کٹی رہتی تھی۔

"صفورہ کیا ہوگیا ہے میں نے بس اتنا ہی پوچھا ہے میرا نہیں خیال کہ اس بات پہ اس قدر اونچا چیخنے کی ضرورت ہے اور ویسے بھی ہمیں اب ایک ساتھ اس گھر

All rights reserved to novelslounge.com

میں رہنا ہے اگر ہم آپسی تعلقات سنوار لیں گے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ہم ہی پرسکون رہیں گے۔"

اس نے اپنے عادت کے عین مطابق مدھم لہجے میں اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔صفورہ نے نخوست سے سر جھٹکا اور تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کا بھولپن ہی اسے اس سے مزید نفرت کرنے کا مجبور کرتا تھا۔

"کس نے کہا کہ ہم دونوں اس گھر میں رہیں گے اور وہ بھی ایک ساتھ۔میری بات کان کھول کر سن لو اس گھر میں میرا تمہارے ساتھ گزارا تو قطعی نہیں ہے۔نفرت ہے مجھے تم سے اور تم سے جڑے ہر احساس سے سمجھی میری بات۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی اور ایک سرد نگاہ اس کے بلکی وجود پہ ڈالی۔نگینہ کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا تھا۔اس نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جس

All rights reserved to novelslounge.com

کے ایک ایک لفظ سے نفرت جھلک رہی تھی اور یہ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی کہ ایسا کیوں ہے۔

"دیکھو میں خود پہ ہر بات برداشت کرلوں گی لیکن اپنی اولاد پہ بلکل نہیں۔میں تم سے نرمی سے مخاطب ہو تو بہتر ہوگا کہ تم بھی اپنا رویہ میرے ساتھ درست رکھو ورنہ زبان میرے منہ میں بھی ہے۔"

وہ سنجیدگی سے انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولی لیکن لہجہ ابھی بھی گستاخانہ نہیں ہوا تھا۔صفورہ نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جیسے اس سے اس قدر ہمت کی توقع نہ ہو۔

"یہ انگلی مجھے مت دکھانا بخوبی واقف ہو تم سے بھی اور تمہاری حرکات سے بھی یہ آج جس مقام پہ تم کھڑی ہو میرے سے ہی چھینا ہے تم نے۔جانتی ہوں یونی میں اپنی ان معصوم اداؤں کے جال میں سرفراز کو پھنسایا ہوگا اس کی دولت دیکھ کر اور بھی ناجانے کتنے مردوں کو بہکا چکی ہوگی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس کی بات پہ نگینہ سے مزید برداشت نہ ہوا تو کچن میں ایک زناٹے دار تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔صفورہ نے صدمے کی کیفیت میں اپنے گال پہ ہاتھ رکھے اس کی جانب دیکھا جو غصے سے ہانپتے پوئے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔آنکھوں سے چنگاڑیاں سی نکل رہی تھی۔ایک لمحے کیلیے صفورہ بھی گھبرا گئی اس کی بدلتی حالت دیکھ۔

"کچھ بھی کرو لیکن میرے کردار پہ بات کرو گی تو ایسے ہی ناجانے کتنے تھپڑ تم مجھ سے کھاؤ گی اور یقین کرو مجھے اپنی حرکت پہ بلکل بھی افسوس نہیں ہوگا۔تم نے سوچا ہوگا کہ بھولی سی ہے کچھ بولتی نہیں ہے کسی کے اگے زبان نہیں چلاتی میں اس کے کردار پہ بات کروں گی تو خاموشی سے روتی دھوتی نکل جائے گی اور اپنے حق کیلیے آواز نہیں اٹھائے گی تو یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی تھی میں اپنے کردار پہ کیچڑ اچھالنے والوں کا منہ توڑنے سے بھی اچھے سے واقف ہوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ شرربار نگاہوں سے اسے گھورتے سختی سے اسے ایک لفظ باور کرا گئی۔ماتھے کی رگیں بے تحاشہ پھولی ہوئی تھی۔چہرہ شدت گریہ سے سرخ پڑرہا تھا۔اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا اس قدر گھٹیا بات پہ۔مگر اگر وہ ابھی روتی تو شاید وہ اس کی ذات پہ مزید کیچڑ اچھالنے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔

تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا مجھ پہ۔یہ مت بھولو کہ اگر آج تم یہاں نہ ہوتی تو میں" یہاں ہوتی اس مقام پہ سرفراز کی زندگی میں۔تم نے ایک جھٹکے میں میرے خواب چکنا چور کیے ہیں مجھ سے میری محبت کو چھینا ہے۔میں بھی تمہارے پاس کچھ نہیں رہنے دوں گی سب کچھ چھین لوں گی تم سے۔ایسی گہری چوٹ دوں گی تو "تڑپتی رہ جاؤ گی لیکن مرہم لگانے کوئی بھی نہیں آسکے گا۔

وہ پاگلوں کی طرح ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔نگینہ کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑگیا۔اس کی آنکھوں کے سامنے بے ساختہ اندھیرا سا چھایا اس نے بروقت کاؤنٹر کو تھامتے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔صفورہ بولتے ہوئے کوئی دیوانی ہی محسوس ہورہی

All rights reserved to novelslounge.com

تھی۔اس کے دل میں نگینہ کیلیے کس قدر ذہر بھرا ہوا تھا اس کا دل تڑپنے لگا۔اس نے تو کبھی کسی کے ساتھ غلط بھی نہیں کیا تھا تو پھر وہ کیوں اس سے نفرت کرتی تھی لیکن آج وہ یہ بات اچھے سے سمجھ چکی تھی کہ صفورہ ایسا کیوں کررہی ہے کیونکہ کہی نہ کہی اس کے ذہن میں شروع سے ہی سرفراز کا عکس تھا۔اس نے مشکل اپنے حواس بحال کرتے اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں سے تواتر آنسو بہہ رہے تھے۔

"دیکھو میری بات سنو صفورہ۔جو ہونا تھا وہ تو اب ہوچکا ہے چاہ کر بھی وہ بدلا نہیں جاسکتا لیکن اب اگر ہوچکا ہے تو ہم ان سازگار حالات کو بہتر کرسکتے ہیں ہم بھی تو آپس میں مل کر رہ سکتے ہیں ہم دونوں کو ان حالات سے لڑنا ہے نا۔ہم بہنوں کی طرح رہیں گے سب ٹھیک ہوجائے گا۔پلیز ایسی باتیں مت کرو جو درد کا سبب بنیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے ہاتھ تھامتی عاجزانہ لہجہ اپناتے ہوئے بولی۔صفورہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

اس نے بے دردی سے اس کا بازو جھٹکا۔

ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔مل بانٹ کر رہیں گے میرے نکاح کو کتنا عرصہ بیت چکا" ہے چار ماہ کا عرصہ بیت چکا ہے لیکن ایک بار پھر انہوں نے مجھے اس نگاہ سے نہیں دیکھا جیسے ایک شوہر اپنی بیوی کو دیکھتا ہے۔گزرے ماہ میں کس کرب تکلیف سے گزری ہوں ایک ہی کمرے میں بند رہ کر شادی شدہ ہوتے ہوئے بھی میرے شوہر نا ہونے کے برابر ہیں۔میرا بھی جی چاہتا ہے کہ وہ محبت سے مجھے مخاطب کریں لیکن نہیں انہیں تو تمہارے سوا کوئی دکھتا نہیں ہے ان کیلیے سب کچھ بس نگینہ ہی ہے۔اور تم ابھی بھی یہ کہہ رہی ہو کہ ہم مل بانٹ کر رہیں۔بات صرف اتنی سی ہے کہ تم ایک چالاک مکار اور گھٹیا لڑکی ہو بس۔تم تو میرے ساتھ

All rights reserved to novelslounge.com

اس گھر میں گزارا کر لو گی لیکن میں تم جیسے ناقابلِ برداشت وجود کے ساتھ اس گھر میں ایک لمحہ بھی نہ ٹھہروں۔"

اس سے پہلے کہ وہ چلاتے ہوئے اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتی کسی نے عقب سے ہی نگینہ کو اپنے حصار میں لیا تھا۔وہ جو سمجھ رہی تھی کہ ابھی سب ختم ہوجائے گا خود کو سرفراز کے حصار میں مقید دیکھ اس نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے اپنی ہچکی دبائی تھی۔اس کے برعکس سرفراز قہر آلود نگاہوں سے صفورہ کو گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیوی سے اس طریقے سے بات کرنے کی۔تمہارا تو میں یہاں سایہ بھی نہ رہنے دوں تم میری زندگی میں رہنے کی بات کررہی ہو۔"

وہ بری طرح اس پہ جھپٹا تھا۔نگینہ نے سرعت سے اسے قابو کیا اور سسکیاں بھرتے نفی میں سر ہلایا وہ بے بسی سے ایک کڑی نگاہ نگینہ پہ ڈالتے مٹھیاں بھینچ گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

نہیں برداشت نہ یہ وجود تمہیں گھر میں تو اس میں اس کا نہیں بلکہ سراسر تمہارا" قصور ہے اسی لیے بہتر یہی ہے کہ اپنی یہ شکل لو اور یہاں سے دفعہ ہوجاؤ۔ میں تمہیں طلاق دے کر یہاں سے فارغ کرتا ہوں۔ مگر خبردار جو آئندہ میرے بیوی کے ساتھ ایسے مخاطب ہونے کی کوشش کی تمہارا حشر بگاڑ کر رکھ دوں گا۔"

وہ اس کے وجود کو جھٹکا دیتے پتھریلے لہجے میں اس کی سماعتوں میں صور پھونکتا ہوا دھاڑا۔ صفورہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔ ہل تو نگینہ بھی گئی تھی اس کے الفاظ پہ۔ اس سے پہلے کہ سرفراز مزید کچھ بولتا نگینہ عجلت میں اس کا بازو جکڑتے اسے اپنی جانب متوجہ کرگئی۔ اس نے التجائی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ خاموشی سے ایک تنفر بھری نگاہ صفورہ پہ ڈالتے نگینہ کو اپنے حصار میں لیتے کمرے کی جانب چل دیا۔ پہلے تو کمرے میں آتے ساتھ ہی اس نے مسلسل چکر کاٹتے اپنے اشتعال میں قابو پاتا رہا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے ایک

All rights reserved to novelslounge.com

جھٹکے میں طلاق دے کر فارغ کرے اگر وہ آج وقت پہ نہ پہنچتا تو ناجانے کیا ہوجاتا اس کی بیوی اور بچے کو۔

"بولنے کیوں نہیں دیا مجھے۔ایک سیکنڈ میں فارغ کردیتا اسے میں۔دماغ گھما کر رکھ دیا ہے میرا ناجانے چاچو بھی کس مصیبت میں ڈال گئے مجھے۔"

وہ اچانک نگینہ پہ ہی پھٹ پڑا۔اس نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے اپنا حلق تر کیا۔

"فراز لیکن وہ جو بھی کہہ رہی وہ غلط تو نہیں ہے۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔سرفراز کا پارہ ایک لمحے میں چڑھا تھا وہ تن فن کرتا اس کے سر پہ پہنچا۔

"تو اس میں درست کیا تھا یہ بتانا پسند کریں گی آپ محترمہ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے چیخ کر بولا۔نگینہ نے ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا جو انتہائی سرخ پڑرہا تھا۔جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔

"فراز آپ جو بھی کہیں لیکن بھولیں مت اسے اس گھر میں بیوی کی حیثیت سے لانے والے آپ ہی ہیں۔اگر اسے اپنی بیوی بنایا ہے تو اس کے حقوق میں کوتاہی مت کریں یہ درست نہیں ہے۔ایسے مراحل میں ہر عورت چڑچڑی ہوجاتی ہے جب اس کا شوہر اس پہ دھیان نہ دے۔شاید میں اس کی جگہ ہوتی تو یہی کرتی مجھ سے بھی یہ سب برداشت نہیں ہوتا۔

س کے حقوق کا خیال کریں اگر اس میں کوتاہی برتیں گے تو بہت گناہ ملے گا اللہ پاک ناراض ہوتے ہیں۔"

وہ سمجھانے والے انداز میں بولی۔اندر ایک آگ سی جل رہی تھی۔آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے باہر آنے کو بےتاب تھے لیکن وہ خود کو مضبوط ظاہر کیے کھڑی تھی۔سرفراز نے حسرت سے اس کی جانب دیکھا جسے وہ دکھ دینے کی سب کی بڑی

All rights reserved to novelslounge.com

وجہ بن چکے تھے۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خود کو ہی ختم کرلیں۔زندگی نے ناجانے کیسے دوراہے پہ لاکر کھڑا کردیا تھا اسے۔وہ سختی سے اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ گیا۔

نہیں آپ اس کی جگہ ہوتی تو ایسا بلکل نہیں کرتی آپ ایسی ہو ہی نہیں تبھی تو" اس دل نے آپ کو اپنا بنانے کی رضامندی دی تھی۔میں چاہ کر بھی اس کے ساتھ انصاف نہیں کرپارہا ہوں۔میں مجبور ہوں۔"

وہ بے بسی سے بولتے دونوں ہاتھوں میں سر گراگئے۔نگینہ نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا جن کا چہرہ ان کی حالت کا گواہ تھا۔

جو بھی ہے مگر یہ سب آپ کا ہی کیا دھرا ہے۔اسے آپ ہی ٹھیک کرسکتے ہیں۔یوں اسے نکاح میں لاکر طلاق کی بات کریں گے تو بزدل کہلائیں گے آپ۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولی۔ سرفراز اسے دیکھ کر رہ گیا۔اس کی ہاتھوں کی کپکپاہٹ اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔وہ جان چکا تھا کہ وہ اسے خود سے بدگمان کرنا چاہتی ہے۔وہ سختی سے لبوں کو آپس میں پیوست کرگیا۔

"اب میں کیا کروں جو یہ سب ٹھیک ہوسکے۔"

اس کی سرسراتی آواز پہ نگینہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا کیونکہ اب جو وہ بولنے والی تھی وہ جانتی تھی اسے ناگوار گزرے گا لیکن وہ ضروری تھا۔

اب آپ اس کے کمرے میں جائیں۔میں اب سونا چاہتی ہوں۔اسے خاموش" کرائیں اسے تسلی دیں کیونکہ اس کا بھی آپ پر اتنا ہی حق ہے جتنا میرا لیکن شاید میں یہ حق ذیادہ ہی استعمال کرچکی ہوں میں نہیں چاہتی کہ امی ابو کی روح کو کوئی بے سکونی ہو۔)"جو دو مہینوں پہلے ہی ایک روڈ ایکسیڈینٹ میں وفات پاچکے تھے (۔

وہ تھک ہار کر بولی۔ سرفراز خاموشی سے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔نگینہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ بہا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جب برداشت نہیں ہے یہ سب کچھ تو کیوں کررہی ہو۔میں جانتا ہوں کہ کس دل"
"سے یہ سب آپکے لبوں سے ادا ہوا ہے۔

وہ اک آس سے بولا کہ وہ اسے یہی روک لے۔نگینہ مزید خود پہ ضبط نہ کرپائی تبھی اس کے شانے میں سر دیے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔سرفراز نے اسے اپنے سینے میں بھینچا تھا۔

مم۔میں اپنی ذات پہ تو بددعائیں برداشت کرلوں گی لیکن اپنی اولاد پہ نہیں۔میں"
مرجاؤں گی فراز۔اس کا حق اگر مارا گیا تو وہ ضرور کوئی ایسی بات کرے گی جو میری اولاد کے حق میں بہتر نہیں ہوگی۔میرا بچہ ہے یہ۔میں اس کی ماں میں مرجاؤں گی
"اگر اسے کچھ ہوا تو۔

وہ ان کے سینے سے سر اٹھاتے بھیگے لہجے میں بولی۔اس نے جواباً اس کی بھیگی آنکھوں پہ اپنا لمس چھوڑا تھا۔اس کے لمس پہ نگینہ نے اکون محسوس کرتے اپنی آنکھیں موندی معاً خود ہی وقت کا احساس کرتے وہ ایک نظر اسے دیکھتی بے رخی

All rights reserved to novelslounge.com

سے وارڈروب کی جانب بڑھی اور اپنے کپڑے لیتی واشروم کی جانب چل دی۔سرفراز بھی ڈھیلے ڈھالے قدموں سے باہر کی جانب چل دیا تھا۔

نگینہ کے ڈلیوری کے دن جوں جوں نزدیک آرہے تھے ویسے ہی سرفراز کا دھیان ذیادہ سے ذیادہ اس کی جانب مبذول ہوتا جارہا تھا۔وہ اس کا بے تحاشہ خیال رکھتا۔صفورہ کے ساتھ بھی اس کا رویہ نگینہ کی بدولت ہی کافی بہتر ہوچکا تھا۔مگر پھر بھی جب بھی وہ نگینہ اور سرفراز کو ساتھ دیکھتی جل کڑھ کر رہ جاتی تھی اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ نگینہ کو جان سے ہی ماردے جس نے اس کا حق ہی مار لیا تھا لیکن بظاہر وہ سرفراز کے موڈ کو دیکھتے ہنستی مسکراتی رہتی تھی تاکہ اسے اس پہ کسی قسم کا شک نہ ہو کہ اس کا رویہ نگینہ کے ساتھ کیسا ہے۔نگینہ بھی اس دن کے واقعے کے بعد اسے ذیادہ مخاطب نہیں کرتی تھی بس خاموش خاموش رہتی تھی۔مگر اس سب سے صفورہ کو تو کوئی خاص فرق نہیں پڑتا تھا۔ابھی بھی وہ لاونج

All rights reserved to novelslounge.com

میں صوفے پہ بیٹھی فروٹس کھانے میں مصروف تھی جو سرفراز نے ہی کاٹ کر اس کی پلیٹ میں رکھے تھے۔اس کا کھانے کو بلکل دل نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ ضد کرتے اسے کھانے پہ مجبور کررہا تھا۔یہ محبت بھرا منظر دیکھتے کچن کے دروازے میں کھڑی صفورہ کی آنکھوں سے چنگاڑیاں سی نکلنے لگی۔بدلے کی آگ اس کے سینے میں جل رہی تھی۔

معاً لاؤنج میں سرفراز کے فون کی آواز گونجی اس نے فون اٹھاتے کان سے لگایا تو اس کے سیکرٹری کی کال تھی جو اسے عجلت میں آفس آنے کا کہہ رہا تھا۔وہ اس کی بات سنتے لب بھینچ گیا۔

"اوکے میں پہنچ رہا ہوں۔"

وہ سرعت سے بولتے کال کاٹ گیا۔نگینہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

'مجھے کسی کام کی بدولت ایمرجنسی میں آفس جانا ہوگا۔اپنا خیال رکھنا اوکے۔میں صفورہ سے بھی بول جاتا ہوں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے گال پہ لب رکھتے محبت سے بولا جبکہ نگینہ صفورہ کے نام پہ لب بھینچ گئی۔وہ اسے ٹوکنا چاہتی تھی کہ آپ صفورہ کو مت کہیں اس کے دل میں مزید بدگمانی جنم لے گی لیکن ناجانے کیا سوچتے وہ خاموشی اختیار کرگئی۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کچن کی جانب چل دیا تاکہ صفورہ کو بھی اطلاع دے سکے۔

میں کچھ وقت کیلیے آفس جارہا ہوں جلد ہی کام نپٹا کر لوٹوں گا پلیز اگر ہوسکے تو" "اس کا خیال رکھنا۔

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے گزارش کرنے والے انداز میں بولا۔صفورہ نے بمشکل مسکراتے ناچاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلایا تو وہ بھی ہلکا پھلکا ہوتے آفس کی جانب چل دیا۔اس کو خود سے دور جاتا دیکھ صفورہ نے نفرت سے سر جھٹکا تھا اور سختی سے دانت پہ دانت جمائے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ جوں ہی کچن سے باہر نکلی وہ باہر لاؤنج میں نہیں تھی۔وہ بے نیازی سے کندھے اچکاتی صوفے پہ بیٹھتی صوفے پہ رکھے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوگئی جس پہ کوئی پنجابی مووی چل رہی تھی۔

سرفراز کو گئے ڈیڑھ گھنٹہ بیت چکا تھا اور وہ اپنے کمرے میں بیٹھی ابھی بھی اسی کے محو انتظار تھی۔اس کے جانے کے دس منٹ بعد بھی اسے ہلکی ہلکی سی درد محسوس ہوئی تھی لیکن وہ اس وقت اپنا وہم سمجھتے جھٹک گئی تھی اور اپنے کمرے میں آگئی تھی مگر اب جسم میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔ وہ صفورہ کے پاس جانا نہیں چاہتی تھی۔سرفراز نے اس کی آسانی کیلیے نیچے والا کمرہ خود کیلیے تیار کروالیا تھا تاکہ اسے سیڑھیاں اترنے چڑھنے میں ذیادہ دقت نہ پیش آئے۔جسم میں اٹھتی درد ناقابلِ برداشت ہوتے ہی وہ سختی سے آنکھیں میچتے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر کی جانب چل دی۔لاؤنج میں قدم رکھتے ہی اس نے صفورہ کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی جو اسے کہی دکھائی نہیں دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

صفورہ۔"

وہ کراہتے ہوئے وہی صوفے پہ بیٹھ گئی لیکن ناجانے وہ اسے تنہا چھوڑتے کہاں غائب تھی۔

"صفورہ۔

اس کی بے ساختہ چیخ پہ صفورہ اپنے کمرے سے آنکھیں مسلتی پیشانی پہ سلوٹیں لیے باہر نکلی اور اس کی پشت دیکھتے دانت کچکچا گئی۔

"کیا مسئلہ ہے کیوں چلارہی ہو۔"

اس کی جھنجھلاتی آواز پہ نگینہ نے تکلیف سے چور بدن کو گھسیٹتے اس کی جانب رخ پھیرا اس کا سپید پڑتا چہرہ دیکھ صفورہ کو شدت سے کسی غیر معمولی پن کا احساس ہوا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے نزدیک پہنچی جو تکلیف سے کراہ رہی تھی۔معاً اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا اس سے پہلے کہ وہ اسے تھامتی شیطان اس پہ

All rights reserved to novelslounge.com

حاوی آگیا تھا۔اس کے لبوں کی تراش پہ شیطانی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔اس نے تلخی سے اس کی جانب دیکھا اور سکون سے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتی اسے دیکھے گئی۔

"صفورہ پلیز سرفراز کو فون کرو مجھ سے سانس نہیں لیا جارہا پلیز صفورہ۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑنے کے چکر میں کمر کے بل بری طرح زمین بوس ہوئی۔ایک ہولناک چیخ لاؤنج میں گونجی تھی جو اس گھر کے در و دیوار کو بھی ہلا کر رکھ گئی تھی۔صفورہ کے دل نے اسے ایک لمحے کیلیے کچوکا لگایا لیکن پھر اپنے حق کا سوچتے وہ مٹھیاں بھینچ گئی۔

تھوڑی دیر صبر کرو۔آنے والے ہونگے وہ۔اس طرح کی حرکتیں کرتے ذیادہ"
"ڈرامے لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ اسے جھوٹی امید دلاتے ہوئے بولی۔نگینہ کا پورا چہرہ پسینے سے شرابور ہورہا تھا۔وہ بن پانی کی مچھلی کی مانند تڑپ رہی تھی لیکن اسے اس کی حالت پہ زرا سا بھی رحم

All rights reserved to novelslounge.com

نہیں آرہا تھا معاً باہر پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز پہ صفورہ نے حلق تر کرتے سرعت سے اس کی جانب قدم بڑھائے اور اسے سہارہ دیا۔نگینہ کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیلی تھی۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی کہ سرفراز کو اندر آتا دیکھ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا۔وہ اندر چھائی افتاد پہ تقریباً بھاگتا ہوا اس کے نزدیک آیا اور اسے صفورہ سے چھڑواتے سرعت سے اپنی باہوں میں بھرا اور باہر کی جانب بھاگا۔صفورہ اس کی اتنی فکر پہ جل بھن کر راکھ ہوگئی۔وہ جتنا ان دونوں کو دور کرنا چاہتی تھی وہ اتنا ہی نزدیک آتے جارہے تھے۔سرفراز کے چہرے سے صاف پریشانی چھلک رہی تھی۔

"ہم بس پہنچ رہے ہیں نگینہ میری جان حوصلہ کرو۔"

وہ اس کے بال سنوارتے پچکارتے ہوئے بولا تو وہ اس کا ہاتھ سختی سے تھام گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے لیے جوں ہی ہسپتال میں داخل ہوا اسے فوراً ایمرجنسی میں لیجایا گیا تھا۔وہ دل ہی دل میں مختلف دعاؤں کا ورد کرتے اپنی بیوی اور بچے کیلیے دعاگو تھا۔اس کی بگڑتی حالت دیکھ اس کے دل کو دھچکا سا لگا جو صرف اس کی اولاد کی بدولت آج زندگی اور موت کی جنگ لڑرہی تھی۔معاً تقریباً دو گھنٹوں کے جان لیوا انتظار کے بعد اندر سے ڈاکٹر باہر نکلی تو ان کے ساتھ ایک نرس بھی تھی جس کی گود میں نیلے کمبل میں لپٹا ایک ننھا سا وجود بھی تھا۔نرس نے اس کے قریب آتے بچے کو اس کی جانب بڑھایا تو اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اس بچے کو گود میں بڑھا تھا۔وہ بچہ اس کی باہوں میں آتے ہلکا سا کسمسایا تو وہ نم نگاہوں سمیت جھک کر اس کی پیشانی پہ لب رکھ گیا۔

مبارک ہو مسٹر سرفراز آپ کا بیٹا ہوا ہے مگر آپ کی بیوی کی حالت بہت" تشویشناک ہے۔ان کی حالت سنبھلنے سے بھی نہیں سنبھل رہی۔ہم نے بہت کوشش کی ہے اپنی جانب سے کہ وہ ٹھیک ہوجائے لیکن وہ ٹھیک سے سانس

All rights reserved to novelslounge.com

بھی نہیں لے پارہی۔آپ نے انہیں یہاں لانے میں بہت دیری کردی۔دعا ہی اب انہیں ٹھیک کرسکتی ہے۔"

ڈاکٹر پیشہ وارانہ مسکراہٹ سمیت بولتی اپنے کیبن کی جانب چل دی جبکہ وہ بلکل ڈھے جانے والے انداز میں بینچ پہ گرا تھا۔نرس بچے کو علاج کیلیے نرسری میں لے جاچکی تھی۔وہ نڈھال سا بینچ پہ بیٹھا تھا معاً نرس کی عجلت بھری آواز پہ اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوا۔

آپ ان کے شوہر ہے نا۔ان سے مل لیں وہ بار بار آپ کا نام لے رہی ہیں۔ان کی حالت بہت خراب ہے۔"

وہ عجلت میں بولتی وہاں سے ڈاکٹر کے کیبن کی جانب بڑھی تھی۔سرفراز نے لڑکھڑاتے قدموں سمیت اندر قدم رکھا تو اسے مصنوعی سانسیں فراہم کی جارہی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"نگینہ۔"

اس نے بھرائے لہجے میں اسے پکارا جو یک ٹک اسے ہی دیکھ رہی تھی۔وہ جوں ہی اس کے پاس بیٹھا نگینہ نے اپنا لرزتا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا تھا۔

فراز۔میرے شاہ زین کا خیال رکھیے گا۔اس صفورہ سے دد۔دور بب۔بہت"

دد۔دور۔میں آپ سس۔ے بہت محب۔بت کرتی ہوں میری اول۔لار سے

"بے نیازی مم۔ت برتیے گا۔

اس نے اپنا کپکپاتا ہاتھ سرفراز کے ہاتھ پہ رکھا اور ہلکلاتے لہجے میں اپنے لبوں سے آخری الفاظ ادا کیے تھے۔یہ بولتے ہی اس نے ایک گہرا سانس بھرا اور اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔سرفراز کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"نگینہ نہیں نگینہ اٹھو تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی بیچ راستے میں۔"

وہ اس کے بازو پہ سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔پہلے ماں باپ اور اب محبوب بیوی جس نے اس کا قدم قدم پہ ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا تھا۔نرس نے اس کی جانب وہ ننھا وجود بڑھایا تو وہ اسے سینے میں بھینچتے ایک بار پھر ضبط کھو بیٹھا کیونکہ وہ مکمل طور پہ اپنی ماں کا پرتو تھا۔زندگی نے اتنے کم عرصے میں ہی اس قدر گہرے زخم دیے تھے جن کا بھرنا اسے ناممکن لگ رہا تھا۔وہ اس بھری دنیا میں خود کو تنہا محسوس کر رہا تھا۔

"شاہ زین لسن ٹو می۔"

All rights reserved to novelslounge.com

سرفراز نے دور سے ہی اسے اشارے سے قریب آنے کا کہا تو وہ منہ بسورتے ہوئے ان کے قریب آیا۔

"ڈیڈ آئی وانٹ ٹو پلی مور۔میں وہ دیوار پھلانگنا چاہتا ہوں دیکھیں وہ لڑکے بھی تو کررہے ہیں۔"

وہ دور سے ہی دیوار پہ چڑھے لڑکوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔اتنی دیر میں عاکف بھی ہانپتا ہانپتا ان کے نزدیک ہی آچکا تھا۔سرفراز نے ایک نظر شاہ زین کو دیکھا پندرہ سال کا تھا لیکن عام بچوں کے جیسا بلکل نہیں تھا۔اس کے شوق دیکھتے وہ بھی کبھی کبھی حیران رہ جاتا تھا۔ان کی بانسبت عاکف جو پہلے ذرا اس سے مختلف تھا وہ بھی شاہ زین کے پیچھے لگتے ایسی ضد کرنا شروع ہوچکا تھا۔نگینہ کی وفات کے بعد اس کے لیے وقت کاٹنا بہت مشکل تھا لیکن اسے جینا تھا اپنے بیٹے کیلیے اس کی ڈھال بن کر۔شاہ زین کے تقریباً چار سالوں بعد اللہ نے اسے صفورہ سے ایک اولاد سے نوازا تھا جس کا نام انہوں نے عاکف رکھا تھا۔سرفراز کا

All rights reserved to novelslounge.com

صفورہ سے رویہ لیا دیا ہی تھا کیونکہ انہیں آج تک یہ بات کیوں کھٹکتی تھی کہ نگینہ نے جاتے جاتے شاہ زین کو اس سے دور رکھنے کا کیوں کہاں تھا۔

بیٹا یہ لڑکے بڑے ہیں نا اور ویسے بھی وہ تو آرمی میں جانے کی پریکٹس لے"
"رہے ہیں۔آپ تھوڑی نا آرمی میں جاؤ گے۔

انہوں نے سرزنش کی۔شاہ زین نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"بٹ ڈیڈ یو آر ٹوٹلی رانگ آئی وانٹ ٹو جوائن آرمی۔"

وہ پرعزم لہجے میں گویا ہوا۔سرفراز نے داد دیتی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔

"آئی آلسو وانٹ ٹو جوائن آرمی بھائی۔"

عاکف نے بھی ہمیشہ کی طرح اس کی بات پہ اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔سرفراز اپنی اس چھوٹی سی جنت کو دیکھتے قہقہہ لگا اٹھے اور دونوں کا ماتھا چوم لیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

والئے ناٹ چھوٹے ہم دونوں ساتھ جائیں گے ملٹری میں اور اس ملک کا نام"
"روشن کریں گے۔

وہ اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لیتا ہوا بولا تو وہ جواباً کھلکھلا کر ہنس دیا۔ سرفراز نے نم نگاہوں سمیت شاہ زین کی جانب دیکھا جو بلکل اپنی ماں کے جیسا تھا ہنس مکھ ملنسار سب سے محبت کرنے والا۔ایک آنسو خاموشی سے بہتا ان کی داڑھی میں جذب ہوگیا۔

"چلو گھر چلیں کافی دیر ہوگئی ہے۔"

سرفراز آسمان پہ چھارہی تاریکی کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ دونوں ان کے ہمقدم ہوتے گھر کی جانب چل دیے۔یہ وسیع پارک ان کے گھر سے کچھ دور کی ہی مسافت پہ تھا جہاں وہ روز پیدل چل کر آتے تھے۔ایک وقت مخصوص تھا سرفراز کا جو وہ ان کے ساتھ بیتاتا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

گھر پہنچتے ہی عاکف تو صفورہ کے گلے سے لگا جو اس کا انتظار کر رہی تھی جبکہ شاہ زین سپاٹ چہرے سمیت اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ سرفراز نے ایک خاموش نگاہ صفورہ پہ ڈالی جو بے نیازی سے عاکف کو لیتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔اسے آج بھی یاد تھا کہ جب نگینہ کی موت کے بعد اسے گھر لایا گیا تھا تو وہ بلکل دیوانہ سا ہوگیا تھا۔اس کی اولاد کو تو اس نے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا البتہ سرفراز کو سنبھالنے کی پوری کوشش کی تھی مگر وہ تھا کہ نگینہ کے جانے کے بعد بھی اسی کے نام کی مالا جپتا تھا۔ صفورہ کا دل تو بہت کٹتا تھا لیکن پہلے پہل تو وہ ضبط سے کام لیتی رہی مگر اپنی اولاد کے آنے کے بعد وہ خود ہی خاموشی سے پیچھے ہٹ گئی تھی البتہ نگینہ کی موت پہ اسے ایک کمینی سی خوشی ضرور ہوئی تھی۔

ایسے ہی ایک دن وہ عاکف کو سبق پڑھانے کے ساتھ ساتھ اسے غصے میں ڈپٹنے میں بھی مصروف تھی۔ شاہ زین خود ہی فلور کشن پہ بیٹھا پڑھائی کرنے میں مصروف تھا۔ کبھی کبھی اسے اپنی ماما کی کمی بہت محسوس ہوتی تھی لیکن پھر وہ

All rights reserved to novelslounge.com

ان کی تصویر کو سینے سے لگاتے تصور میں ہی انہیں مخاطب کرلیا کرتا تھا۔صفورہ کا رویہ ازل سے ہی اس کے ساتھ درست نہیں تھا۔

"ماما آپ شاہ زین بھائی کو کیوں نہیں پڑھاتی۔"

اس کے معصومانہ سوال پہ جہاں صفورہ نے تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا وہی چونک تو پندرہ سالہ شاہ زین بھی گیا تھا۔

"تم اپنے کام سے کام رکھو اور نیچے منہ کرو۔بڑے آئے شاہ زین بھائی کے چمچے۔"

وہ نفرت بھرے لہجے میں اسے نیچے آنکھیں کرنے کا بولی لیکن وہ جواباً ناراضگی سے انہیں دیکھے گیا۔شاہ زین ان کے جواب پہ خاموشی سے لب بھینچ گیا۔صفورہ نے اسے خود کو گھورتا پاکر منہ پہ تھپڑ مارا تو وہ گلہ پھاڑ کر رونے لگا۔شاہ زین سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ تن فن کرتا اس کے نزدیک پہنچا اور عاکف کو کھینچ کر اپنے گلے سے لگایا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے ایک سوال ہی پوچھا تھا آپ نے جواب میں اس کے منہ پہ تھپڑ ہی" ماردیا۔میں آپ کو مخاطب نہیں کرتا اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کچھ بھی کریں "میں حق کیلیے آواز اٹھانا جانتا ہوں۔

اس کی کٹیلی آواز پہ صفورہ کے ذہن کے دریچوں پہ ماضی کا وہی منظر لہرایا جب نگینہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ڈٹ کر کھڑی تھی۔وہ دم بخود رہ گئی۔اسے آج شاہ زین میں نگینہ کا عکس واضح دکھا تھا۔وہ اس کے بازوؤں کے حصار میں مقید عاکف کو کھینچتی تن فن کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ دروازے پہ ۔ایستادہ سرفراز اپنی نڈر اولاد کو دیکھتے مدھم سا مسکرادیے تھے

"بابا آپ جانتے ہیں مجھے آرمی جوائن کرنے کا کتنا شوق ہے۔"

رات کو وہ سرفراز کے بازو پہ ہی لیٹا ہوا تھا جب ناجانے کیا سوچتے وہ چمکتی نگاہوں سمیت اسے مخاطب کر بیٹھا۔سرفراز نے مسکراتی نگاہوں سے اسے تکتے اس کا ماتھا چوما۔

All rights reserved to novelslounge.com

اچھا اور وہ کیوں ذرا ہمیں بھی تو پتہ چلے کہ ہمارے صاجزادے صاحب اس قدر" "اتاولے ہورہے ہیں آرمی میں جانے کیلیے۔

وہ اپنی تمام تر سماعتوں کو اس کی جانب متوجہ کرگئے۔شاہ زین نے بھی ان کی جانب رخ موڑا۔

بابا یو نو میں جس سکول جاتا ہوں وہاں پہ آرمی کی ٹریننگ بھی دی جاتی ہے مگر" جب جب اس کے لیکچرز ہوتے ہیں اور ہمارے ٹیچرز آرمی کے متعلق ہمیں معلومات فراہم کرتی ہیں نا تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کہ کیسے ایک آدمی آفیسر سب کچھ داؤ پہ لگا کر اس ملک کی خاطر اپنی جان قربان کردیتا ہے اور سب سے بڑھ کر وہ ایک شہید کہلاتا ہے۔بس میں ایک ایسا ٹیگ اپنے سینے پہ بھی لگوانا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد بھی سب مجھے شہید شاہ زین ملک کہ کر پکارے۔میں نے تو یہ بھی سوچ لیا ہے میرا بیٹا ہو یا بیٹی میں دونوں کو "آرمی میں لازمی بھیجوں گا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اسے اپنی عمر سے بڑی باتیں کرتا دیکھ ایک لمحے کیلیے تو وہ سن رہ گئے مگر اس کی شہادت کی بات پہ ان کی آنکھیں پل بھر میں بھیگی تھی معاً اس کے بچوں والی بات پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی قہقہہ لگا اٹھے۔

"اچھا تو ملک صاحب آپ نے ابھی سے ہی اتنی تیاری کی ہوئی ہے۔"

وہ شریر لہجہ اپناتے ہوئے بولے۔شاہ زین نے ان کی بات پہ بے نیازی سے کندھے اچکائے تھے۔

پورا ہونا یا ہونا ہمارے بس میں نہیں نا ہمیں علم ہے لیکن سوچنے میں تو کوئی"

"پابندی نہیں نا۔انسان سوچ کر ہی خود کو تسلی دے دے۔

وہ بائیں آنکھ دباتے ہوئے بولا۔سرفراز نے اسے مصنوعی آنکھیں دکھائی تھی۔وہ جواباً کھلکھلا کر ہنس دیا۔

"میں اندر آجاؤں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

معاً عاکف اپنا ننھا سا سر اندر گھساتے ہوئے سرگوشی میں بولا تو دور سے ہی سرفراز نے اس کی جانب باہیں پھیلائی تھی وہ بھی مسکراتے ہوئے بیڈ پہ چڑھتے ان کی باہوں میں آسمایا۔

"ماما سو گئی تو میں چپکے سے یہاں آگیا۔"

وہ سرگوشی والے انداز میں اپنے کارنامے اسے بتارہا تھا۔شاہ زین نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا جو ان کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا لیکن صفورہ نے کبھی اسے گھلنے ملنے نہیں دیا تھا۔ابھی بھی وہ جوں کھل کر اس سے مخاطب ہولیا کرتا تھا وہ بھی شاہ زین کی بدولت ہی تھا۔

بھائی مجھے بہت گندا لگتا ہے جب ماما آپ کو ہمارے روم میں نہیں آنے دیتی"

"اور آپ بلکل اکیلے ہوتے ہو پھر میرا دل کرتا ہے کہ میں بھی یہاں نہ آؤ۔

وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولتے شاہ زین کو اس قدر پیارا لگا کہ وہ بے ساختہ اس کا ماتھا چوم گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

بھائی کی جان۔آج کے بعد جب بھی جی چاہے چپ کر کے میرے پاس"
"آجانا۔باقی میں ہینڈل کرلوں گا۔تم تو میری جان ہو۔

وہ ایک بار پھر اس کے ماتھے پہ لب رکھتے محبت بھرے لہجے میں بولا۔عاکف نے سرفراز کے سینے پہ سر رکھا تھا۔اب سرفراز ان دونوں کو آرمی کی کوئی کہانی سنارہا تھا اور ان دونوں کی آنکھیں کسی خیال کے تحت چمک رہی تھی۔

"ڈیڈ آپ سے ایک بات پوچھوں۔"

اس نے آئینے کے سامنے کھڑے سرفراز کو مخاطب کیا جو اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرنے میں مصروف تھا۔شاہ زین کی بات پہ سرفراز نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔اس کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں دیکھ اس کے دماغ میں کچھ کھٹکا ہوا۔وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس کے نزدیک آیا اور اسے اپنے حصار میں لیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"جی پوچھیں آپ کو کب سے مجھ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت پڑگئی۔"

وہ مدھم سا مسکرا کر بولا۔شاہ زین نے تفاخر سے اس کی جانب دیکھا جنہوں نے اس کی خواہشات کو کہنے سے پہلے ہی پورا کیا تھا۔

ڈیڈ ماما کو کیا ہوا تھا وہ کیوں نہیں ہے ہمارے ساتھ میں نے آج تک آپ سے" نہیں پوچھا لیکن اب میں جب بھی صفورہ ماما کو دیکھتا ہوں تو مجھے اپنی ماما کی بھی یاد آتی ہے۔جب وہ محبت سے عاکف کو کھانا کھلاتی ہیں اپنے ہاتھوں سے میرا بھی "جی چاہتا ہے کہ کوئی مجھے بھی کھلائے۔

وہ آج پہلی بار ان سے اپنے دل کی کوئی بات کررہا تھا۔سرفراز کی رنگت ایک لمحے میں متغیر ہوئی۔اس نے مشکل اپنے حواس بحال کرتے اس کی جانب دیکھا اور مسکراتے ہوئے اس کا سر تھپتھپایا۔

All rights reserved to novelslounge.com

آپ کی ماما طبیعت خرابی کی بدولت اس دنیا سے جا چکی ہے اور جانتے ہو انہوں"
نے جاتے جاتے مجھے کیا کہا تھا کہ ہمارے بیٹے کا خیال رکھنا کیا آپ ڈیڈ سے خوش
"نہیں ہو۔

انہوں نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔شاہ زین نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا تھا اور ان کے سینے سے لگتے ان کا گال چوما۔

آپ تو ورلڈ کے بیسٹ ڈیڈ ہیں۔مجھے آپ کے سوا کسی کی ضرورت نہیں"
"ہے۔آپ ہیں تو میں ہوں۔

وہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتے محبت سے بولا۔سرفراز نے اس کی بات پہ نم نگاہوں سمیت اسے سینے میں بھینچا تھا۔

اور رہی صفورہ ماما کی بات تو اگر وہ آپ سے بات نہیں کرتی تو میں آپ کو اجازت"
دیتا ہوں کہ آپ بھی ان سے بات مت کیا کرو۔اگر کبھی کسی وجہ سے کبھی آپ کو

All rights reserved to novelslounge.com

کسی نے کچھ کہا کہ تم اپنی ماما کو کیوں نہیں بلاتے تو آپ بلا جھجک میرا نام لے "سکتے ہو کہ میرے ڈیڈ نے منع کیا ہے اوکے۔

وہ سمجھانے والے انداز میں بولا۔صفورہ کے طور اطوار سے بھی وہ بخوبی واقف تھا تبھی اسے پہلے ہی تنبیہہ کررہا تھا۔شاہ زین نے اس کی بات پہ بغیر کوئی سوال کیے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

وقت مزید پر لگا کر اڑا تھا۔بارہ سال کا عرصہ کس طرح گزرا پتہ ہی نہیں چلا۔زندگی ابھی بھی اسی ڈگر پہ چل رہی تھی۔صفورہ بیگم کا رویہ ابھی بھی شاہ زین کے ساتھ جوں کا توں ہی تھا۔ان کے نزدیک وہ ابھی بھی اسی نگینہ کی اولاد تھی جس نے اس کا حق مارا تھا یہاں تک کہ وہ اس سے لڑتے لڑتے زندگی کی بازی ہار گئی تھی۔انہوں نے کبھی بھی شاہ زین کو اپنے بیٹے کی طرح سمجھ کر پیار نہیں کیا ۔پہلے پہل تو ایک بار مرتبہ سرفراز نے انہیں سمجھانے کی کوشش بھی کی تھی تھا

All rights reserved to novelslounge.com

کہ وہ ان کی اولاد کی مانند ہے تو وہ اس سے بھی اچھے سے پیش آیا کریں لیکن وہ جواباً انہیں بھی برح طرح جھڑک دیتی تھی۔

صفورہ میری بات سنو اور خاموشی سے سننا میں کوئی غلط بات نہیں کروں گا۔امید ہے تم سمجھو گی۔"

انہوں نے اپنے موبائل میں مصروف صفورہ کو مخاطب کیا اور بات کی تمہید باندھی۔صفورہ نے ان کی بات پہ منہ بگاڑتے لٹھ مار انداز میں ان کی جانب دیکھا۔سرفراز کا تاؤ تو بہت آیا لیکن وہ خاموشی اختیار کرگیا۔

تم جیسے عاکف کو اپنا بیٹا مانتی ہو اسے اچھے سے ٹریٹ کرتی ہو اسی طرح شاہ زین کو بھی ذرا سی توجہ دیا کرو تم خود بھی ایک بچے کی ماں ہو تمہارا دل کیوں نہیں اس کی جانب سے پگھلتا۔"

انہوں نے سنجیدگی سے بات مکمل کرتے اس کی جانب دیکھا جو ان کی بات پہ ناک منہ چڑھاتے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

پہلی بات کہ شاہ زین میری اولاد نہیں بلکہ نگینہ کی اولاد ہے اور اس کی اولاد مجھے" چاہ کر بھی اچھی نہیں لگ سکتی اور دوسری بات عاکف کی تو وہ مجھے جان سے "بھی پیارا ہے کیونکہ وہ میری سگی اولاد ہے۔

وہ جتانے والے انداز میں گویا ہوئی۔ سرفراز نے تلخی سے اس کی جانب دیکھا اور اپنے کپڑے جھاڑتے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ اب انہیں کچھ بھی کہنا فضول تھا تبھی خاموشی اختیار کرگئے۔

اگر ذیادہ ہی اپنے بیٹے کے اکیلے پن کا احساس ہے تو تیسری شادی کرلیں اس" کام میں تو آپ ماہر ہیں۔ایک نئی نگینہ لے آئیں آپ کے بچے کو بھی سنبھال "لے گی اور آپ کو بھی صفورہ تو ویسے بھی آپ کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔

وہ تمسخرانہ انداز میں بولتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ سرفراز نے ان کی بات کے پیچھے چھپے طنز کو بخوبی محسوس کیا تبھی سختی سے دانت پہ دانت جماتے اس کی جانب مڑے۔

All rights reserved to novelslounge.com

تم اپنی بکواس بند رکھو۔زندگی میں تمہاری کوئی اہمیت تھی تبھی آج ہماری نشانی" اس گھر میں موجود ہے عاکف کی صورت میں لیکن تم ہمیشہ بدلے کی آگ میں ہی جلتی رہنا۔تم ایک بے حس انسان ہو جسے اپنے سوا کچھ نہیں دکھتا حتیٰ کہ اپنی اولاد بھی صفورہ بی بی۔اتنی آس سے التجا لے کر آیا تھا تمہارے پاس لیکن تم اچھے کے لائق ہی نہیں ہو۔"

وہ غصے سے دھاڑتے ایک قہر آلود نگاہ اس پہ ڈالتے تن فن کرتے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔صفورہ نے رعونت سے سر جھٹکا تھا معاً ان کی نگاہ دروازے پہ ایستادہ شاہ زین پہ پڑی جو شرربار نگاہوں سے انہیں ہی گھور رہا تھا۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی اس کے نزدیک پہنچی اور اس کا بازو غصے سے جھٹکا تھا۔

میرے سامنے اپنی یہ نگاہیں نیچی رکھنا ورنہ آنکھیں نکال کر تمہارے ہاتھوں میں" تھمادوں گی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتی نحوست سے بولی۔شاہ زین نے سرخ چہرے سمیت ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی۔

"آپ میرے ڈیڈ سے ایسے بات مت کیا کریں۔"

وہ ماتھے پہ بل ڈالتے غصے سے بولا۔صفورہ نے اس کی ہمت پہ ستائشی انداز میں بھنویں اچکائی اور بے نیازی سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔شاہ زین ان کی حرکت پہ جبڑے بھینچ کر رہ گیا۔سرفراز جو اپنے کمرے میں چابیاں لینے کی بدولت اندر ہی آرہے تھے اس کی بات سماعتوں تک پہنچتے ہی وہ اذیت سے آنکھیں میچ کر رہ گیا۔

معاً کرسی پہ بال لگنے کی بدولت ان کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا۔انہوں نے ٹھٹھک کر بائیں جانب دیکھا شاید باہر سے بال آئی تھی۔وہ اضطراب کے عالم میں گہرا سانس بھر کر رہ گئے اور اخبار سامنے رکھے میز پہ رکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ذہن ایک بار پھر پرانی یادوں میں الجھ چکا تھا اس اکیلے پن نے ان کو وقت سے پہلے ہی بوڑھا دکھانا شروع کردیا تھا۔ابھی بھی وہ لان پہ بیٹھتے آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھے۔سوچوں کا محور ان کا فلحال کا اکیلا پن تھا۔ذہن کے دریچوں میں ماضی کا ایک منظر پوری شدت سے لہرایا تھا۔

"کدھر چلی بیگم ابھی تو ہماری شادی ہوئی ہے اتنی جلدی جا بھی رہی ہو۔"

نگینہ جو آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بھرے بھرے لبوں کو گلابی رنگ سے رنگ رہی تھی اس کی بات پہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"فراز بس کچھ دنوں کی ہی بات ہے رہنے جارہی ہو بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ جانتے ہیں ورنہ کبھی نہ جاتی اور آپ تو ایسے ری ایکٹ کررہے ہیں جیسے میں ہمیشہ کیلیے جارہی ہوں۔"

وہ اس کی بات پہ ہولے سے ہنستے نفی میں سر ہلاتے اپنے بیگ میں چیزیں رکھنے لگی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"آج آپ نے یہ بات کہ دی آئندہ مت کہنا کہ ہمیشہ کیلیے جارہی۔"

وہ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔نگینہ اس کی ناراضگی کا سنتے سرعت سے سیدھی ہوئی اور اس

کے سینے سے جالگی۔وہ جاتے جاتے اسے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اچھا بابا سوری اور ویسے بھی آپ مجھے کہی جانے دے سکتے ہیں وہ بھی خود سے"

"دور۔

وہ اس کی گردن میں بازو حائل کرتے محبت سے اس کی ناک سے ناک سہلاتے ہوئے بولی جواباً وہ پوری شدت سے اس کے گال پہ جھک گیا۔نگینہ اس کی حرکت پہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

کہی بھی نہیں کبھی بھی نہیں مجھے مرتے دم تک آپ میری نگاہوں کے سامنے" چاہیے ہو۔ان ہاتھوں میں مجھے آپکا ہاتھ چاہیے چاہے یہ ہاتھ زندگی کا سفر طے کرتے "بوڑھے کیوں نہ ہوجائے مجھے آپ کے ساتھ ہی ہر لمحہ پار کرنا ہے۔

وہ اس کے ہاتھ کو لبوں سے چھوتے محبت سے بولے تو مارے تشکر سے اس کی آنکھوں میں نمی سی جاگی۔

میں جانتی ہوں بلکل کہ آپ مجھے کبھی بھی کچھ نہیں ہونے دیں گے۔ابھی" "بہت لمبی زندگی ہے جو میں نے آپ کے ہم قدم ہوتے گزارنی ہے۔

وہ عقیدت سے اس کے دونوں ہاتھ چومتے انہیں لبوں سے لگاتے ہوئے بولی۔سرفراز نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

"جب وعدہ نبھانا نہیں تھا نگینہ تو کیا ہی کیوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ایک بار پھر ان کی یاد میں کھوتے اپنے آنسو پہ بند نہ رکھ پائے تھے۔اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی ان کے سینے میں نگینہ کے جانے کا غم تازہ تھا۔

صفورہ کسی کام کے بدولت اپنی کسی دوست کے گھر گئی ہوئی تھی البتہ باقی پورا گھر خالی تھا۔وہ بھی ایک نگاہ پورے گھر پہ دوڑاتے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اندر کی جانب بڑھ گئے لیکن اندر بیٹھی صفورہ کو دیکھتے ان کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔وہ آج خوش تھے بے تحاشہ خوش کیونکہ شاہ زین اتنے عرصے بعد گھر لوٹ رہا تھا ان کی جینے کی واحد امنگ۔وہ ایک بار اپنی زندگی ہارنے سے پہلے اس سے ملنا چاہتے تھے تبھی کچھ سوچتے صفورہ کے پاس چلے گئے۔نیل پینٹ لگاتی صفورہ نے چونک کر ایک نظر اسے دیکھا اور اس سے مکمل طور پہ بے نیازی برتتے خاموشی سے نگاہیں جھکالی۔

"کہیے کیا عرض کرنے والے ہیں۔ضرور اپنے بیٹے کی متعلق ہی کچھ کہنے آئے ہونگے ورنہ کہاں آپ کو میری یاد آتی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ تلخی سے گویا ہوئی۔ سرفراز نے اس کی بات کو سرے سے ہی نظرانداز کرتے اپنی بات کی تمہید باندھی کیونکہ اس کی بابت ایک بات تو وہ اچھے سے سمجھ چکے تھے کہ وہ کوئی بہت ہی ناشکری عورت ہے جنہیں ہر چیز بڑھا کر چاہیے ہوتی ہے۔ جتنا مل جائے اس پہ خوش ہونا اسے نہیں آتا تھا۔

"میں کوئی فضول بات کرنے نہیں آیا بس اتنا کہنے آیا ہوں کہ میرا بیٹا آج اتنے عرصے بعد لوٹ رہا ہے تو مہربانی کرکے یا تو اس سے اچھا سلوک رواں رکھنا یا پھر اسے اپنی شکل ہی مت دکھانا۔"

وہ براہ راست اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔ صفورہ شرربار نگاہوں سے اسے گھورتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا آپ میرا بیٹا میرا بیٹا کرتے رہتے ہیں عاکف بھی آپ ہی کی اولاد ہے لیکن$ نہیں کبھی اس کیلیے تو آپ کے منہ سے پھول نہیں جڑے اتنے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ پھاڑ کھانے والے انداز سے بولی۔اس کے ایک ایک لفظ سے اندازہ ہورہا تھا کہ اسے سرفراز کی بات کس قدر لگی ہے۔

"دیکھو صفورہ یہ لڑائی جھگڑے کا وقت نہیں ہے۔میں نے کبھی ان دونوں میں فرق نہیں کیا۔اگر مجھے شاہ زین ہی عزیز ہوتا صرف تو عاکف کو کیوں آرمی میں بھیجتا میں اسے کبھی بھی شاہ زین کے پیچھے نہیں بھیجتا مگر نہیں میں نے ان دونوں میں کبھی فرق نہیں کیا تم ہی بس ایک سطحی سوچ کی مالک ہو جو تمہارا دل کرتا ہے وہ سوچتی ہو جو دل کرتا ہے کرتی ہو میری بلا سے تم بھاڑ میں جاؤ۔"

وہ غصے کی حالت میں ہانپتے ہوئے بولے۔صفورہ نے ناگواری سے سر جھٹکا۔

"تو میں بھی نہیں چاہتی تھی کہ عاکف آپ کی اس نام و نہار اولاد کے پیچھے چلے لیکن نہیں ایک میری اولاد کو بھی صرف وہی نظر آتا ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ جھنجھلا کر بولی۔ان کے لہجے میں شاہ زین کیلیے فقط ایک ہی جذبہ تھا فقط حقارت کا۔اس کی بات پہ سرفراز کے لبوں کی تراش پہ ایک تمسخرانہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

تم مانو یا نا مانو عاکف میں بھی کہی نہ کہی نگینہ کا عکس ہے۔وہ تم جیسا نہیں" "ہے وہ اپنے بھائی جیسا ہے۔

اس کا ایک جملہ ایک لمحے میں صفورہ کو جلا کر راکھ کرگیا۔وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتی اس کے نزدیک آئی۔

"ڈیڈ۔"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی رد عمل ظاہر کرتی اپنے قریب سے آنے والی آواز پہ ان کے بڑھتے قدم بے ساختہ ٹھٹھکے تھے۔اس نے جوں ہی اپنی ترستی نگاہیں دروازے کی جانب گھمائی وہاں شاہ زین اپنی بھرپور مردانہ وجاہت سمیت کھڑا مسکراتے ہوئے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ کو

All rights reserved to novelslounge.com

دیکھتے ان کے لب خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔صفورہ بیگم نے عاکف کی تلاش میں نگاہیں گھمائی لیکن وہ کہی دکھائی نہیں دیا۔وہ ضبط سے گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"اوہ میرے شیر۔میجر شاہ زین ملک کیسے ہو۔"

وہ اسے سینے میں بھینچتے ہوئے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے بولے تو وہ ان کے طرزِ مخاطب پہ ہولے سے ہنس دیا تھا۔

"آپ کا یہ میجر بلکل ٹھیک ہے۔کیسا لگ رہا ہو ڈیڈ۔"

سرفراز اسے لیتے جوں ہی صوفے پہ بیٹھے وہ شریر لہجہ اپناتے ہوئے بولا۔اس دوران اس نے صفورہ بیگم کو بلکل نظرانداز کیا تھا۔وہ اس کی بے نیازی پہ کڑھ کر رہ گئی۔

آپ کو ہمیشہ سے ہی حسین ہے ماشآاللہ اپنی ماما کی طرح۔خیر اگر عاکف بھی آتا تو"
"ذیادہ خوشی ہوتی اس کی کمی ابھی بہت فیل ہوگی۔

All rights reserved to novelslounge.com

ان کی بات پہ صفورہ بیگم کا ماتھا ٹھنکا تھا مطلب عاکف آیا ہی نہیں تھا۔وہ یہ سنتے لب بھینچ گئی۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی شاہزین کی آواز پہ وہ خاموشی سے سامنے صوفے پہ جگہ سنبھال گئی۔

ڈیڈ میں نے بہت کوشش کی لیکن میس سے چھٹی نہیں مل سکی ورنہ آپ"

"جانتے ہیں میں ضرور اسے ساتھ لے کر آتا۔

وہ چہرے پہ افسردگی طاری کرتے ہوئے بولا۔سرفراز نے اس کی بات پہ سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔وہ دونوں عاکف کے نا آنے پہ خاموشی اختیار کر گئے تھے۔ناجانے کیوں سرفراز کو اپنی طنیعت آج کل ڈل ڈل لگنے لگی تھی۔وہ چاہتے تھے کہ اپنی زندگی میں ہی ایک بار دونوں کو ایک ساتھ دیکھ لیتے ورنہ تو آنکھوں میں حسرت ہی رہ جاتی۔اس سے پہلے کہ وہ مزید افسردہ ہوتے فضا میں دلکش قہقہہ گونجنے کی آواز پہ ان سب نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں عاکف کھڑا پیٹ پہ ہاتھ رکھے مسلسل ہنس رہا تھا۔اس کی حالت سے حظ اٹھاتا شاہ زین

All rights reserved to novelslounge.com

بھی مزید خود پہ ضبط نہ رکھ پایا تبھی قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔صفورہ بیگم تو بے چین دل سمیت اس کے نزدیک گئی اور بے تابی سے اس کا منہ چومنے لگی۔ممتا کے احساس سے ان کی آنکھیں بھیگ گئی تھی۔وہ کبھی اس کی آنکھیں چومتی کبھی گال کبھی ماتھا۔عاکف نے انہیں محبت سے سینے سے لگایا تھا۔اس منظر کو دیکھتے شاہ زین کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا تھا۔وہ خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔اس کی آنکھوں کی بجھتی جوت سرفراز نے بخوبی محسوس کی تھی۔ان کے دیکھنے پہ شاہ زین نے بمشکل مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی۔

"ڈیڈ یو نو یہ سب بھائی کی بدولت ممکن ہوا ہے ورنہ مجھے تو وہ میرے جانی دشمن کبھی نہ بھیجتے۔لیکن بھائی کی ریسورسز یہاں بھی کام آگئی۔"

وہ اب سرفراز کے گلے لگتے انہیں بتارہا تھا۔انہوں نے مسکراتے ہوئے شاہ زین کی جانب دیکھا جو خشمگین نگاہوں سے عاکف کو گھور رہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ڈیڈ ویسے ایسا ممکن ہے کہ میں وہاں سے آؤ اور اسے وہی چھوڑ آؤں۔ میں وہاں" تم سے جیسا مرضی رویہ برقرار رکھوں لیکن رہو گے تو تم میرے چھوٹے بھائی ہی نا"۔

وہ اب اپنا قہقہ ضبط کرتے اس کے بال بگاڑتا ہوا بولا۔ عاکف نے اس کی بات پہ منہ بنایا تھا۔ صفورہ ان تینوں کو ایک نظر دیکھتی غصے سے وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی کیونکہ انہیں صاف صاف یہ اپنی بے عزتی معلوم ہورہی تھی کہ وہ یہاں اکیلی کھڑی ہے اور کوئی ان کی جانب متوجہ ہی نہیں تھا لیکن فلحال وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی کہ یہ دوریاں اور اختلاف بھی انہی کا پیدا کیا گیا ہے۔

ڈیڈ ایک بات تو میں آپکو بتانا بھول ہی گیا یہ جو ہمارے بھائی صاحب ہے نا یہ" کسی لڑکی کو اپنا دل دے بیٹھے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اس لڑکی کو بھائی کو دے دینا چاہیے اتنا انتظار نہیں کرانا چاہیے"۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس کے معنی خیز بات شروع کرتے ہی شاہ زین نے اسے باقاعدہ آنکھیں دکھائی لیکن وہ بائیں آنکھ دباتے اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھا۔ سرفراز صاحب نے اس کی بات پہ حیرت سے شاہ زین کی جانب دیکھا جو آج خاموش بیٹھا سر کھجا رہا تھا۔انہیں حیرت ہوئی تھی کہ یہ ان کی وہی اولاد ہے جو لڑکیوں سے چڑ کھاتا تھا اور آج خود بھی اس سب میں پھنس چکا تھا۔وہ اس کی حالت کا سوچتے قہقہہ لگا اٹھے۔

"کیا یہ سچ بول رہا ہے زین۔"

ان کی آواز پہ شاہ زین نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔عاکف کا یاہووو لاؤنج کی فضا میں گونجا۔شاہ زین نے اس کی گردن کو سختی سے جکڑتے دانت کچکچائے تھے۔

تم اب مجھ سے بچو۔پہنچو ذرا ڈیوٹی پہ ایسی سزا دوں گا نہ کہ دوبارہ ایسی کوئی" حرکت کرنے سے پہلے ہزار بار سوچو گے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی گردن پہ دباؤ بڑھاتا ہوا بولا۔وہ اس کی پکڑ میں کراہ کر رہ گیا۔تکلیف کی شدت سے آنکھیں باہر کو ابلی ہوئی تھی۔

چھوڑو میرے بیٹے کو چہرہ دیکھو اس کا کیسے سرخ پڑرہا ہے اور تم کیسے جکڑ کر بیٹھے"

"ہو اسے۔کونسے بدلے اتار رہے ہو۔

وہ سختی سے اس کا ہاتھ پیچھے جھٹکتی سرد مہری سے بولی۔شاہ زین کی گرفت اس کی گردن پہ ڈھیلی پڑی تھی۔چہرے پہ تکلیف کے اثار نمایاں ہوئے۔مسکراتے لب سکڑ گئے۔

"لیکن میں صرف۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا صفورہ نے ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے ٹوک دیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ماں بس کردیں وہ صرف میرے ساتھ مزاق کررہے تھے۔خود تو آپ کے کسی" سے اچھے تعلقات استوار ہیں نہیں اور آپ میرے اتنے مخلص رشتوں کو بھی ختم کرنا چاہتی تھی یہ انہی کا ظرف ہے کہ آپ کے اس قدر برے برتاؤ کے بعد بھی وہ میری کسی چیز میں کمی واقع نہیں ہونے دیتے اور آپ ہیں کہ انہیں ہی باتیں "سنارہی ہیں۔

عاکف بھی آج ان کی حرکتوں سے عاجز آتے ضبط کھوتے چیخ اٹھا۔صفورہ بیگم نے صدمے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑرہا تھا۔شاہ زین نے اس کا بازو غصے میں جکڑتے آنکھیں دکھائی تھی۔اس دوران سرفراز کا چہرے پہ ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جارہا تھا۔

"تم ان کی بدولت میرے سے زبان لڑا رہے ہو۔"

ان کی خالی خالی آواز پہ عاکف نے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔

All rights reserved to novelslounge.com

میں تم سے مخاطب ہوں کہ تم ان لوگوں کی بدولت اپنی ماں سے زبان لڑا رہے ہو"۔

وہ اب اونچی آواز میں چلائی تھی۔عاکف کا بھی ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوٹا تھا۔

جی ہاں ماما میں ان کے لیے آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں صرف آپ کی بدولت کیونکہ جو محبت اپنائیت مجھے ان رشتوں میں ملی ہے وہ میں آپ میں بھی محسوس نہیں کرپایا ماما"۔

وہ اذیت سے بولتے شرمندگی سے شاہ زین سے نگاہیں چراتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔اس کے جاتے ہی صفورہ بیگم نے اپنی پیشانی مسلتے تنفر بھری نگاہوں سے شاہ زین کو دیکھا۔

کرلی تم نے اپنی منمانی۔چھین لیا نہ میری اولاد کو مجھ سے۔میں بھی تمہارے پاس کچھ نہیں رہنے دوں گی میری بات یاد رکھنا"۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کو سختی سے باور کراتے غصے سے تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔شاہ زین نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی۔معاً اس کی نگاہ سرفراز پہ پڑی جو خاموش بیٹھے خالی خالی نگاہوں سے زمین کو تک رہے تھے۔وہ عجلت میں ان کے پاس بیٹھا۔سرفراز نے اپنے کپکپاتے ہاتھ اس کے سامنے جوڑے تھے۔

"مجھے معاف کردو تمہارا باپ بہت برا ہے۔اپنے کسی بھی رشتے میں انصاف نہیں کرپایا۔تمہاری ماں کو اتنے چاہوں سے اس گھر میں لایا اسے دنیا بھر کی خوشیاں دیکھانا چاہتا تھا لیکن دنیا بھر کی اذیتیں اس کی قسمت میں لکھ دی۔وہ صابر عورت صبر کرتے کرتے اس دنیا سے چلی گئی میں اسے کچھ نہیں دے سکا۔اس عورت کو پہلے اپنی بیوی کے سر پہ لاکر بٹھایا اور تمہارا بچپن سب کچھ تباہ و برباد کردیا۔میں بہت برا باپ ہوں بہت برا۔مجھے معاف کردینا پلیز۔اپنے دل میں میرے لیے کوئی بدگمانی مت لانا پلیز۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ زندگی میں پہلی بار اپنی اولاد کے سامنے جھکتے پھوٹ پھوٹ کر رودیے تھے۔شاہ زین پہلے تو ان کی بات پہ ساکت سا رہ گیا معاً ان کی حالت کے پیشِ نظر انہیں اپنے ساتھ لگاتے کمرے کی جانب چل دیا۔

"آپ نے آج یہ بات کرلی ہے لیکن آئندہ مت کہیے گا کہ آپ نے مجھے کچھ نہیں دیا۔مجھے اتنا اچھا باپ ملا جس نے اپنا آپ ختم کرلیا لیکن مجھے مکمل کردیا پھر بھی آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے کچھ نہیں کیا۔"

وہ ان کے ماتھے پہ لب رکھتا ہوا بولا۔ان کا چہرہ دیکھتے شاہ زین کا دل ہولانے لگا جو برسوں کا بیمار دکھ رہا تھا۔ڈھونڈنے سے بھی ان کے چہرے پہ کوئی رونق نہیں تھی بس خاموشی اور خالی پن تھا۔

"اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ وہ لڑکی کون ہے کہاں رہتی ہے مجھے بتاؤ میں اپنے بیٹے کے سر پہ سہرہ سجاؤں گا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مشفقانہ انداز میں بولے۔شاہ زین نے مسکرا کر ان کی جانب دیکھا جو تجسس بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"ڈیڈ وہ اسلام آباد میں رہتی ہے اور مجھ سے چھوٹی ہے۔بہت باتونی ہے۔بس ہر وقت بولتی ہی رہتی ہے۔کرنل افتخار کی سب سے چھوٹی بیٹی ہے۔اس کا نام عائشہ ہے۔"

اس نے مسکراتے لہجے میں جواب دیا۔عائشہ کا ذکر کرتے اس کے لہجے میں ایک چاشنی سی گھل گئی تھی جو انہوں نے بخوبی محسوس کی تھی۔انہوں نے دل ہی دل میں اس کی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

"تو اس میں تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے میں کل ہی افتخار)کرنل (سے بات کرتا ہوں۔میرا تو یار ہے جلدی سے رخصت کردے گا اپنی بیٹی کو میری جان کیلیے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولے تو شاہ زین نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا۔اس کے بعد وہ دونوں دوسری باتوں میں مصروف ہوگئے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اگلے دن ہی سرفراز نے اپنے کہے کے مطابق افتخار سے بات کی تو انہوں نے بھی اس رشتے سے دلی رضامندی ظاہر کی تھی۔وہ شاہ زین سے بخوبی واقف تھے۔اس کی کارگردگی ان کی نگاہوں کے سامنے تھی اس قدر قابل افسر انہیں یہ رشتہ نہایت ہی مناسب لگا تھا۔اسی طرح دونوں فیملیز کے ملتے ہی آناً فاناً رشتہ طے ہوا تھا۔شاہ زین کے کہے کے مطابق وہ صرف ہی نکاح سادگی سے چاہتا تھا۔اس کی بات پہ عائشہ نے منہ بناتے اختلاف بھی بہت کیا تھا کہ ایک ایک ہی شادی ہوتی ہے وہ بھی دھوم دھام سے نہ ہو تو فائدہ اس کے مطابق شاہ زین ایک سڑا ہوا اکڑو انسان تھا جس کو اپنی شادی کی تقریب میں ہی دلچسپی نہیں تھی۔وہ فلحال شاہ زین کی اپنے لیے پسندیدگی سے ناواقف تھی۔صفورہ بیگم کو جب اس نکاح کے بارے میں علم ہوا تو انہوں نے دل ہی دل میں کچھ سوچتے ناگواری سے سر جھٹکا تھا البتہ عاکف اس رشتے سے بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

تقریباً دو ہفتوں کے انتظار کے بعد وہ دن بھی آ پہنچا تھا جس کا شاہ زین کو بے صبری سے انتظار تھا۔نکاح نامے پہ دستخط ہوتے ہی اس نے ناجانے کتنی بار اس پاک ذات کا شکر ادا کیا تھا۔وہ لڑکی جسے اس نے چاہا تھا وہ اس کی زندگی میں شامل ہونے جارہی تھی ہمسفر کی صورت میں اس سے زیادہ اسے کیا چاہیے تھا۔

ایک بات میری ہمیشہ یاد رکھنا کبھی بھی اپنی زندگی کو کسی غلط فیصلے کی نذر مت کرنا۔ایک لڑکی اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر صرف تمہارے لیے یہاں آتی ہے اسے زمانے بھر کی خوشیاں دینا تمہارا اولین فرض اور ترجیح ہونی چاہیے۔اپنے باپ جیسا مت بننا تم ایک اچھے شوہر ہونے کی نئی مثال قائم کرنا۔"

یہ وہ الفاظ تھے جو سرفراز نے نکاح ہونے کے فوراً بعد اس سے کہے تھے اور اس نے ان الفاظ کو اپنے دل میں درج کرلیے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ جوں ہی کمرے کا دروازہ ہلکے سے وا کرتے اندر داخل ہوا تو وہ غصے کے عالم میں دائیں بائیں چکر کاٹ رہی تھی اور وہ جانتا تھا کہ یہ سب ایمرجنسی رخصتی کی بدولت ہی ہوا ہے۔وہ اپنا دل مضبوط کرتے اس کے نزدیک ہوا اور گلہ کھنکھارتے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔وہ جو ناجانے کتنے وقت سے اسی کے درشن کرنے کے انتشاد میں تھی اس کے گلہ کھنکھارتے ہی سرعت سے اس کی جانب پلٹی اور خونخوار تیور لیے اس کی جانب دیکھا۔

"السلام و علیکم۔"

شاہ زین نے اس کے تیور دیکھتے دھیمے سے سلام کیا۔

السلام و علیکم گیا بھاڑ میں پہلے مجھے یہ بتائیں کہ یہ کیا حرکت تھی۔پہلے میری" شادی جو گرینڈ کرنے کا شوق تھا وہ ختم کروادی اس کی جگہ یہ سادہ سا نکاح اس کے بعد رخصتی میری پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہونی تھی وہ بھی ختم کردی اور

All rights reserved to novelslounge.com

رخصتی آج کرلی۔یہ کیا بات ہوئی مجھے ابھی آپ جیسے کھڑوس کے پاس نہیں آنا تھا مجھے ابھی پڑھنا تھا۔میرے خوابوں کو ملیامیٹ کردیا ہے آپ نے۔"

وہ بغیر سٹاپ لگائے مسلسل بول رہی تھی جبکہ شاہ زین مسکراتی نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا جو پور پور اس کے لیے سجائی گئی تھی۔ناک میں پہنی نتھ اس کے بولنے کی بدولت جب لبوں کو چھوتی ایک لمحے کیلیے اس کا ایمان ڈگمگا جاتا۔وہ تک ٹک لودیتی نگاہوں سے اس کے نین نقش دیکھ رہا تھا۔

"کہاں گھوگئے ملک صاحب کہی میری خوبصورتی کے آگے ڈگمگا تو نہیں گئے۔"

وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے شاکی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔اس کی بات پہ شاہ زین کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔عائشہ نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا تھا۔

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے مسلسل ہنستا پاکر تنک کر بولی۔شاہ زین نے ایک ہی جست میں فاصلہ مٹاتے اسے اپنی جانب کھینچا۔

"جب اس ذات نے آپ جیسی من موجی اور من موہنی صورت میرے نصیب میں لکھ دی ہے تو مسکرانا تو مجھ پہ واجب ہے نا۔"

وہ اس کی پیشانی کو ہولے سے لبوں سے چھوتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔عائشہ کے دل کے دھڑکن تیز ہوئی اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پلکوں کی جھالر اٹھاتے اس کی جانب دیکھا جو پرشوق نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔وہ گڑبڑا کر اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔شاہ زین نے اس کے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوا تو وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔

"میری ذات بہت تنہا ہے۔بے رنگ ہے میں اس میں رنگ بھرنا چاہتا ہوں۔"

وہ اس کے کان کی لو کو ہولے سے چھوتے مدھم سی سرگوشی کرنے والے انداز میں گویا ہوا۔اس کے لہجے میں ایک خالی پن سا تھا۔عائشہ کے دل کی دھڑکن

All rights reserved to novelslounge.com

بے ساختہ رکی۔اس نے اس کی پل پل بڑھتی جسارتوں پہ سرخ چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"لائیں دیں مجھے رنگ بھروں۔"

وہ ان گزرے فسوں خیز لمحات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔شاہ زین نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا اور ایک نظر اس کی پھیلی ہوئی شفاف ہتھیلی کو۔

"کیا دوں۔"

وہ ہونق پن سے گویا ہوا اور اس کی ہتھیلی پہ اپنا لمس چھوڑا۔اس کا پور پور سنسنا اٹھا۔

"کلرنگ کٹ۔میری ٹیچر کہتی تھی کہ میں رنگ بہت اچھے بھرتی ہوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ آنکھیں جھپکاتے بھولپن سے بولی۔شاہ زین اس کی بات پہ ایک بار پھر ضبط کے باوجود قہقہہ لگا اٹھا۔عائشہ نے مدھم سا مسکراتے چہرہ جھکایا تھا اور دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی کیونکہ وہ ہنستے ہوئے بے تحاشہ پیارا لگ رہا تھا۔

"لیکن مجھے تو یہ رنگ برنگی تتلی چاہیے جو اپنے پروں میں مجھے سمیٹ لے جو صرف میری بن کر رہیں جو اپنے ان خوبصورت رنگوں میں مجھے رنگ دے۔"

وہ اس کی گال سے ناک سہلاتا ہوا بوجھل لہجے میں بولا۔اس کا انداز بھی بہکا بہکا تھا۔عائشہ نے اس کی گرم سانسوں کی تپش اپنی گردن پہ محسوس کرتے آنکھوں کو سختی سے میچ کر کھولا۔شاہ زین اس کی حالت سے حظ اٹھاتے مدھم سا ہنس دیا۔یہ لڑکی پل پل اپنے بدلتے رنگوں سے اسے دیوانا کررہی تھی۔

"آپ اتنا فرینک کیسے ہیں پہلے مجھے یہ بتائیں کیونکہ میرا نہیں خیال کہ ہم پہلے کبھی ملے ہو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اپنے دل کی بات زبان پہ لے ہی آئی۔شاہ زین نے سمجھنے والے انداز میں ٹھوڑی کھجائی اور قدم پیچھے کی جانب بڑھانے لگا۔عائشہ نے سہم کر اس کی جانب دیکھا اور اپنے قدم بھی پیچھے لینے لگی معاً اپنی پشت دیوار سے لگتے دیکھ وہ سانس روک گئی۔

میں تو پہلے مل چکا ہوں آپ سے۔آپ شاید جان کر بھی انجان بن رہی ہیں"

"محترمہ۔

All rights reserved to novelslounge.com

۔وہ اس کی بات پہ بھونچکااس نے اس کا ڈوپٹہ درست کرتے اس پہ انکشاف کیا رہ گئی۔اس نے اپنے دماغ پہ ذور ڈالا لیکن چاہنے کے باوجود بھی کچھ ذہن میں نہیں آیا تھا ۔

"ویسے اتنی ذبردست اداکاری کہاں سے سیکھی ڈارلنگ۔"

وہ اس کی آنکھوں کو چھوتا مدھم لہجے میں بولا اور اس کے دونوں اطراف میں دیوار پہ ہاتھ جماتے اس کے نزدیک ہوتے معمولی سا فاصلہ بھی سمیٹ گیا۔

اتنی جلدی ڈر گئی محترمہ ہوا پھس ہوگئی کیا۔چلو بتاؤ ہم کہاں ملیں تھے اس سے" "پہلے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا مذاق اڑانے والے انداز میں بولا تاکہ وہ چڑ جائے اور ہوا بھی کچھ یوں ہی وہ اس کی توقع کے عین مطابق چڑ بھی گئی تبھی کسمسا کر خود کو اس کے حصار سے چھڑوانے لگی۔شاہ زین نے اپنی گرفت اس کی کمر کے گرد مزید مضبوط کردی۔

آپ سے ڈرتی ورتی نہیں میں۔بس ترس کھارہی تھی آپ پہ اور ہم میں میں پارٹی" "پہ ملیں تھے لیکن آپ کیسے جان گئے کہ میں ڈرامہ کررہی۔

وہ اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے منہ بناتے ہوئے آخر میں نا سمجھی سے بولی۔شاہ زین نے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کا ہولے ہولے لرزتا سراپا اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا۔

ترس ہی کھالو محترمہ مجھ پہ مجھے وہ بھی منظور ہے لیکن بس اپنا آپ مجھے سونپ" کر میرے دل میں اٹھتے طوفان کو دبا دو جو مچل مچل کر تمہیں اپنا بنانے کی گزارش کر بیٹھا تھا اور اب جب تم میری نگاہوں کے عین سامنے میرے کمرے میں موجود

All rights reserved to novelslounge.com

ہو تو میں کیسے اپنی نگاہوں کو بھٹکنے سے باز رکھ سکتا ہوں۔اسی لیے تم ترس کھالو پوری طرح مجھ پہ مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔"

وہ اس کی گردن میں چہرہ چھپاتے خمارآلود لہجے میں بولا۔عائشہ نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچا تھا مگر اس کی ترس والی بات پہ تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔

اللہ نہ کرے کبھی ایسا ہو کہ میں آپ پہ ترس کھاؤں آپ تو میرے مجازی خدا" ہے۔میں تو بس ایسے ہی ناراضگی کا اظہار کررہی تھی لیکن جب سامنے کھڑا شوہر آپ کے جیسا حسین ہو تو پھر ساری ناراضگی ہوا ہوجاتی ہے جیسے میری ہوگئی تھی۔مجھے آپ کے سکون کیلیے اتارا گیا ہے تو میں آپ کو سکون فراہم کرنے کا ذریعہ بنوں گی یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔"

وہ شریر لہجے میں بولتی آخر میں شرماتے اس کے سینے میں چہرہ چھپاگئی۔شاہ زین نے تشکر سے آسمان کی جانب دیکھتے اس کے بالوں پہ ہولے سے لب رکھے

All rights reserved to novelslounge.com

تھے۔عائشہ اس کے حصار میں خود کو پرسکون محسوس کرتے آسودگی سے آنکھیں موند گئی۔

اگلے دن سب ناشتے کی ٹیبل پہ خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے معاً شاہ زین کو سرفراز کی کمی شدت سے محسوس ہوئی اس نے ان کی تلاش میں نگاہیں گھمائی لیکن وہ کہی دکھائی نہیں دیے۔صفورہ خاموشی سے ناشتہ کرنے کے دوران موبائل استعمال کرنے میں مصروف تھی۔عائشہ انہیں ایک نظر دیکھتی ناک منہ چڑھا گئی۔عاکف نے اسے آنکھیں دکھائی تو وہ بے نیازی سے سر جھٹک گئی۔

"عاکف ڈیڈ کہاں ہے۔"

اس نے براہ راست عاکف کو مخاطب کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

بھائی میں گیا تھا ان کے پاس ان کی بدولت کچھ ٹھیک نہیں تھی سو رہے تھے"
"تبھی واپس لوٹ آیا۔

اس نے تفصیل سے جواب دیا۔شاہ زین خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتے کرسی کھینچتے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں دیکھتا ہوں ڈیڈ کو۔"

اس سے پہلے کہ وہ ان کے کمرے میں جاتا اپنے مضبوط ہاتھ پہ کسی کی نرم نرم گرفت محسوس کرتے اس نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں عائشہ اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔"

وہ بھی ایک نگاہ صفورہ پہ ڈالتے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس نے محسوس کیا تھا کہ وہ جب سے یہاں آکر بیٹھی تھی اس وقت سے انہوں نے ایک تو ٹھیک طرح سے سے

All rights reserved to novelslounge.com

مخاطب نہیں کیا تھا اور دوسرا ان کی نگاہیں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اسے۔شاہ زین نے اس کے نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا اور مسکراتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیتا سرفراز کے کمرے کی جانب چل دیا۔عائشہ نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا جو اس کی بات بنا کہے ہی جان گیا تھا۔کمرے میں قدم رکھتے ہی شاہ زین کو کسی غیر معمولی پن کا احساس ہوا۔اس نے سرعت سے سوئچ بورڈ سے لائٹ جلاتے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے جہاں وہ چت لیٹے سو رہے تھے۔

"ڈیڈ۔"

شاہ زین نے انہیں پکارا لیکن جواب میں وہ خاموش رہے۔اس نے بے ساختہ ان کا بازو ہلایا لیکن وہ بے جان سا ہوتے بائیں جانب لڑھک گیا۔شاہ زین کا دل ایک لمحے کو سکڑ کر پھیلا۔اس نے خالی خالی نگاہوں سے عائشہ کی جانب دیکھا جو اس کے شانے پہ ہاتھ رکھے تفکر سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"ڈیڈ اٹھیں آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ انہیں مسلسل ہلاتے بول رہا تھا جیسے وہ ابھی اٹھتے اسے سینے سے لگائیں گے۔

"ڈیڈ مت کریں ایسا مذاق پلیز۔"

وہ ان کی نبض ٹٹولتے بھرائے لہجے میں گویا ہوا لیکن دوسری جانب سے صرف خاموشی تھی جامد خاموشی۔اس کا رنگ پیلا پڑتے جسم ٹھنڈا یخ ہورہا تھا۔اس نے جوں ہی ان کی نبض چیک کی جو بلکل خاموش تھی وہ بے دم سا ہوتے گھٹنوں کے بل ان کے پاس بیٹھا تھا۔

"عاشی یہ دیکھو یہ جاگ نہیں رہے۔یہ ایسا کیسے کرسکتے ہیں۔"

اس اچانک صورتحال پہ وہ بھی بوکھلاگئی تھی تبھی روتے روتے اس کے گال پہ بہنے والے آنسو پونچھنے لگی۔شاہ زین نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔وہ ان کے بیڈ کے قریب بیٹھتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رودیا۔اس سے پہلے کہ عائشہ اس کے قریب بیٹھتے اسے سنبھالتی اس کا ڈوپٹہ لگنے کی بدولت ایک کاغذ سائیڈ ٹیبل

All rights reserved to novelslounge.com

سے کارپیٹ پہ گرا تھا۔اس نے سسکی بھرتے کاغذ نجانے کیا سوچتے کھولا لیکن اسے پڑھتے اس پہ لکھی تحریر اس کا دل زخموں سے بھر گئی تھی۔

"میں جانتا ہوں کہ اب میرے بیٹے کی زندگی میں اس کی زندگی آگئی ہے۔بس میں اس سے ایک ہی التجا کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بیٹے کا بہت سارا خیال کرنا۔اسے زمانے بھر کی خوشیاں دینا وہ شروع سے ہی بہت تنہا رہا ہے۔وہ کسی کو کچھ نہیں کہتا لیکن میں باپ ہوں نا اس کے دل پہ رقم تحریر اس کی آنکھوں کے ذریعے پڑھ لیتا تھا۔کل سے عجیب سی گھٹن تھی وجود میں لیکن میں نے اسے نہیں بتایا میں نہیں چاہتا تھا کہ اسے میرے بارے میں علم ہوتا اور اس کی زندگی کا سب سے بڑا دن خراب ہوجاتا۔اب میں سکون سے جاسکتا ہوں کیونکہ میری بیٹی ہے میرے بیٹے کا خیال کرنے کیلیے۔

"ایک بدنصیب باپ۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تحریر پڑھتے اس کاغذ کو مٹھی میں بھینچتے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔اس کی آواز پہ شاہ زین نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔عائشہ گھٹنوں کے بل چلتی اس کے نزدیک آئی اور اسے اپنے سینے میں بھینچ گئی تھی۔وہ بھی ضبط کھوتے مزید بری طرح رودیا تھا۔اتنی دیر میں ان کی چیخیں سنتے صفورہ اور عاکف بھی اندر آچکے تھے۔اندر کی صورتحال دیکھتے وہ دونوں بھی ایک لمحے کو کنگ رہ گئے۔عاکف تو انہیں جھنجھوڑتے اٹھارہا تھا اس کے برعکس صفورہ بیگم کی اگ برساتی نگاہیں عائشہ پہ جمی تھی۔

"آگئی ناگن ڈس لیا میرے شوہر کو منحوس نے۔ختم کردیا سب کچھ اس نے۔"

اس سے پہلے کہ وہ عائشہ پہ جھپٹا مارتی شاہ زین نے ایک ہی جست میں انہیں پیچھے کی جانب دھکیلا تھا۔وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔

بس مزید ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نکالا نہ تو یہ جو لحاظ اتنے برس کا میں رکھ کر بیٹھا ہوں نا چکنا چور ہوجائے گا۔یہ نہیں ہے ذمہ دار ڈیڈ کے جانے کی بلکہ آپ

All rights reserved to novelslounge.com

ہیں۔آپ ہیں ناگن جس نے پہلے میری ماں کو ڈسا پھر میرے باپ کو اور اب میری بیوی پہ پھن پھیلائے بیٹھی ہیں۔سب کی باری میں خاموشی اختیار کر کے بیٹھ گیا لیکن اب اپنے سے جڑے اس واحد رشتے سے دست بردار میں کسی صورت نہیں ہونگا میری بات یاد رکھیے گا صفورہ بیگم۔آج آپ کی بے حسیوں نے ہم سب کو اس مقام پہ لا کر کھڑا کردیا ہے۔صرف آپ کی بدولت۔میری بیوی پہ اٹھنے والی ہر "بری نگاہ والے کی میں آنکھیں نوچ لوں گا سمجھی۔

وہ ان کی جانب انگلی اٹھاتے پتھریلے لہجے میں بولا۔آنکھیں حد درجہ سرخ پڑرہی تھی۔عائشہ نے کانپتے ہوئے اس کا مضبوط بازو جکڑا۔شاہ زین نے اس کے گرد حصار قائم کیا اور ایک نم نگاہ سرفراز پہ ڈالی جو اپنی زندگی کا مقصد پورا کرتے جاچکے تھے۔عاکف بھی آج خاموش تھا بلکل ساکت کیونکہ شاہ زین کی ایک ایک بات بجا تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے جوں ہی نیم واں کمرے میں قدم رکھا۔کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔وہ ایک نظر بیڈ پہ بیٹھے وجود کو دیکھتے اندر داخل ہوئی اور دروازہ بند کرتے بیڈ کے قریب آتے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے اسے دیکھے گئی جو بیڈ پہ نیم دراز آنکھوں پہ بازو رکھے بیٹھا تھا۔اس نے خاموشی سے اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھالی۔

زین۔

اس نے ہولے سے اس کا شانہ ہلایا لیکن وہ ہنوز ویسے ہی پڑا رہا۔عائشہ نے ترحم بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔آنکھوں میں آنسو نے ڈیرہ جمایا تھا لیکن وہ ہمت متجمع کرتے اپنے آنسوؤں پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے رہی۔

زین پلیز یہ کھانا کھالیں۔آپ نے پرسوں رات سے ٹھیک سے کچھ نہیں کھایا۔

وہ اس کے چہرے سے بازو ہٹاتی منت کرنے والے انداز میں گویا ہوئی۔شاہ زین نے اس کی حرکت پہ چونک کر اس کی جانب دیکھا اور خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔اس کے برعکس عائشہ اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

شاہ زین۔

اس کی بھرائی آواز پہ شاہ زین نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا جو ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا۔

اس نے بھاری لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

پلیز خود کو سنبھالیں۔کیوں اپنی طبیعت پہ کومپرومائز کررہے ہیں۔میں یہاں کس کیلیے لائی گئی ہوں زین۔آپ اب مجھ پہ بھی دھیان نہیں دے رہے۔

اب وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے بول رہی تھی۔شاہ زین نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔اس دن کے بعد سے صفورہ نے کسی متعلق کوئی بات نہیں کی تھی مگر عائشہ نے جیسے پورے گھر کو سنبھالا تھا جو سراسر قابلِ تعریف تھا۔سرفراز کے جانے کے غم سے تو گویا سب نچڑ کر رہ گئے تھے۔سب نے خود کو کمرے کی حد تک محدود کرلیا تھا۔شاہ زین نے مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھا اور اس کی پیشانی کو ہولے سے چھوا تھا۔

کل امی آئی تھی تو ان کے ساتھ گئی کیوں نہیں۔میں نے کہا تھا نہ کہ چلی جانا۔یہاں کا ماحول ایسا رہے گا مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگے گا ایسے عاشی۔

اس نے عائشہ کے بال سنوارتے استسفار کیا جواباً اس نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

آپ کو میں ایسی لگتی ہوں کہ یہاں آپ تکلیف میں ہیں اور میں منہ اٹھا کر اپنے گھر چلی جاؤں۔

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔شاہ زین ناچاہتے ہوئے بھی دھیما سا مسکرایا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

یہ تکلیف اب کی تھوڑی ہے برسوں کی ہے گزارا ہو ہی رہا تھا نا اب بھی ہوجائے گا اس میں کیا مسئلہ ہے۔

وہ اس کا گال سہلاتے ہوئے درد بھرے لہجے میں بولا۔عائشہ اس کی حالت کے پیشِ نظر اس کے سینے سے جالگی۔شاہ زین نے ایک نظر اپنے سینے سے لگی شریکِ حیات کو دیکھا اور اسے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

میں ہوں نا آپ کا درد تکلیف بانٹنے کی خاطر تو کیوں خود کو اکیلا گردان رہے ہیں آپ۔میں آج بھی آپ کے پاس ہوں اور ہمیشہ آپ کے پاس ہی رہوں گی زین۔

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی اپنائیت بھرے لہجے میں بولی۔زین نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

سب یہی کہتے ہیں لیکن عمل کوئی نہیں کرتا دیکھا نہیں ڈیڈ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔اور یہاں مجھے اکیلا کرگئے۔انہوں نے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ میں ان کے بغیر کیسے رہوں گا بہت ہی قیمتی سرمایہ تھا میرا وہ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولا۔عائشہ نے ہولے سے اس کے بال سہلائے تھے لیکن اس کی بات پہ اسے خفگی سے گھورنا نہ بھولی۔

آپ نے ابھی تک اس بات کو سمجھا ہی نہیں زین وہ آپ کو اکیلا کر کے نہیں گئے بلکہ آپ کو میرے سے باندھ کر گئے ہیں۔آپ کو مجھے سونپ کر گئے ہیں میں کیسے اس چیز سے دستبردار ہو سکتی ہوں۔

شاہ زین اس کی بات پہ کئی لمحے تو یک ٹک اسے دیکھتا رہا جو اسے پہلی نظر میں کس قدر لاابالی سی لگی تھی لیکن وہ اس قدر سمجھداری کا مظاہرہ کرے گی یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

عاشی ہم اپنے بچوں کو بہت سارا پیار دیں گے ہم ان سے ایک ایک لمحہ بانٹیں گے۔ہم کھل کر ان لمحات کو جیئے گے۔تم ایک بہت اچھی ماں بن کر انہیں پالنا اور میں اپنے بیٹے کو تو لازماً اس وطن کے سپرد کروں گا تاکہ اسے اس ملک سے محبت کا اندازہ ہو۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ حسرت بھرے لہجے میں بولتے ایک لمحے کو اسے بھی ساکت کرگیا۔اس نے بھیگی نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا جس کا ایک ایک لفظ اس کے احساسات کی ترجمانی کررہا تھا کہ وہ گزرے دنوں میں کس قدر تنہا تھا۔وہ بے ساختہ جھکی تھی اور اس کی بھیگی آنکھوں کو چوم گئی۔

انشاآللہ ہم سب کچھ ایک ساتھ کریں گے انہیں کسی کی بھی شفقت سے محروم نہیں ہونے دیں گے۔

وہ پریقین لہجے میں بولتے اس کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ دڑواگئی تھی۔عائشہ کی صورت دیکھتے کئی آنسو شاہ زین کی آنکھ سے نکلتے گال پہ بہہ گئے۔

دن اسی طرح سبق رفتاری سے گزر رہے تھے۔صفورہ بیگم اپنے کام سے کام رکھنا پسند کرتی تھی۔عاکف اور شاہ زین یونٹ سے ایمرجنسی بلاوے کی صورت میں واپس جاچکے تھے۔اب ان کو گئے بھی سات ماہ کا عرصہ بیت چکا تھا۔اس کے جانے

All rights reserved to novelslounge.com

سے قبل ہی ان دونوں کو ماں باپ بننے کی خوشخبری ملی تھی۔شاہ زین تو خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر عائشہ کے گھٹنوں سے لگ کر بیٹھ جائے۔عاکف کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔گھر کا پہلا پہلا بچہ تھا تبھی سب نے اسے ہاتھوں کا چھالہ بنایا ہوا تھا ماسوائے صفورہ کے۔وہ اج بھی اس سے اتنی ہی نفرت کرتی تھی جیسے پہلے دن کرتی تھی۔

میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ کہی نہ جاؤ میں اس احساسات کو محسوس کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ وطن کی محبت میرے لیے سب سے اوپر ہے اسی لیے جانا پڑرہا ہے۔

وہ اسے اپنے حصار میں لیے محبت بھرے لہجے میں بولا۔عایشہ کے چہرے پہ گلال سا بکھرا۔اس نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا۔

جلدی کریں عاکف تیار کھڑا ہوگا۔

وہ اس کا بیگ بند کرتے تحکم بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔شاہ زین نے بھنویں اچکاتے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ رونق ہی الگ

All rights reserved to novelslounge.com

تھی۔یہ سب کچھ اسی کی محبت کی بدولت تھا کہ وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نکھرتی چلی جارہی تھی۔

میں تمہیں ساتھ لے جاتا لیکن اس کنڈیشن میں سفر ممکن نہیں ہے۔ویسے بھی تمہاری ماما آجائیں گی میرے جانے کے بعد تو اپنا اور ہمارے بچے کا پورا پورا خیال رکھنا۔اچھی سے اچھی ڈائیٹ لینا تاکہ وہ شروع سے ہی صحت مند ہو۔کبھی بھی کسی بھی وقت کسی بھی قسم کی پریشانی ہو تو بلا جھجھک مجھے فون کرنا اگر تو میں ڈیوٹی پہ نہ ہوا تو ضرور فون اٹھاؤں گا۔

وہ اس کا گال سہلاتے اپنائیت بھرے لہجے میں بول رہا تھا جبکہ وہ مسکراتے ہوئے بنا پلک جھپکائے اس کی روز والی باتیں سن رہی تھی۔اس کے جانے کی خبر سے دل تو بہت اداس تھا لیکن وہ خود کو مضبوط کرگئی تھی تبھی لبوں کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی مسکرارہی تھی۔چند گھنٹے بعد ہی وہ اس سے ملتے وہاں سے چلا گیا تھا۔عائشہ کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

بھابھی۔

معاً عاکف کی آواز پہ اس نے چونک کر کھڑکی سے نگاہیں ہٹاتے اس کی جانب دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹنے والی ہوگئی جبکہ ہاتھ بے یقینی کی کیفیت میں لبوں پہ آن ٹھہرے۔اس کی غیر متوقع آمد پہ عائشہ کا دل خوش گمانیوں میں گھرنے لگا تھا۔

عاکف تم کب آئے اور کیسے۔کیا شاہ زین بھی آئے ہیں۔

اس نے اپنے بھرے بھرے وجود پہ ڈوپٹہ اچھے سے لپیٹتے بے چینی سے اتنے سارے سوالات کر ڈالے تو عاکف اس کی حالت کے پیشِ نظر نفی میں سر ہلاگیا۔عائشہ کا سارا جوش جھاگ کی مانند بیٹھ گیا جبکہ وہ اس کی آمد پہ نم نگاہوں سمیت ہنس دی تھی۔البتہ صفورہ ابھی عاکف کی آمد سے پوری طرح بے خبر تھی۔اگر انہیں اندازہ ہوتا کہ عاکف ان سے ملے بغیر ہی عائشہ سے ملنے کی خاطر چلا گیا ہے تو وہ قیامت برپا کردیتی۔

All rights reserved to novelslounge.com

یہ دیکھیں بھائی نے آپ کیلیے کیا بھیجا ہے۔

وہ بیڈ پہ رکھے بیگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔عائشہ کی آنکھیں اس کی بات پہ چمک اٹھی تھی۔اب وہ بیڈ پہ بیٹھتے عاکف کے ساتھ وہ سارا سامان دیکھنے میں مصروف تھی جو اس نے نہایت ہی محبت سے اپنے آنے والے بچے کیلیے خریدا تھا۔

آپ کو معلوم ہے بھابھی اتنی ٹف روٹین میں بھی بھائی جب موقع ملتا تھا وہاں سے شاپنگ کرنے نکل پڑتے تھے۔بھائی بے تحاشہ خوش ہیں اور وہ یہ بھی کہ رہے تھے کہ جیسے بھی وہ فری ہوئے وہ انشآاللہ جلد ہی آپ سے ملنے آئیں گے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سنجیدگی سے اسے اطلاع دے رہا تھا اور عائشہ بھیگی مسکراہٹ سمیت اسے سننے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد وہ صفورہ سے ملنے کی خاطر کمرے سے نکل گیا جبکہ وہ اس کی بھیجی گئی ایک ایک چیز کو چھو کر محسوس کررہی تھی جیسے اس میں اس نے اپنا احساس بھیجا ہو۔

مل گیا تمہیں خیال اپنی ماں سے ملنے گا یا بس اس فاحشہ کے پلو سے بندھنے آئے تھے۔

صفورہ اسے زینے اترتا دیکھ نہایت ہی ناگواری سے چیخ کر بولی۔عاکف نے ان کی بات پہ تڑپ کر ان کی جانب دیکھا جن کی زبان ابھی بھی عائشہ کیلیے زہر ہی اگل رہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

ماما پلیز الفاظ کا چناؤ درست کریں اور مجھے کوئی انتہائی قدم اٹھانے پہ مجبور مت کریں۔

وہ سختی سے انہیں ٹوک اٹھا جبکہ اس کے تعاقب میں ہی زینے اترتی عائشہ کا رنگ فاحشہ لفظ پہ سرعت سے پھیکا پڑا تھا۔عاکف اس کی بدلتی رنگت دیکھ گھبرا گیا۔

تو اور کیا کہوں اور تم اپنی ماں کو کیوں دھمکیاں دے رہے ہو۔میری اولاد ہوتے تو سیدھا اپنی ماں کے پاس آتے نا کہ اس لڑکی کے پاس جس نے پہلے اس لڑکے کو اور اب اس کی غیر موجودگی میں تمہیں قابو کیا ہوا ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

ان کی بات پہ عائشہ کے وجود میں درد کی ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔وہ اپنے وجود پہ ہاتھ رکھتے لڑکھڑائی تھی۔عاکف نے سرعت سے اس کے قریب پہنچتے عائشہ کو سہارا دیا ورنہ ناجانے کیا ہوجاتا۔صفورہ ایک سرد نگاہ ان دونوں پہ ڈالتے تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی جبکہ عائشہ کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔وہ فق چہرے سمیت عاکف کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔آنسو آنکھوں سے کب رواں ہوئے اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

زین۔

اس کے لبوں سے ایک اذیت سے بھرپور سسکی نکلی تھی۔عاکف نے آنکھیں میچتے نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا وہ اسے اپنی بہن مانتا تھا اور یہاں اسی کی سگی ماں نے ان دونوں پہ اتنا غلط الزام لگانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی بغیر اس کی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

حالت کی پرواہ کیے۔اس کی بگڑتی حالت دیکھ عاکف نے اسے ہسپتال لے جانا ہی بہتر سمجھا۔

بھابھی آپ خود کو اچھے سے کور کریں ہم ابھی ہسپتال چلتے ہیں۔

وہ اسے ہدایت کرتے اپنے کمرے کی جانب بھاگا تھا۔عائشہ نے تکلیف سے اسے دیکھتے خود کو بڑی سی چادر میں اچھے سے لپیٹا۔وہ جوں ہی واپس آیا عائشہ نے بے چینی سے اس کی جانب دیکھا جو اب اسے سہارہ دیتے اٹھانے کی تگ و دو میں تھا۔

عاکف شاہ زین۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی سرسراتی آواز پہ عاکف کے باہر کی جانب بڑھتے قدم بے ساختہ ٹھٹھکے تھے معاً وہ کوئی جواب دیے بغیر اسے لیتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔چند ساعتوں بعد اس کی گاڑی ہوا سے باتیں کررہی تھی۔وہ ذرا ذرا سی دیر بعد ایک نظر عائشہ پہ ڈالنا نہ بھولتا جو تکلیف سے کراہ رہی تھی۔ہسپتال پہنچتے ہی اسے ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا گیا۔عاکف نے اپنی نگاہیں پریشانی سے بند کمرے کے باہر ٹکادی۔شاہ زین بھی یہاں نہیں تھا جو سب سنبھال لیتا اس لمحے اسے اس کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی۔

ایکسکیوزمی آپ پیشنٹ کے ساتھ ہیں۔

All rights reserved to novelslounge.com

ایک نرس نے قریب آتے سوال کیا۔عاکف نے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا۔

دیکھیں ویسے تو ان کا ساتواں مہینہ ہے لیکن ان کی بگڑتی حالت دیکھ ہمیں ابھی اسی وقت آپریشن کرنا ہوگا۔

وہ اسے اطلاع دیتی دوبارہ اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ بے دم سا بیٹھا دل ہی دل میں ان دونوں کی سلامتی کیلیے دعاگو تھا۔

تقریباً گھنٹے کے جان لیوا انتظار کے بعد ڈاکٹر نے ایک ننھا سا مہمان آنے کی نوید سنائی تھی اود نیلے کمبل میں لپٹا وجود اس کی جانب بڑھایا تھا۔اس نے جوں ہی اس کے چہرے سے کمبل ہٹاتے اس کا چہرہ دیکھا وہ ہو بہو اپنی ماں پہ گیا

All rights reserved to novelslounge.com

تھا۔جلدی پیدائش کی بدولت اس کی گروتھ ابھی زیادہ نہیں تھی وہ بلکل ننھا سا وجود تھا۔

ڈاکٹر بھابھی۔

اس نے چونک کر عائشہ کے متعلق استسفار کیا۔

جی وہ بھی بلکل ٹھیک ہے ابھی کچھ دیر میں کمرے میں شفٹ کردیں گے انہیں پھر آپ مل سکتے ہیں۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ پیشہ وارانہ انداز میں مسکرا کر بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد عاکف جوں ہی کمرے میں اس سے ملنے کی خاطر گیا وہ نقاہت سے زرد چہرہ لیے آنکھیں موندے لیٹی تھی۔کسی کی قدموں کی آہٹ پہ اس نے موندی موندی آنکھیں کھولی تو عاکف اپنے ہاتھوں میں ایک وجود لیے اسی کا منتظر تھا۔اس کے بولنے پہ نرس نے اسے سہارہ دیتے تکیے کے ساتھ لگا کر بٹھایا وہ نیم دراز ہوتے عاکف کی جانب ہاتھ پھیلا گئی۔اس دوران اس کی آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔عاکف نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ناجانے صبر کے کن مراحل سے گزر رہی تھی جس وقت ایک عورت کو شوہر کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس وقت میں وہ لڑکی اکیلی ہی یہ جنگ لڑرہی تھی بغیر ماتھے پہ شکنیں لائے۔وہ چپکے سے اپنی آنکھ سے نکلتا آنسو پونچھ گیا۔وہ کرنل افتخار کو پہلے ہی اطلاع دے چکا تھا تبھی عائشہ کی امی افراتفری میں یہی آنے والی تھی۔شاہ زین نے ڈیوٹی پہ ہونے کی بدولت فون نہیں اٹھایا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

عائشہ بار بار اس کے ننھے منھے ہاتھوں کو چومتے اس احساس کو محسوس کرتے ہولے سے ہنس دیتی۔

دو دن ہسپتال میں رکھنے کے بعد اسے چھٹی دے دی گئی تھی مگر اس بار وہ اکیلی نہیں تھی اس کی ماں بھی اس کے ساتھ تھی۔عاکف جو صرف تین دنوں کی چھٹیوں پہ آیا تھا اب واپس جانے کی تیاریوں میں تھا۔

بھابھی آپ ماما کی باتوں کو دل پہ مت لیجیے گا ناجانے ان کے ذہن میں ایسا کونسا خناس بھرا ہوا ہے جو ہم سب کی سمجھ سے باہر ہے۔پہلے ہی انہوں نے مجھے

All rights reserved to novelslounge.com

میری ہی نگاہوں میں گرادیا ہے اب آپ پلیز بھائی کے سامنے اس بابت ذکر کرتے مجھے مزید میری نگاہوں میں مت گرائیے گا۔

جاتے جاتے وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے درد بھرے لہجے میں بول رہا تھا۔

عاکف بھائی آپ پریشان مت ہو۔میں ان باتوں کو دل پہ نہیں لیتی جس کی میری نگاہوں میں کوئی اہمیت نہ ہو۔آپ اپنا موڈ فریش کرتے واپس جائیے اور ہوسکے تو شاہ زین سے میری بات کروادیجیے گا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بولتے بولتے آخر میں شدت جذبات سے رو پڑی۔عاکف اسے تسلی دیتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور بچے کو پیار کرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ماما آپ اب تک کیسے پاپا کے جانے کے بعد رہ لیتی ہیں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اتنا عرصہ دور رہنا اب دیکھیں نا اسے پیدا ہوئے بھی ہفتہ ہوگیا ہے لیکن وہ ابھی تک نہیں آئے اور نہ ہی کوئی فون کیا۔

وہ اپنی ماں کے شانے سے لگی روتے روتے بول رہی تھی۔انہوں نے اس کے شانے کے گرد حصار باندھتے اس کی پیشانی کو ممتا بھرے انداز میں چوما۔

All rights reserved to novelslounge.com

شروع شروع میں میں بھی بہت رویا کرتی تھی لیکن پھر جانتی ہو مجھے تمہارے پاپا نے کیا سمجھایا کہ میں ایک آرمی آفیسر کی بیوی ہوں اور وہ اس قدر مضبوط ہوتی ہیں کہ ان چھوٹی موٹی باتوں پہ رویا نہیں کرتی بلکہ خود کو مضبوط بناتی ہیں۔

وہ اس کا سر سہلاتے سمجھارہی تھی معاً بچے کے رونے کی آواز پہ وہ گھبرا کر اٹھی اور اسے گود میں لیتے جھلانے لگی لیکن اس کے رونے میں کوئی کمی واقع نہیں ہورہی تھی۔وہ مسلسل گلہ پھاڑ کر رورہا تھا۔

ماما یہ خاموش کیوں نہیں ہورہا۔

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔اس کی ماں اس کی پریشانی پہ ہولے سے ہنس دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس کو علم ہوگیا ہے کہ اسکی ماں بھی رورہی ہے تبھی وہ بھی رونا شروع ہوگیا۔وہ بھی تو اپنی ماما سے اپنے باپ کی طرح محبت کرتا ہے۔

ان کی شریر آواز پہ وہ نم نگاہوں سمیت ہنس دی تھی اور بے ساختہ اس کا گال چوم گئی۔

رکو میں اس کا پانی گرم کرکے لاتی ہوں۔

وہ سائیڈ ٹیبل سے تھرمس لیتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔عائشہ نے بے ساختہ انہیں ٹوکا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ماما آپ نہ جائیں وہ کوئی بات نہ کردیں۔

وہ ان کا ہاتھ تھامتے التجائیہ لہجے میں بولی البتہ صفورہ کا نام لینے سے گریز برتا۔

پریشان مت ہو بس اس کا خیال کرو۔

وہ اس کی توجہ اپنے بچے کی جانب کراتے کمرے کا دروازہ عبور کرگئی۔

آپ جانتے ہو آپ کے بابا آپ سے کتنی محبت کرتے ہیں۔انہیں آپ کے آنے کا کس قدر انتظار تھا مگر وہ تو اپنے بے بی کو دیکھنے آ ہی نہیں رہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی ناک سے ناک ملاتے مسکراتے ہوئے بول رہی تھی معاً کمرے کی کھڑکی پہ کھٹکے کی آواز وہ چونک اٹھی۔اس نے پیشانی پہ شکنیں سجائے کھڑکی کی جانب دیکھا جو مسلسل ہل رہی تھی۔وہ اسے بیڈ پہ لٹاتے خود کھڑکی کی جانب چل دی اور اس کی چٹخنی گراتے ایک جھٹکے سے کھڑکی کھولی مگر باہر کسی کو بھی موجود نہ دیکھ اس نے متلاشی نگاہیں اردگرد دوڑائی اور کندھے اچکاتے واپس پلٹی ہی تھی معاً کسی نے عقب سے ہی اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔اس نے پہلے کہ وہ گھبرا کر پلٹتی مقابل نے اپنی گرفت اس پہ مضبوط کی تھی۔

تھینکیو سو مچ مائی بے بی ماما۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا اور محبت سے اس کی کان کی لو کو چھو گیا۔اس کے محبت بھرے لمس پہ اس کی آنکھیں پل بھر میں بھیگی تھی۔وہ سرعت سے پلٹتے اس کا چہرہ چھو کر محسوس کرنے لگی۔

شاہ زین آپ آگئے۔آپ نے اتنی دیر کیوں کردی۔

وہ اس کے سینے سے لگتے شکایتی انداز میں بولی۔شاہ زین نے آسودگی اسے کسی قیمتی متاع حیات کی مانند اپنے سینے میں بھینچا تھا۔

کہاں ہے میرا بچہ۔

All rights reserved to novelslounge.com

اب وہ اسے علیحدہ کرتے اشتیاق سے اپنے بچے کی متعلق پوچھ رہا تھا۔

اچھا مطلب اب میری کوئی اہمیت نہیں۔

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔شاہ زین فرحت کے باعث قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

سب سے اونچے درجے پہ ابھی بھی تم ہو کیونکہ اگر تم نہ ہوتی تو یہ کہاں سے آتا۔سو ظاہری سی بات ہے ماما کمز فرسٹ۔

وہ اس کے دونوں گالوں کو چومتا ہوا مسرت سے بولا۔عائشہ اس کی بات پہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

اب وہ بیڈ پہ اس کے قریب ہی جگہ سنبھالتے غور سے بچے کو دیکھ رہا تھا جو بلکل اپنی ماں کا پرتو تھا۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اسے اپنی گود میں بھرا اور اپنے چہرے کے قریب کرتے اس کے ماتھے کو نرمی سے چھوا تھا۔وہ اس کے لمس پہ کسمسایا تھا۔

عاشی یہ سچ میں ہمارا بیٹا ہے مجھے یقین کیوں نہیں آرہا۔

وہ آنکھوں میں آنسو لیے بول رہا تھا اور وہ یک ٹک محبت بھری نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

عاشی یہ دیکھو اس کے ہاتھ کس قدر چھوٹے چھوٹے ہیں ناک بھی ہونٹ بھی یہ بلکل تمہارے جیسا ہے اور مجھے بے حد عزیز ہے۔

وہ اس کے ایک ایک نقش کو شدت سے چومتے بولا۔اس کی بات پہ عائشہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

زین وہ بچہ ہے اور بچے چھوٹے ہی ہوتے ہیں۔

اس کی ہنسی پہ وہ نثار ہوتے اسے اپنی جانب کھینچ گیا۔اس کی ہنسی کو بے ساختہ بریک لگی۔

All rights reserved to novelslounge.com

چھوڑیں امی آنے والی ہوگی۔

وہ اس کے حصار میں کسمساتے ہوئے بولی۔شاہ زین نے ہت دھرمی سے اسکے گرد گرفت مضبوط کی تھی۔عائشہ نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

صفورہ ماما ملی اس سے۔

ناجانے کیا سوچتے یہ الفاظ اسکے لبوں سے ادا ہوئے تھے۔عائشہ کے لبوں سے مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی تھی۔

نہیں انہوں نے ایک بار دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ یہ بولتے ہی لب بھینچ گئی۔شاہ زین کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا تھا وہ سر جھٹکتے مشکل ہنس دیا۔

کوئی بات نہیں شاید اس کی قسمت میں دادی کا پیار ہیں ہوگا۔

وہ اذیت بھرے لہجے میں بولا۔عائشہ نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے تھپتھپایا۔

کوئی بات نہیں اس کی قسمت میں اس کے ماں بال دونوں کا پیار ہوگا۔ہے نا میرا بچہ۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بچے کے ماتھے کو چھوتے محبت سے بولی جواباً وہ کھلکھلا کر ہنس دیا۔

دیکھنا اسے بھی میں آرمی میں ہی بھیجوں گا۔میرا بیٹا میرا غرور بنے گا۔

وہ فخریہ لہجے میں بولا۔عائشہ اس کی آنکھوں کی چمک کو دیکھتی رہ گئی۔وہ اسے ٹوکنا چاہتی تھی کہ نہیں وہ آرمی میں نہیں بھیج سکتی اسے مگر شاہزین کے چہرے سے چھلکتی خوشی نے اسے یہ بولنے سے روک دیا۔وہ لبوں کو سختی سے آپس میں پیوست کرتے فقط مسکرادی تھی معاً کچھ یاد آنے پہ اس نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا۔

آرمی میں بعد میں بھیجیے گا پہلے اس کا نام تو بتائیں کہ کیا رکھنا ہے۔اتنے دنوں سے بغیر نام کے ہے میرا بچہ۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مصنوعی آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔

ہم اس کا نام فاردین ملک رکھیں گے۔فاردین شاہزین ملک۔

وہ مغرورانہ لہجے میں گویا ہوا۔عائشہ نے دل ہی دل میں اس کی پسند کو خوب سراہا۔اسی دوران دین کے رونے کی آواز پہ شاہزین نے اسے خاموش کرانا چاہا لیکن وہ مسلسل روئے جارہا تھا۔عائشہ نے اس کے ہاتھوں سے دین کو لیا تو وہ اسی لمحے خاموشی اختیار کرگیا۔شاہزین کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

یہ کیا تھا بدید اولاد۔ابھی پیدا ہوئی اور ماں کو ہتھیا بھی لیا۔تم اب جلدی سے مجھے ایک پیاری سی گڑیا دینے کی تیاری پکڑو میں اس کے ساتھ ٹیم بناؤں گا۔

وہ ناراض لہجے میں بولا۔عائشہ کا چہرہ اس کی فرمائش پہ خون چھلکانے لگا۔اس نے شاہزین کو گھورنے کی کوشش کی لیکن اس کی جذبے لٹاتی نگاہوں سے خود کو بچاتے اسی کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔

گیارہ سالوں بعد۔

All rights reserved to novelslounge.com

جزاء جزاء میری بات سنو بیٹا بس یہ کھالو۔

نادیہ جھنجھلاتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے گھومتی اونچا اونچا چیخ رہی تھی جبکہ وہ تھی کہ کسی کے ہاتھ بھی نہیں آرہی تھی۔

چاچی چاچی میں نے پکڑ لیا۔

گیارہ سالہ دین اسے عقب سے ہی جکڑتے جوش سے بولا۔نادیہ نے تو ان دونوں کو ساتھ دیکھتے ناجانے کتنی ہی بالائیں لے ڈالی۔اب جزاء منہ بناتے ہوئے دین کی جانب دیکھ رہی تھی جبکہ وہ مسلسل اسے ہی دیکھتے مسکرارہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

دادو۔

جزاء صفورہ بیگم کو اپنے کمرے سے باہر آتا دیکھ بھاگتے ہوئے اس کے نزدیک گئی تو وہ بے ساختہ اس کا ماتھا چوم گئی۔دین نے مسکراتے ہوئے یہ منظر دیکھا تھا۔

دین یہ علایہ کہاں ہے۔

کچن سے ہی عائشہ کی اونچی آواز پہ اس نے بے ساختہ علایہ کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی لیکن وہ منظر سے ہی غائب تھی۔جزاء جڑ کر صفورہ بیگم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔دین وہاں سے اٹھتے علایہ کی تلاش میں گھر کے لان کی جانب چل دیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

معاً اسی دوران سات سالہ علایہ بھاگتی ہوئی اندر آئی سفید رنگ کے فراک پہ جہاں جگہ جگہ کیچڑ لگا ہوا تھا۔ہاتھ بھی مٹی سے اٹے ہوئے تھے وہ قالین سے پاؤں اڑنے کی بدولت بری طرح لڑکھڑائی تھی اور مٹی سے اٹے ہوئے ہاتھ جزاء کے کپڑوں کو داغدار کرگئے۔صفورہ بیگم نے بے ساختہ روتی ہوئی جزاء کو اپنے سینے سے لگایا اور ایک زور دار تھپڑ علایہ کے پھول سے گال پہ جڑدیا۔تکلیف کی شدت سے وہ گلہ پھاڑ پھاڑ کر رونے لگی۔

امی کیا ہوگیا ہے غلطی سے گری تھی وہ۔

نادیہ اپنی ساس کی حرکت پہ انہیں ٹوکتے ناگواری سے گویا ہوئی۔صفورہ بیگم نے تند نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا اور روتی ہوئی جزاء کے کپڑے صاف کرنے

All rights reserved to novelslounge.com

لگی۔نادیہ بیگم نے جوں ہی علایہ کو تھاما اسی دوران عائشہ کچن سے بھاگتے ہوئے اس کے نزدیک آئی اور اسے پچکارتے اس کا سر سہلانے لگی۔

کیا ہوا میری جان کو۔

دین بھی دوڑتا دوڑتا اس کے نزدیک آیا اور اسے روتا دیکھ پریشانی سے بولا لیکن وہ منہ بناتے بھاگتے ہوئے کمرے کی جانب چل دی۔صفورہ بیگم بھی جزاء کو لیتے اپنے کمرے کی سمت بڑھ گئی۔

بھابھی وہ ایم سوری۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس سے پہلے کہ وہ معذرت کرتی عائشہ سختی سے اسے ٹوک گئی۔

اونہوں۔میں جانتی ہو تم پریشان مت ہو میں اسے دیکھ لیتی ہوں۔

وہ.اسے تسلی دیتے دین کو لیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ نادیہ وہی بیٹھی عاکف کے لوٹنے کا انتظار کرنے لگی۔

عاکف کی شادی آٹھ سال پہلے ہی صفورہ بیگم کی کسی دوست کی بھانجی کے ساتھ انجام پائی تھی۔نادیہ بہت ہی ملنسار لڑکی تھی جو عاکف کو پہلی ہی نظر میں بہت بھائی تھی۔شادی کے ایک سال بعد اللہ نے انہیں اولاد جیسی رحمت سے نوازا تھا۔جس کا نام انہوں نے جزاء رکھا تھا۔جزاء کی پیدائش کے کچھ ماہ بعد ہی شاہزین

All rights reserved to novelslounge.com

اور عائشہ کو اللہ نے بیٹی جیسی رحمت سے نوازا جن کا نام انہوں نے علایہ رکھا تھا۔شاہ زین تو بیٹی کی پیدائش پہ ہوا میں اڑتا پھررہا تھا۔

ماما ڈیڈا کب آئیں گے۔

علایہ عائشہ کے سینے سے لگی سوں سوں کرتے ہوئے بولی۔عائشہ اس کی بات پہ اندر تک تڑپ تو گئی لیکن خاموش رہی کیونکہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔عاکف بھی کچھ دن پہلے ہی لوٹا تھا۔

بس میرا بچہ جلدی آجائیں گے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا سر سہلاتے محبت سے بولی۔دین خاموشی سے ان دونوں کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

دین سپارہ پڑھنے جارہے ہو نا آپ۔

عاکف کی آواز پہ ناشتہ کرتے دین نے خوفزدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔کچھ دن پہلے ہی قریبی جگہ پہ عاکف نے اسے سپارہ پڑھنے ڈالا تھا۔وہ مشکل مسکراتے اثبات میں سر ہلاگیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

جی بابا جارہا ہوں لیکن آج نہیں جاؤں گا۔

وہ ضدی لہجے میں بولا۔جزاء کی دیکھا دیکھی وہ عاکف کو بھی کبھی کبھار بابا کہہ دیا کرتے تھے۔اس کے برعکس باقی سب خاموشی سے کھانے سے مستفید ہورہے تھے۔

نو بلکل بھی چھٹی نہیں۔آج میں آپ کو چھوڑنے جاؤں گا یہ ضد آپ کی روز کی ہوگئی ہے اب۔اینڈ ناؤ نو مور ایکسکیوز۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سختی سے باور کرانے والے انداز میں بولا تو وہ بے دلی سے خاموشی سے چہرہ جھکا گیا۔ناشتے اے فراغت حاصل کرتے ہی وہ دین اور جزاء کو لیتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

عاکف بھائی آج علایہ نہیں جائے گی رات بھی بہت مشکلوں سے سوئی ہے شاہزین کو یاد کرتے کرتے۔

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔عاکف نے ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالی جبکہ صفورہ اس کی بات پہ ناک منہ چڑھا گئی جیسے شاہزین کا ذکر انہیں بلکل بھی پسند نہ آیا ہو۔

All rights reserved to novelslounge.com

"بابا مجھے نہیں جانا یہاں مجھے یہاں بہت ڈر لگتا ہے۔"

معمول کے مطابق آج پھر دین عاکف کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے بولا لیکن وہ بے نیاز بنا اسے کھینچنے والے انداز میں اسے کسی جانب لے کر جارہا تھا۔اردگرد سے گزرتے لوگ حیران پریشان کھڑے اس صورتحال کو سمجھنے کی تگ و دو میں تھے کیونکہ ایک ہفتہ ہوچلا تھا اور یہی چیز وہ روز دیکھتے تھے۔

کیوں ڈر لگ رہا ہے آپکو۔یہ آپ کا روز کا معمول ہے لیکن آپ کچھ بتاتے بھی" "نہیں ہو۔

وہ اس کی بات پہ زمین پہ بیٹھتے اس کے دونوں بازو جکڑتے سنجیدگی سے گویا ہوا تو اس نے دھندلی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھی۔اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ وہ کس لیے ڈرتا ہے یہاں آنے کیلیے۔اسے خوف آتا تھا کہ یہ سب جاننے کے بعد اس کے بابا اس سے ناراض ہوگئے تو۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مجھے نہیں اچھا لگتا یہاں آکر میں آپ کے پاس پڑھ لوں گا پلیز۔میں بہت"
"گندا گندا فیل کرتا ہوں۔

وہ ایک بار پھر لب پھیلاتے منت کرنے والے انداز میں بولا اور ساتھ ہی اپنے چھوٹی چھوٹی ہتھیلیوں سے چہرہ رگڑا تھا۔اس کے باپ کو اب حقیقتاً پریشانی ہونے لگی تھی لیکن اتنی مشکلات کے بعد کسی اچھے انسان کا انتظام ہوا تھا جو انہیں قرآن پاک کی تعلیم دے سکے۔وہ چاہتے تھے کہ وہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرے تبھی اس معاملے میں کسی قسم ک حرج نہیں کرنا چاہتے تھے۔ابھی بھی وہ اس کی دلیلوں کو نظرانداز کرتے اس کا ہاتھ تھامتے اندر کی جانب چل دیے۔ڈر تو جزاء بھی رہی تھی لیکن وہ اس سب سے انجان تھی۔

"ارے یہ پیارا بچہ رو کیوں رہا ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ جوں ہی اندر داخل ہوئے اس شخص نے اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ دیکھتے نرمی سے پچکارا تو عاکف ان کی محبت پہ فقط مسکرادیا تھا۔اسے حیرت ہوئی تھی اتنے اچھے انسان کے پاس آنے سے گھبرا رہا ہے دین۔

شاید آپ سے ڈرتا ہے یہ تبھی آنے سے گھبراتا ہے۔بہت جلد اس ماحول سے" "مانوس ہوجائے گا۔

وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ایک مسکراتی نگاہ ان پہ ڈالتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔اس بچے نے رخ موڑتے حسرت سے انہیں خود سے لمحہ بہ لمحہ دور ہوتے دیکھا تھا۔یہاں پہ ہونے والی ہر چیز اس کے اعصابوں پہ برا اثر ڈال رہی تھی لیکن سب اس سب سے بے نیاز تھے۔اس نے اپنی آنکھیں صاف کرتے رخ اس شخص کی جانب موڑا تو وہ نرمی سے مسکراتے اسی کی جانب دیکھ رہے تھے یخلکت ان کے چہرے سے نرمی کا عنصر زائل ہوا اور لگلے ہی لمحے وہاں ایک عجیب سی

All rights reserved to novelslounge.com

چمک نے احاطہ کیا تھا۔وہاں موجود چار بچے بھی لبوں پہ قفل لگائے ایک جانب کھڑے تھے۔

آج ایک بار پھر وہ اسی مقام پہ کھڑا تھا جہاں سے وہ روز گزرتے تکلیف محسوس کرتا تھا۔چہرے پہ ایک واضح ڈر رقم تھا۔چھوٹے سے دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر چل رہی تھی معاً کمرے کی خاموش فضا میں سامنے کرسی پہ براجمان اس قاری صاحب کے روپ میں شیطان کی بھاری آواز گونجی تو دین کی ٹانگیں تھر تھر کانپنے لگی۔

"ادھر آؤ شہزادے۔"

انہوں نے اپنا بازو صوفے پہ پھیلاتے بری شان نے اسے قریب آنے کا اشارہ کیا تو وہ سہمی نگاہوں سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلاگیا۔وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا لیکن وہ مزید ایسا کچھ محسوس نہیں کرنا چاہتا تھا جو اسے گندا لگتا ۔ان کی آنکھوں میں اسے مخصوص شیطانی چمک دکھائی دیتی تھی۔اس کے تھا

All rights reserved to novelslounge.com

جواب پہ اس آدمی کا چہرہ سرعت سے سپاٹ ہوا تھا اس نے شرربار نگاہوں سے اس معصوم کی جانب دیکھا جسے وہ مزید معصوم رہنے دینا چاہتا نہیں تھا۔

"نہیں انکل میں نہیں آؤں گا آپ بیڈ ٹچ کرتے ہیں۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے منہ بسورتے ہوئے گویا ہوا۔وہ اپنی عمر کے بچوں کی نسبت تیز تھا تبھی ایسی عقلمندانہ باتیں کرجاتا تھا۔اس کی بات پہ اس آدمی نے اپنی داڑھی سہلاتے شیطانی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا تھا۔جزاء نے اس کی عقب میں پناہ تلاش کرنے کی کوشش کی تھی۔

بیٹا میں نے پہلے بھی کیا کہا تھا کہ اسے بیڈ ٹچ "نہیں کہتے ہیں۔آپ کے ساتھ "ساتھ یہ بھی تو بچے ہیں۔انہیں تو کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

وہ خباثت سے مسکراتا پاس کھڑے تھر تھر کانپتے بچوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے گویا ہوا تو اس بچے نے حلق تر کرتے ان کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"وہ آپ سے ڈرتے ہیں نا اس لیے۔"

اس نے اپنی جانب سے بہت سمجھداری والی بات کی تھی لیکن اس کی بات پہ اس شخص نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو آئے روز کسی نئے بچے کو اپنے انہی حرکتوں کا نشانہ بناتا تھا لیکن بچے چھوٹے ہونے کے باوجود کچھ بول نہیں پاتے تھے۔

"تو کیا تجھے ڈر نہیں لگتا۔"

ایکدم وہ کرسی سے کھڑے ہوتے دھیمے لہجے میں دھاڑا تو بچوں کے رونے کی آواز مزید اونچی ہوگئی جب کہ دین نڈر انداز میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے نفی میں گردن ہلاگیا۔اس کے انداز پہ اس شخص کا وجود مزید انگاروں کی ضد میں چلاگیا تھا۔

"میں اپنے اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا آپ ایک برائی ہیں تو برائی کا خاتمہ اللہ کے نیک اور پسندیدہ بندوں کے ہاتھوں ہی ہوتا ہے۔ مجھے گندا لگتا ہے جب آپ

All rights reserved to novelslounge.com

ایسے چھوتے ہیں غلط غلط جگہوں پہ۔ہم تو یہاں سپارہ پڑھنے آتے ہیں نا اتنا اچھا "کام کرنے تو آپ یہ غلط کام کیوں کرتے ہیں۔

یہ بات کرتے ہوئے بھی دین کے چہرے پہ معصومیت رقم تھی۔اس کی بات پہ وہ شخص اپنی داڑھی کو مٹھی میں بڑھتا حیوانیت سے قہقہہ لگا اٹھا۔باقی بچے مزید دیوار کے ساتھ لگتے لرز رہے تھے۔نہ جانے آج کس کی شامت لانے والا تھا یہ حیوان جسے ان سب کے گھر والے فرشتہ گردانتے تھے۔

تو اسی لیے تو ایسی جگہ پہ بلاتا ہوں تاکہ کسی کو مجھ پہ شک بھی نہ ہو اور کام کا" "کام بھی ہوجائے۔

وہ شیطانی مسکراہٹ سمیت بڑبڑانے والے انداز میں بولا۔اس شخص نے محلے کے بچوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا کرتے سپارہ پڑھانے کی ذمہداری سنبھالی ہوئی تھی۔شکل سے تو درویش کی مانند دکھائی دینے والا انسان اندر سے کس قدر حیوان تھا اس چیز کا بخوبی اندازہ ان سب بچوں کو وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"چل اب باقی باتیں چھوڑ ادھر آجا چپ کر کے۔"

وہ اس کی بے لگام باتوں سے تھک ہار تے اکتا کر گویا ہوا۔اس کی بات پہ جزاء نے سہم کر دین کو جکڑنا چاہا تھا۔شاید وہ بھی نڈر تھی اور اس سب کے خلاف آواز اٹھانا چاہتی تھی تبھی اس خبیث انسان کی نگاہوں سے بچتے اپنے چھوٹے چھوٹے قدم اس کی سمت اٹھانے لگی۔

اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتی اس شخص نے ایک ہی جست میں اسے عقب سے جکڑا تھا۔سب بچوں کی چیخیں اس اچانک ہوئی افتاد پہ نکلی تھی جب کہ دین بے خوف نگاہیں اس کی نگاہوں میں ڈالے کھڑا تھا۔جزاء بھی مسلسل تردد کر رہی تھی خود کو اس کے غلیظ حصار سے چھڑوانے کی لیکن وہ تو جیسے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے اس ننھی کلی کو وحشیانہ نگاہوں سے تک رہا تھا۔

اس نے اپنا ہاتھ بڑھاتے اس کے وجود کو چھونا چاہا تھا لیکن جزاء مسلسل مزاحمت کرتے چیخ رہی تھی۔اس بچے کی بھی اب حد ٹوٹ گئی تبھی آنکھوں میں

All rights reserved to novelslounge.com

موٹے موٹے آنسو لیے ان کی جانب بڑھا تھا اور کچھ قدم کی دوری پہ ٹھہر گیا۔اس کی نگاہیں اس دل دہلانے والے منظر پہ ٹکی تھی جہاں وہ غلیظ شخص اپنی عمر کا لحاظ کیے بغیر اسے غلط طریقے سے چھورہا تھا۔

"جزاء کو چھوڑو ورنہ میں سب گھر والوں کو چلا کر بلالوں گا پھر وہ آپکو ماریں گے۔"

وہ اپنی عمر کے مطابق مضطرب انداز میں اسے دھمکاتا ہوا گویا ہوا تو وہ انسان اس کی بات پہ سرخ چہرے سمیت قہقہہ لگا اٹھا اور ایک قہر آلود نگاہ اس چھٹانک بھر کے لڑکے پہ ڈالی جس کا قد جتنا چھوٹا تھا عقل اتنی ہی بری تھی۔

اگر تو نے ایسی کوئی بھی حرکت کرنے کی کوشش کی تو یہ بچی اس کو میں ماردوں"
"گا اس چاقو سے۔

معاً وہ دین کی حرکت سے ذرا سا گھبرا بھی گیا تھا تبھی اپنی جیب سے چاقو نکالتے اس بچی کی گردن پہ رکھتا ہوا بولا تو وہ بچی سہم کر چلانے لگی تھی۔چھوٹا سا دل سہمتے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کی تگ و دو میں تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"انکل چھوڑیں مجھے آپ گندے ہیں۔"

اس کی انگلیاں اپنی کمر پہ سرسراتی محسوس کرتے جزاء تڑپ کر اس کے حصار میں مزاحمت کرنے لگ تھی۔دین نے سرخ ہوتی نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔مٹھیاں ضبط سے بھینچی ہوئی تھی۔آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہہ رہے تھے۔اس کی نگاہ جوں ہی ایک جانب زمین پہ رکھی لوہے کی راڈ پہ پڑی وہ حلق تر کرتے بھاگنے والے انداز میں اس تک پہنچا اور اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن تھوڑی بھاری ہونے کی بدولت دقت پیش آرہی تھی۔اس نے ایک نظر اس وحشی آدمی کو دیکھا جس کی منمانیاں بڑھتی ہی جارہی تھی جبکہ جزاء جیسے روتے روتے تھک ہار کر نیم غنودگی میں جارہی تھی۔ناجانے اس میں اس قدر ہمت کہاں سے آئی تھی اس نے ایک ہی جست میں وہ بھاری راڈ اٹھاتے اس دھیمے دھیمے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔اس شخص کا دھیان ابھی اس بچے کی جانب نہیں گیا تھا۔اس نے پرعزم نگاہوں سے اس برے شخص کی جانب دیکھتے اس

All rights reserved to novelslounge.com

کے سر پہ راڈ سے ایک ہی وار کیا تھا اگلے ہی لمحے اس کی گرفت اس بچی پہ ڈھیلی پڑی تھی وہ بچی حصار کھلتے ہی جھٹکے سے نیچے گری تھی۔ سرخ مادہ اس کے سر کے بالوں سے نکلتا چہرے پہ بہہ رہا تھا۔خون کی لکیریں ناک سے ہوتے لبوں کو تر کررہی تھی۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے راڈ وہی پھینکی اور خوفزدہ نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا جو اب اپنا سر پکڑے درد سے کراہ رہا تھا۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے ان سب بچوں کو باہر کی جانب بھاگنے کا اشارہ کیا اور خود زمین پہ گری جزاء کو اٹھانے میں مدد کرنے لگا تاکہ یہاں سے فرار حاصل کرسکے۔

"خون۔"

جزاء نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے زمین پہ تڑپتے اس شخص کو دیکھا جو شاید اب اپنے حواس کھورہا تھا۔اس کی بات پہ دین نے اس کی جانب دیکھا جو روتے روتے سرخ چہرے سمیت مزید گول مٹول سی لگ رہی تھی اس نے لبوں پہ انگلی رکھتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

نہیں کچھ نہیں ہوا ان انکل کو میں نے آپکو بچایا ہے۔ہم چلتے ہیں یہ ٹھیک"
"ہوجائیں گے۔آپ نے کسی کو نہیں بتانا کچھ بھی

وہ ڈرتے ڈرتے وضاحت دینے والے انداز میں مخاطب ہوا اور ساتھ ہی اس کی کلائی اپنی مضبوط گرفت میں جکڑتے باہر کی جانب دوڑ لگائی تھی۔دروازے سے باہر نکلتے نکلتے اس نے پلٹ کر ایک نگاہ اس شخص پہ ڈالی تھی معاً وہ ایک دھندلی مگر تنفر بھری نگاہ اس شخص پہ ڈالتے وہاں سے بھاگتا چلا گیا تھا۔

رات تک یہ خبر پورے محلے میں آگ کی سی تیزی کی طرح پھیلی تھی۔جزاء تو گھر آکر خاموش رہی مگر ڈرنے کی بدولت وہ بخار میں تپ رہی تھی۔عاکف بھی بے حد ہریشان تھا کہ صبح تک تو وہ بلکل ٹھیک تھا لیکن رات کو اس حالت میں وہ ہسپتال کیسے پہنچا۔پولیس کی تفشیش جاری تھی اور دین کا دل بیٹھا جارہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

عاکف بھائی شاہزین کب تک لوٹے گے۔

عاکف جوں ہی سوتی ہوئی علایہ کو اندر کمرے میں چھوڑنے آیا عائشہ نے اس سے استسفار کیا۔عاکف نے جواب میں خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا تھا۔

بھابھی جلد ہی لوٹ آئیں گے وہ آپ پریشان مت ہو۔

وہ عائشہ کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولا تو وہ نم نگاہوں سمیت مشکل مسکرادی تھی۔عاکف ان دونوں بچوں کے سر پہ ہولے سے لب رکھتا ایک مسکراتی نگاہ عائشہ پہ ڈالتے باہر کی جانب چل دیا۔باہر کھڑی دو حیران کن آنکھوں سے اس منظر کو حلق سے نیچے اتارا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اگلے دن ایک خبر نے پورے ملک ہاؤس کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔زندگی جیسے ان سے روٹھ گئی تھی جب عاکف نے ان سب کو شاہزین کی گمشدگی کی خبر دی تھی۔عائشہ کی نگاہوں کے سامنے تو بے ساختہ اندھیرا سا چھایا۔

بھابھی سنبھالیں خود کو۔

عاکف نے بے ساختہ اسے سہارا دیا لیکن وہ اس کی شرٹ دونوں ہاتھوں میں جکڑ گئی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عاکف بھائی ایسا نہیں ہوسکتا نا۔

وہ روتے روتے بولی۔عاکف نے اس کا سر ہولے سے سہلایا تھا۔

بھابھی دراصل بھائی جس مشن پہ گئے تھے وہی سے یہ گمشدگی کی خبر آئی ہے کافی عرصے سے وہ لاپتہ تھے لیکن کل انہیں اسی مقام سے ایک لاش ملی ہے جس سے انہیں اندازہ ہوا ہے کہ شاید بھائی اب اس دنیا میں نہیں رہے۔

اس کی بات پہ وہ دیوانوں کی طرح روتے ہوئے اس کی بات پہ نفی میں سر ہلارہی تھی۔عاکف نے اسے سہارہ دیا تو وہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔ابھی وہ اسے

All rights reserved to novelslounge.com

خاموش کروانے میں ہی مصروف تھا معاً اسی دوران عائشہ کے کمرے کا ادھ کھلا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا۔ان دونوں نے چونک کر آنے .والے کو دیکھا جہاں صفورہ بیگم تند نگاہوں سے عائشہ کو گھور رہی تھی جبکہ نادیہ صدمے کی کیفیت میں ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

تو فاحشہ عورت۔میرے بیٹے کو بھی اپنے چنگل میں پھنسا لیا۔

وہ عائشہ کے قریب آتے اس کے چہرے پہ پے در پے تھپڑوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے بولی تو اس نے سکتے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جبکہ عاکف نے ایک جست میں انہیں عائشہ سے دور دھکیلا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

عاکف بھابھی آپ دونوں ایسا کیسے کرسکتے ہیں۔

اس کی بھرائی آواز پہ عاکف نے بے ساختہ اس کے قریب جانا چاہا لیکن وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے روک گئی۔

نادیہ میری بات۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا اپنے دفاع میں مزید بھڑک اٹھی تھی۔عائشہ پتھرائی نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھ رہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

مجھے امی نے بارہا بار سمجھایا لیکن میں ان کی بات کو جھوٹ سمجھتی رہی لیکن یہاں تو بند کمرے کے پیچھے۔مجھے تو بولتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے میں کیسے بولوں۔بھابھی آپ کو اپنے شوہر کا خیال نہیں آیا میرے نزدیک آپ ایک انتہائی پاکباز عورت تھی لیکن آج آپ نے اپنا سارا بنا بنایا امیج چکنا چور کردیا۔آپ تو ایک نمبر کی چالباز عورت نکلی جو مردوں کو اپنے جال میں۔

چٹاخ۔

اس سے پہلے کہ وہ ضبط کھوتے مزید بولتی کمرے کی فضا میں زناٹے دار تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔نادیہ نے صدمے کی کیفیت میں عاکف کی جانب دیکھا جس نے شادی کے اتنے عرصے میں اسے اونچی آواز میں بات کرنا پسند نہیں کی تھی اور آج عائشہ کی بدولت اس پہ ہاتھ تک اٹھادیا۔اس دوران صفورہ بیگم چمکتی نگاہوں سے اس

All rights reserved to novelslounge.com

سارے منظر کو دیکھ رہی تھی۔نادیہ نے ایک تنفر بھری نگاہ ان سب پہ ڈالی اور تن فن کرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔عاکف نے بھی اس کے پیچھے جانا ہی بہتر سمجھا۔

اگر تیری بدولت میرے بچوں کے درمیان کوئی دراڑ آئی تو میں تیرا جینا حرام کردوں گی۔

وہ اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتے ہوئے رعونت زدہ لہجے میں بولی۔وہ بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی۔دروازے پہ ایستادہ علایہ بھاگ کر ان کے نزدیک آئی تھی۔

شاہزین کہاں چلے گئے مجھے چھوڑ کر اس گندی دنیا میں۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ علایہ کو اپنے سینے میں بھینچتی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔علایہ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے آنسو پونچھے تھے۔

ماما اس قدر ذہر اس قدر خدارا سب کی زندگیاں ختم کردی۔آپ کی اس لگائی آگ نے ہم سب کی زندگیوں کو اجاڑ دیا ماما۔آپ کا بیٹا تک اجڑ گیا۔جانتی ہیں ان کے پاس کیا کررہا تھا ان کے شوہر کی موت کی اطلاع دے رہا تھا اس عظیم عورت کو جس پہ آپ نے اس قدر گھناؤنا الزام لگادیا۔آپ نے تو انہیں برباد کردیا شاہزین بھائی آپ کی کالی بدعاؤں کی بدولت نہیں رہے۔نادیہ چلی گئی اب میں بھی یہاں سے جارہا ہوں آپ آج کے بعد یہ سمجھیے گا کہ آپ کا اکلوتا بیٹا بھی مرگیا جس کے ہونے پہ آپ کو بے تحاشہ غرور تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ چیخ کر بولتے انہیں ایک لمحے میں آسمان سے زمین پہ پٹختے روتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی صفورہ بیگم نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی پشت کو دیکھا تھا جو اس بڑھاپے میں اسے چھوڑ کر ناجانے کس راہ کا مسافر بننے جارہا تھا۔دین جو دروازے پہ ایستادہ یہ سب سن رہا تھا سن کر تڑپ اٹھا معاً گھر کے دروازے سے اندر آتی پولیس کو دیکھتے دین کی آنکھوں میں خوف کا عنصر نمایاں ہوا۔وہ بھاگنے والے انداز میں اپنے کمرے کی جانب دوڑا۔

ماما مجھے چھپالیں پولیس انکل آئی ہے نیچے مجھے لے جائے گی وہ۔

وہ عائشہ کے وجود میں پناہ تلاش کرتے روتے روتے بولا۔عائشہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔اس کے پوچھنے پہ دین نے جو اسے بتایا وہ اس کے پیروں

All rights reserved to novelslounge.com

تلے زمیں کھسکانے کو کافی تھا۔اس نے بے ساختہ عاکف کو کال ملانی چاہی لیکن دوسری جانب سے کال موصول نہ ہوئی۔آنسو آنکھوں سے تواتر بہہ رہے تھے۔

دین یہاں سے بھاگ جاؤ۔کہی کونے میں چھپ جاؤ وہ میری دوست ہے نہ قریب کی ان کے گھر انہیں کچھ مت بتانا ٹھیک ہے۔

وہ اپنے بچے کو کھونے کے خوف سے اسے باہر کی جانب دھکا دیتے ہوئے بولی۔دین نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔علایہ بھی اس دوران ریلنگ سے لٹکتی نیچے کی صورتحال دیکھنے کی تگ و دو میں تھی معاً صفورہ بیگم کے ساتھ پولیس کو اوپر آتا دیکھ اس نے اندر آکر بتایا تو عائشہ نے اسے کھڑکی سے باہر کودنے کا اشارہ کیا اور کپکپاتے ہاتھوں سے علایہ کو بھی باہر اتار دیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ناجانے اس کے بعد کیا ہوا کیا نہیں لیکن عائشہ نے فالوقت اس کیس کو یہی کہ کر رکوادیا تھا کہ دین کا کچھ اتا پتہ نہیں ہے۔پولیس بھی دوبارہ انہیں یہاں آنے کا کہتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

میں جانتی ہوں یہ بھی تیری ہی کوئی چال ہوگی لیکن میں تیری کسی بھی چال کو کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔

صفورہ بیگم اسے تنبیہہ کرتی تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

آپ کی نفرت کی انتہا دیکھنا چاہتی ہوں بس صفورہ بیگم سب کو تو آپ نگل ہی چکی ہے ناجانے اب اس نفرت کے کھیل میں کس کا نمبر ہے۔ناجانے دین پہنچ گیا ہوگا یا نہیں۔

وہ روتے روتے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی معاً اپنے ہاتھوں میں کسی کا لمس محسوس کرتے اس نے سرخ ہوتی آنکھوں سمیت اوپر دیکھا جہاں علایہ کھڑی دھندلی نگاہوں سے اسے ہی تک رہی تھی وہ اسے سینے میں بھینچتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔ناجانے زندگی نے اب کتنے امتحانات لینے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

پپ۔پانی۔

وہ ہکلاتے لہجے میں بولی۔اس کے ساتھ لیٹی آٹھ سالہ علایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑچکا تھا۔سال پہلے جو عائشہ کھنکھتی ہوئی ملتی تھی آج اس کی حالت اس قدر ابتر تھی کہ اس کا جسم ہڈیوں کے ڈھانچے کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔گزرے سال میں اس کی حالت اس قدر ابتر ہوچکی تھی کہ وہ صدیوں کی بیمار لگنے لگی تھی۔دین کی گمشدگی شاہزین کی موت اور اس کی بدولت عاکف اور نادیہ کے درمیان اختلاقات ان سب نے اس کی صحت پہ اس قدر برا اثر ڈالا تھا کہ وہ بس لیٹی ہی رہتی تھی۔کرنل افتخار اور ان کی بیوی کی وفات لاہور سے واپسی پہ جہاز کے کریش ہونے کی بدولت ہوئی تھی۔صفورہ بیگم ابھی بھی گھر سے غائب تھی وہ جب بھی کہی جاتی تھی پورے گھر کی چیزوں کو اچھے سے لاک کرجاتی تھی۔ان کا رویہ عائشہ کے ساتھ مزید ابتر ہوگیا تھا کیونکہ ان کے مطابق اسی کی

All rights reserved to novelslounge.com

بدولت ان کا بیٹا گھر چھوڑ کر گیا تھا۔دین کے بھاگنے پہ بھی وہ بے تحاشہ خوش تھی۔عائشہ ان کی خوشی پہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ جاتی تھی۔ابھی بھی وہ پانی کی تلاش میں سائیڈ ٹیبل پہ ہاتھ مار رہی تھی جب علایہ جاگ اٹھی۔وہ اتنی سی عمر میں ہی اپنی عمر سے بڑی دکھنے لگی تھی۔وہ عائشہ کی حالت دیکھ بھاگنے والے انداز میں نیچے بھاگی لیکن کچن کو تالا لگا دیکھ اس نے تکلیف سے آنکھیں میچی اور عائشہ کی حالت کا سوچتے وہ ننگے پیر ہی پانی کا جگ لیتے باہر کی جانب بھاگی تھی۔ساتھ والے گھر کا دروازہ بجاتے اس نے خالی خالی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا۔

انکل ایک جگ پانی دیدیں میری ماما کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔اور کچھ کھانا بھی وہ ٹھیک نہیں ہے پلیز۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ روتے روتے بولی تو ساتھ والی کام والی نے احسان کرنے والے انداز میں پانی کا جگ اس کے ہاتھوں میں تھماتے اس کے منہ پہ چہرہ بند کردیا۔

پلیز آنٹی ایسے مت کریں میری ماما مجھے چھوڑ کر چلی جائیں گی۔

وہ چیخ چلارہی تھی۔کافی گھروں سے ناامیدی ملتے ہی اس نے ایک دکان والے کے آگے ہاتھ پھیلائے تھے کیونکہ اس کی ماں دو دنوں سے لگاتار بھوکی تھی۔وہاں سے کھانا لیتے وہ جوں ہی کمرے میں پہنچی عائشہ کی ساکت نگاہیں دیوار پہ جمی تھی اس نے جلدی میں پانی گلاس میں انڈیلتے ان کے لبوں سے لگایا۔

میری بیٹی۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ کپکپاتے ہاتھ اس کے چہرے پہ پھیر گئی۔

آپ کے ماما بابا اپنا وعدہ نہیں نبھاپائے۔ان سے ناراض مت ہونا۔زندگی میں اگر کبھی دین سے ملو تو اسے کہنا تمہاری ماں تمہیں بہت یاد کرتی تھی۔

وہ روتے روتے بول رہی تھی۔سانس گھٹ رہا تھا دھڑکن تھم رہی تھی۔دھڑکنیں ساکت ہوتی تھی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔

نہیں ماما۔ماما آپ نہیں پلیز۔علایہ مرجائے گی۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے گود میں سر رکھے لیٹی تھی اور نگاہیں چت اوپر دیوار پہ جمی تھی۔علایہ پاگلوں کی طرح اسے ہلارہی تھی لیکن وہ خاموش تھی بلکل خاموش۔علایہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہا تھا۔اس کے بعد اس کی آنکھیں بلکل خشک تھی۔وہ خاموشی سے عائشہ کے سینے پہ سر رکھ گئی۔اس کا رو رو کر مانگا گیا کھانا کسی کام نہ آیا تھا۔

آج اسی وقت آپ کے ساتھ علایہ بھی مرگئی۔

اس کی آواز سرگوشی سے ذیادہ نہیں تھی۔وہ ترستی نگاہوں سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چھو رہی تھی۔

وہ جوں ہی ہوش و حواس سے بیگانہ علایہ کو ہسپتال لے کر پہنچے اسے سرعت سے ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔عشب اور دین اسی کے ساتھ تھے جسے اپنا کوئی ہوش نہیں تھا۔عشب جو پیشانی مسلتے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا چونک کر دین کی

All rights reserved to novelslounge.com

جانب دیکھا جو دیوار سے پشت ٹکائے آنکھیں موندے کھڑا تھا۔ عشب نے ترحم بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے قدم اس کی سمت بڑھائے جس کے چہرے سے اذیت صاف چھلک رہی تھی۔اس نے اس کے قریب پہنچتے اس کے شانے پہ دباؤ ڈالا تو اس نے آنکھیں واں کرتے اس کی جانب دیکھا لیکن عشب کو دیکھتے اس نے سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے اپنی نم آنکھوں کو پونچھا تھا۔

"دین۔"

اس کی محبت بھری آواز پہ وہ مزید خود پہ ضبط نہ کر پایا تبھی اس کے گلے سے لگتے ۔پھوٹ پھوٹ کر رودیا تھا۔ عشب نے اس کی حالت دیکھ اس کو پشت کو سہلایا

"۔دین حوصلہ کرو وہ ٹھیک ہوجائے گی۔ تم ایسے ہمت ہارو گے تو اس کا کیا ہوگا"

وہ اس کی پشت تھپتھپاتا ہوا گویا ہوا۔دین نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

عشب یہ میں نے کیا کردیا میں کیسے ایسا کرسکتا ہوں میں نے سب کچھ خراب" کردیا۔اپنی ماں بہن کو کیسے چھوڑ کر جاسکتا تھا میں لیکن مجھ پہ تو صرف اپنے بابا کا خواب پورا کرنے کا جنون سوار تھا میں نے سب کچھ ختم کردیا میری ماما اور اب "میری بہن۔اس سب کا ذمہ دار میں ہوں۔میں قصور وار ہوں ان سب کا۔

وہ دونوں ہاتھ کی مٹھیوں میں اپنے بالوں کو جکڑتے غصے کے عالم میں پھٹ پڑا۔عشب نے اطراف کا جائزہ لیا تو لوگ انہی کی جانب متوجہ ہورہے تھے وہ ایک ناگوار نگاہ ان سب پہ ڈالتے دین کو تسلی دینے لگا۔

ابھی یہ وقت نہیں ہے ان سب باتوں کا۔ہم گھر جاکر ڈسکس کرتے ہیں اس" "متعلق۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تو اس نے اپنے گال پہ بہنے والے آنسوؤں کو پونچھا تھا۔معاً کمرے سے نکلتی ڈاکٹر کو اپنی جانب آتا دیکھ وہ دونوں سرعت سے ان کی جانب بڑھے جو شکل سے ہی پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ان کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔

"آپ دونوں اندر موجود پیشنٹ کے ساتھ ہیں۔اور کیا رشتہ ہے آپ کا ان سے۔"

انہوں نے جانچتی نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھتے سنجیدگی سے استسفار کیا۔

"میں علایہ کا بھائی ہوں فاردین۔"

All rights reserved to novelslounge.com

دین کی بھینچی آواز پہ ڈاکٹر سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا گئی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملاتے ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

دیکھیں فاردین بیٹا۔ان کی حالت بہت زیادہ ابتر ہے۔ان کا بری طرح نروس" بریک ڈاؤن ہوا ہے۔شاید کسی بات کی پریشانی ہے انہیں جو اس بچی کے اعصابوں پہ بہت برا اثر ڈال رہی ہے۔فلحال تو ان کا ٹریٹمنٹ کردیا ہے لیکن میرے کہے کے مطابق اب سے ان کا خاص خیال کریں اگر نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ ہوتا ہے تو نتیجہ ان کی جان جانے کی صورت میں ہوگا کیونکہ اب ان کا دماغ کسی قسم کا صدمہ یا ٹروما برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ پیشہ وارانہ انداز میں بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی جبکہ ان کے جاتے ہی وہ بے دم سا ہوتا بینچ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھا۔ عشب نے بروقت اسے سہارا دیا تھا جو ساکت بیٹھا ڈاکٹر کی باتوں کو سمجھنے کی کوششوں میں تھا۔

"دین ایسے ہمت ہارنے سے کیا ہوگا۔ مضبوط بنو جب تک تم مضبوط نہیں بنو گے حالات نارمل نہیں ہونگے مزید بگڑے گے۔اٹھو اور اٹھ کر دیکھو علایہ کو۔"

وہ اس کو ڈپٹنے والے انداز میں بولا تو وہ ایک خالی خالی نگاہ اس پہ ڈالتے اثبات میں سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔ عشب نے بھی ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے قدم اسی کی تلقید میں اندر کی جانب بڑھائے تھے۔اندر قدم رکھتے ہی اس کا زردی مائل چہرہ دیکھتے اس کے دل کو دھکا سا لگا۔وہ خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھے

All rights reserved to novelslounge.com

گیا جو کچھ دنوں پہلے کس قدر شاداب ہوگیا تھا لیکن اب پھر سے وہی حالت۔ عشب نے لب سختی سے آپس میں پیوست کیے تھے۔

"علایہ بھائی کی جان۔"

دین نے اس کے سر پہ دستِ شفقت پھیرتے محبت بھرے لہجے میں پکارا لیکن جواباً وہ خاموش آنکھیں موندے لیٹی رہی۔لب ساکت تھے۔آنکھیں بند تھی۔دین کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہا تھا۔وہ یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جس نے یہاں تک پہنچنے کی خاطر نجانے کیا کیا برداشت کیا تھا۔بظاہر خود سے ہی لاپرواہ لڑکی اندر سے کس قدر زخموں سے چور تھی وہ اس کی مضبوطی کی داد دے کر رہ گیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"عشب یہ جاگ کیوں نہیں رہی۔"

اس نے بھرائے لہجے میں خاموش کھڑے عشب کو مخاطب کیا تو وہ ٹھٹھک کر اس کی جانب متوجہ ہوا جس کا چہرہ ضبط کے چکر میں سرخ پڑرہا تھا۔وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس تک پہنچا۔

دین ابھی اس کی حالت درست نہیں ہے نا ہی اسے مکمل طریقے سے ہوش آیا" "ہے۔ابھی وہ غنودگی میں ہے۔تم پریشان مت ہو۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔دین نے سختی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔معاً اس کی پلکوں کی جنبش پہ عشب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس نے تکلیف کے عالم میں اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔مٹھیاں بھینچنے کی وجہ سے ہاتھ میں لگی سوئی بہت بری طرح اسے چبھی تھی۔عشب نے بے ساختہ اس کا نرم و نازک ہاتھ تھامتے نرمی سے کھولا تھا۔کسی کے لمس کا احساس تھا کہ علایہ نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتے ماحول کا جائزہ لینا چاہا۔نگاہیں گھومتے اس نے جوں ہی اپنے اوپر جھکے دین کو دیکھا تو نم نگاہوں کو سختی سے میچتے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔دین نے اس کی بے رخی پہ تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔

"علایہ پلیز مجھ سے بات کرو۔کیوں مجھے تکلیف میں مبتلا کررہی ہو۔"

وہ بے بسی و بے کسی سے گویا ہوا۔عشب نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"مجھے گھر جانا ہے۔"

یہی الفاظ تھے جو صرف اس کے لبوں سے ادا ہوئے تھے۔دین نے آنکھوں کو میچتے کھولا تھا اور اس کے بے تاثر چہرے کی جانب دیکھا جس کا رخ دوسری جانب تھا۔ عشب آنکھوں کے ذریعے اسے تسلی دیتے باقی کی فارمیلیٹیز پوری کرنے چل دیا تاکہ ڈسچارج پیپر تیار کرواسکے۔اس کے جاتے ہی دین نے حسرت آمیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا تھا۔

چند ساعتوں بعد وہ سب ڈاکٹر سے ملتے باہر کی جانب چل دیے۔دین نے جوں ہی اسے اندر بٹھانے کی خاطر ہاتھ بڑھایا جو سختی سے لب بھینچ گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

بہت شکریہ لیکن میں ان سب تکلیفوں کی عادی ہو اتنی کمزور ہرگز نہیں کہ ان" "کھوکھلے سہاروں کی ضرورت پیش آئے۔

وہ تلخ مسکراہٹ سمیت دھیمے سے بولتی مشکل اپنے چکراتے سر کو سنبھالتی اندر بیٹھ گئی۔عشب نے افسوس بھری نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا جن کا رشتہ سنورنے کی بجائے مزید بگڑتا ہی جارہا تھا۔ان دونوں کے بیٹھتے ہی گاڑی جہاز کی سی تیزی سے دھول اڑاتے ہسپتال کی حدود سے باہر نکلتی چلی گئی جہاں سب ان کے منتظر تھے۔تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی گھر کے پورچ میں رکی تھی۔علایہ ان دونوں کے نکلنے سے پہلے ہی دروازہ کھولتی باہر نکلی اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔دین نے تھکے تھکے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

عشب اسے کہو مجھ سے بات کریں میرے پہ ساری بھڑاس نکال لے لیکن یوں" بے رخی مت برتیں۔مجھے وہ بہت جان سے پیاری ہے میں نہیں برداشت کرپاؤں "گا۔

وہ بوجھل لہجے میں بولا۔عشب اسے سہارہ دیتے اندر کی جانب چل دیا۔وہ دونوں جوں ہی اندر پہنچے لاؤنج میں جزاء اور عاکف کو اپنا ہی منتظر پایا۔وہ دونوں بمشکل قدم اٹھاتے ان کے نزدیک پہنچے۔

"علایہ کہاں گئی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عشب نے اطراف میں نگاہیں دوڑاتے علایہ کی متعلق استسفار کیا۔جزاء نے پریشانی سے انگلیاں چٹخاتے کچن کی جانب اشارہ کیا جہاں وہ گلاس میں پانی انڈیلتے اپنے کمرے کی جانب جارہی تھی معاً کچھ یاد آنے پہ وہ رکی اور پلٹ کر ان کے قریب آئی۔گلاس شیشے کی میز پہ رکھتے اس نے گہرا سانس بھرتے ان سب کی جانب دیکھا اور مسکرائی تھی نم مسکراہٹ۔جس میں درد کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا۔

"کیا ہوا آپ سب کی تکلیفیں ختم ہوگئی یا سب کچھ کلئیر ہوگیا۔"

وہ بھنویں اچکاتے ہوئے بمشکل بولی۔مسلسل چیخنے کی بدولت گلہ خراب تھا جس کی وجہ سے بولنے میں بھی دقت پیش آرہی تھی۔عاکف نے بے چینی سے آگے بڑھتے اسےگلے سے لگانا چاہا لیکن وہ ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے روک گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

علایہ فلحال یہ ٹھیک نہیں ہے آپکی طبیعت خراب ہے اور ڈاکٹر نے کسی بھی"
"قسم کی بات کرنے سے انکار کیا ہے۔

عشب نے اسے گہرے سانس بھرتا دیکھ اس کے قریب آتے دھیمے سے سمجھانا چاہا
لیکن اس نے سختی سے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں بولنے دیں مجھے میں اگر خاموش رہی تو یہ دماغ پھٹ جائے تمام سوچیں"
میرے ذہن میں حاوی ہوتے مجھے پریشان کرتی ہیں آپ بتائیں میں کیا
"کروں۔بتائیں کوئی طریقہ بتائیں جس سے میں اپنا تلخ ماضی بھول جاؤں۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اچانک اس کے دونوں بازو اپنی گرفت میں لیتے منت کرنے والے انداز میں بولی تو وہ ایک لمحے کیلیے ساکت رہ گیا۔علایہ اس کے نظریں چڑانے پہ اذیت سے قہقہہ لگا کر ہنس دی۔وہ سب ہونق ذدہ سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔

نہیں ہے نا کوئی جواب۔خاموش ہوگئے نا آپ بھی۔زبان تالو سے چپک گئی نا" آپکی۔بتائے کوئی تو بتائے میں اپنا بچپن کہاں سے لاؤں۔میں وہ ہنستے مسکراتے لمحات کہاں سے لاؤں۔کہاں ڈھونڈوں ہنستی مسکراتی علایہ کو مجھے میرا عکس بھی "نہیں ملتا۔

وہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی اور وہ سب پریشانی سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے جو ایک بار پھر اپنے حواس کھورہی تھی۔جزاء اپنا حلق تر کرتے آگے بڑھی اور اسے تھاما۔اس نے وحشت ذدہ نگاہوں سے جزاء کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تم بتاؤ گی مجھے۔"

وہ اسے آنسو بہاتا دیکھ کر معصومیت سے بولی۔جزاء نے ضبط سے دونوں ہاتھ منہ پہ جمائے۔علایہ نے نفی میں سر ہلاتے اس کی جانب دیکھا۔

ارے تم کیوں رورہی ہے۔تم خوش رہو اب کسی چیز کی کمی نہیں ہے تمہیں دیکھو" سب کچھ ہے تمہارے پاس۔پہلے ماں تھی اب باپ بھی مل گیا۔ان دونوں کی ساری غلط فہمیاں بھی دور ہوگئی اب ہے نا۔اب تم لوگ خوشحال فیملی کی طرح "رہو۔روؤں نہیں تم۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے گالوں پہ بہتے آنسو صاف کرتی پاگلوں کی طرح بولی۔جزاء نے اپنے آنسو پونچھے تھے۔

اب کیوں خاموش ہیں آپ۔جائیں آپ کی بیوی مل گئی اب جائیں خوشیاں" "منائیں۔

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں عاکف سے بولی۔اس کے یوں بدتمیزی کرنے پہ عشب نے اسے تھامنا چاہا لیکن وہ سختی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی۔

ہاتھ مت لگائیں مجھے ڈونٹ ٹچ می۔ڈونٹ ٹچ می۔وہ لگائیں گی مجھ پہ بھی" الزام۔میں بھی اپنی ماما کی طرح رسواں ہوجاؤں گی۔اور میرا الزام مٹانے کی خاطر

All rights reserved to novelslounge.com

بھی کوئی نہیں آئے گا۔یہاں کوئی انسان کسی کا ہمدرد نہیں ہوتا ایسے وقت میں سب چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔جیسے یہ گئے تھے میری ماما کو چھوڑ کر۔الزام دونوں پہ لگا تھا تو آپ اکیلے کیوں وہاں سے گئے۔ہمیں کیوں نہیں لے کر گئے۔کیوں نہیں "اس وقت بولیں جب میری ماں کے کردار پہ کیچڑ اچھالا جارہا تھا۔کہاں تھے سب۔

وہ روتے روتے اپنے دل کا غبار ان سب کے سامنے ظاہر کررہی تھی۔

چلو جس شوہر نے اسے عزت بنایا وہ تو چھوڑ کر چلا گیا۔آپ کو انہوں نے بھائی" "مانا تھا نا تو کیوں نہیں نبھایا بھائی ہونے کا فرض جواب دیں مجھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ عاکف کا گریبان جکڑتے روتے روتے تکلیف کی کیفیت میں بولی۔عاکف اس کی بات پہ پھوٹ پھوٹ کر رودیے کیونکہ ان کے پاس فلحال کوئی جواب نہیں تھا۔

اور آپ دین بھائی۔بیٹا بیٹا کرتی نہیں تھکتی تھی وہ کہاں تھا ان کا بیٹا جب وہ" تکلیف سے مررہی تھی ان کی جان نکل رہی تھی۔آدھی آدھی راتوں کو روتے وہ آپ کو یاد کرتی تھی۔روتی تھی تڑپتی تھی چیختی تھی چلاتی تھی اور میں ایک بدنصیب بیٹی جو اپنی ماں کو کبھی کچھ نہ دے سکی۔وہاں کوئی کیوں نہیں تھا ہماری آہ و پکار سننے کے خاطر بھائی۔کہاں تھے آپ کیوں تنہا کرگئے ہمیں۔آپ سب ایک ایک شخص واقف تھا اس عورت سے۔پھر بھی اکیلا چھوڑ گئے۔"

بولتے بولتے اس کی آواز دھیمی ہورہی تھی لیکن وہ اپنے حواس قابو میں رکھتے بول رہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

کہاں ہیں نادیہ بیگم بلاؤ اپنی ماما کو پوچھو ان سے کب کب کس کس جگہ میری ماما" نے انہیں اپنی چھوٹی بہن کی طرح متعارف نہیں کرایا پھر بھی وہ ایسی بات ان "کے متعلق سوچ بیٹھی۔

وہ ان کے کمرے کا دروازہ پیٹتے بول رہی تھی۔ جزاء نے بوکھلاتے اسے تھاما لیکن وہ بے دردی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی۔ دین نے آگے بڑھتے اسے تھامنا چاہا لیکن وہ ہاتھ کے اشارے سے ہی ان سب کو روک گئی اور تنبیہی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ وہ اپنے قدم بے ساختہ پیچھے لے گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید خود پہ تشدد کرتی دو مضبوط ہاتھوں نے اس کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔ اس نے چونک کر جوں ہی مقابل کا چہرہ دیکھا تو عشب سخت نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔ ایک

All rights reserved to novelslounge.com

پل کو اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ وہ سہم گئی۔اس کا وجود ابھی بھی ہچکولے کھارہا تھا۔

"چھوڑیں مجھے۔"

وہ کسمساتے ہوئے بولی۔عشب نے سختی سے اس کے بازوؤں کو جھٹکا دیا۔

آواز بند اب ایک لفظ بھی آپکی زبان سے ادا ہوا تو میرے سے برا کوئی نہیں"
"ہوگا۔چلیں اندر۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے کھینچتے اندر کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ خاموشی سے اس کے ساتھ ہی کھنچتی چلی جارہی تھی۔دین نے بھی اس کے تعاقب میں جانا چاہا لیکن عاکف نے اسے درمیان میں ہی روک دیا۔

ابھی رک جاؤ عشب کو اس سے بات کرنے دو شکر ہے وہ کسی کی تو سن رہی" ہے"۔

عاکف اسے لیتے لاؤنج میں رکھے صوفے پہ بیٹھ گئے۔دین نے خاموشی سے سر صوفے کی پشت سے ٹکایا تھا۔جزاء کو کسی نے مخاطب نہیں کیا تو وہ ایک حسرت بھری نگاہ عاکف پہ ڈالتے اپنے کمرے کی جانب پلٹ گئی۔اسے تو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ عاکف اس کا باپ ہے۔اندر بیڈ سے پشت ٹکائے بیٹھی نادیہ بیگم کو

All rights reserved to novelslounge.com

دیکھتے اس نے انہیں مخاطب کرنا چاہا لیکن وہ خاموشی سے کروٹ بدل گئی۔ جزاء نے بے تاثر نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"چھوڑیں مجھے۔"

وہ جوں ہی اسے اندر کمرے میں لیا وہ چیخ کر بولی لیکن شاید اب وہ اس کی سننے کے موڈ میں نہیں تھا تبھی کڑی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں نے کیا کہا تھا کہ مجھے آواز نہ آئے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سختی سے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولا۔اس کے لہجے پہ علایہ کی آنکھیں پل بھر میں بھیگی تھی۔

"لیکن وہ سب۔"

اس نے ہچکیاں بھرتے کچھ بولنا چاہا عشب نے اس کے لبوں پہ اپنی بھاری انگلی رکھ دی۔علایہ اس کا لمس اپنے لبوں پہ محسوس کرتے جی جان سے لرزی تھی۔اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ سرعت سے اپنی انگلی ہٹائی۔علایہ خاموشی سے نگاہیں جھکا گئی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"جو بھی ہوا ہے سب بھول جائیں۔"

اس کی بات پہ علایہ نے جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا جیسے اس نے کوئی غلط بات کہ دی ہو۔

"کیا بھلا دینا اس قدر آسان ہوتا ہے۔یہ درد کچی پنسل سے نہیں لکھے ہوتے جنہیں مٹایا تو آسانی سے مٹ گئے کچھ درد دل پہ نقش ہوتے ہیں جیسے پتھر پہ لکیر نصب ہوتی ہے کہ جتنا مرضی اسے صاف کرلو اس کی تہہ ویسی ہی اٹی رہتی ہے۔اسی طرح میں جتنا مرضی رو لوں ان درد کے پیچھے لیکن درد کم ہی نہیں ہوتا۔"

اس کا لہجہ چبھتا ہوا تھا۔عشب نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا اور ایک گہری نگاہ اس پہ سرخ پڑتے چہرے پہ ڈالی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کوشش تو کی جا سکتی ہے نا علایہ۔"

وہ اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔علایہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

"میں بہت کی ہے لیکن نہیں بھول پاتا۔بہت گہرے زخم دیے ہیں اس گزری زندگی نے۔کوئی نہیں سمجھ سکتا کوئی بھی نہیں۔"

وہ بھاری لہجے میں بولی۔اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔عشب نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔

"لیکن یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ اس کی وجہ سے آپ اپنے بڑوں سے یوں مخاطب ہو۔ابھی آپ نے عاکف سر کو کس طرح مخاطب کیا۔کیا وہ آپ کو زیب دیتا تھا ان کا رتبہ دیکھو پہلے آپ۔دین کی تکلیفوں کا آپ کو اندازہ ہے علایہ۔میں

All rights reserved to novelslounge.com

یہ نہیں کہ رہا کہ آپ کا غم چھوٹا ہے یا بڑا لیکن اپنی اس تکلیف میں اپنی ماما کی تعلیمات مت بھولیں۔"

وہ صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی۔ عشب نے کچھ فاصلے پہ جگہ سنبھالی اور اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔ علایہ نے سسکی بھری تھی۔

"وہ مجھے پتہ نہیں چلا سوری۔"

وہ شرمندگی اور دکھ کی ملی جلی کیفیت سمیت بولی۔ عشب نے نرم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ایک بار پھر چہرہ جھکائے اپنے آنسو صاف کررہی تھی۔ مسلسل

All rights reserved to novelslounge.com

رونے کی بدولت ناک بھی سرخ اناری ہورہی تھی۔اس نے بے ساختہ نگاہیں چڑائی۔

ویسے میں نے سنا ہے کہ آپ کی ماما کافی ہمبل اور سویٹ سی تھی تو ان کی بیٹی" "کس پہ چلی گئی ہے جو ہر وقت مرچیں چباتی ہے یا لڑتی جھگڑتی ہے۔

وہ ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتا ہوا بولا شاید اس کا موڈ بدلنا چاہتا تھا۔اس کی بات پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی نم نگاہوں سمیت اسے دیکھتے ہنس دی۔اس کے ہنسنے پہ عشب کے جلتے دل پہ ایک پھوار سی برسی تھی۔وہ آنکھوں میں الوہی سی چمک لیے اسے دیکھے گیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"میں صرف آپ سے لڑتی ہوں۔"

وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے جتانے والے لہجے میں بولی۔عشب نے محبت بھری نگاہوں سے اس کا پھولا ہوا چہرہ دیکھا۔

یہ خادم ہمہ وقت آپ کی خدمت میں پیش ہے محترمہ۔ جب جی چاہے لڑو یا" جھگڑو بس ہنستی مسکراتی رہا کرو کیونکہ زندگی صرف مسکراتے ہوئے ہی خوبصورت لگتی ہے۔"

وہ اس کی سرخ ہوتی ناک ہولے سے دباتا ایک محبت بھری نگاہ اس پہ ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا جب کہ اس کے جانے کے بعد بھی علایہ اس کے لفظوں

All rights reserved to novelslounge.com

کے حصار میں ہی مقید تھی۔اس نے ہولے نے اپنی ناک کو چھوا تھا۔ابھی وہ ساکت کھڑی اسی کے متعلق سوچ رہی تھی معاً دروازے پہ کھڑے دین کو دیکھتے اس کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔اس سے پہلے کہ وہ رخ پھیرتی وہ ایک جست میں اس کا بازو تھامتے روک گیا تھا۔

"کس قدر اذیت سے روشناس کراؤ گی اپنے بھائی کو۔"

اس کی بات پہ علایہ تکلیف سے آنکھیں میچ گئی۔لبوں پہ ہنوز قفل لگا ہوا تھا۔

مجھ سے بات کرو پلیز مجھے بتاؤ ماما کے متعلق کہ ان کے بدنصیب بیٹے نے کیا" "کچھ کھویا ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ درد بھرے لہجے میں بولا۔علایہ نے منہ پہ ہاتھ جماتے اپنی سسکی روکی تھی لیکن دین کی اگلی حرکت پہ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس ک پیروں تلے کسی نے زمین کھینچ لی ہو۔وہ تڑپ کر پیچھے ہٹی تھی لیکن دین نے اس کے پیروں پہ گرفت مضبوط کردی۔

مجھے معاف کردو پلیز ایک بار معاف کردو میں اس سب سے انجان رہا میں نے کیا" "کچھ کھودیا اس بے خبری میں۔

وہ تکلیف سے پھپھک پھپھک کر رودیا۔علایہ اس سے اپنا آپ چھڑواتے پیچھے ہوئی اور گرنے والے انداز میں اس کے مقابل بیٹھی تھی۔

"مت کریں بھائی۔مجھے یوں گنہگار مت کریں۔میں پہلے ہی بہت گنہگار ہوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ روتے روتے اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ گئی۔

دین سے مزید برداشت نہ ہوا تو اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔وہ اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ لب رکھتے اسے اپنے ہونے کا یقین بخش رہا تھا۔

"کیا ہوا تھا ماما کو۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز پہ علایہ نے مشکلوں سے ہچکی روکی تھی۔آنکھیں پل بھر میں سرخ ہوئی۔

ماما بھائی ماما میرے سامنے چلی گئی بھائی۔سب ختم ہوگیا تھا اس دن علایہ" بھی۔اس صفورہ بیگم کی وجہ سے۔وہ عورت نہیں ایک سانپ تھی جو اپنے ہی "بچوں کو بھی کھا گئی۔ان کی خوشیوں کو بھی نگل گئی بھائی۔

وہ اس کا کالر دونوں مٹھیوں میں پھینچتے رنج و ملال کی کیفیت میں بولی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"میں پوچھ رہا ہوں ماما کو کیا ہوا تھا میرے جانے کے بعد۔"

وہ سرد مہری سے گویا ہوا۔علایہ نے سہم کر اس کے چہرے پہ پتھریلے تاثرات دیکھے تھے۔

انہوں نے آپ کے جانے کے بعد ہمیں ہمارے کمرے سے بھی نکال دیا"
تھا۔پہلے تو ماما نے بولنا چاہا لیکن انہوں نے میری نگاہوں کے سامنے ماما کو بہت مارا تھا وہ منت کررہی تھی رورہی تھی تکلیف سے لیکن وہ ناجانے کونسی بھراس نکال رہی تھی بھائی۔میں نے بہت روکا تھا انہیں لیکن وہ نہیں رکی۔مار مار کر انہوں نے ہمیں ایک پرانے سے سٹور روم میں پھینک دیا ان کا خیال تھا کہ ماما کی

All rights reserved to novelslounge.com

بدولت عاکف چاچو اور ان کی بیوی میں علیحدگی ہوئی تھی۔ جتنی اذیت وہ دے سکتی تھی نہ انہوں نے دی ہے ہمیں۔وقت پہ کھانا نہیں دیتی تھی۔میں جب بھی باہر نکلتی مجھے مار کر اندر واپس بھیج دیتی تھی۔ایک دن میں ان کی غیر موجودگی میں ماما کو لیتے ایک انکل کے ساتھ ڈاکٹر پہ گئی تھی تو انہوں نے ماما کو سانس کا مسئلہ بتایا تھا۔وہ ہر رات بس آپ کو اور بابا کو یاد کرتی رہتی تھی اور مجھے یہی سمجھاتی تھی کہ زندگی کے کسی بھی موڑ کر دین ملے تو اسے کہنا کہ اس کی ماں اس سے بے تحاشہ محبت کرتی ہے اسے بہت یاد کرتی ہے۔ایک بار تو تین دن ہوگئے تھے ایک قطرہ پانی بھی نہیں پیا تھا ماما کی طبیعت بے حد خراب تھی۔وہ ان کی طبیعت کی پیشِ نظر کچن کی جانب گئی لیکن اس پہ لاک لگا ہوا تھا اور ماما کو سانس لینے میں اس قدر دقت پیش آرہی تھی۔میں رورہی تھی چلارہی تھی لوگوں سے اپنی ماں کی زندگی کی بھیک مانگتے میں جوں ہی واپس لوٹی وہ شاید اپنی زندگی کی آخری بازی بھی

All rights reserved to novelslounge.com

ہار چکی تھی۔ان کی آنکھیں بند تھی بلکل وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی اس تاریک دنیا میں جہاں میرا تو کوئی ولی وارث نہیں تھا۔میں تنہا تھی۔"

وہ اس کے سینے سے لگی بوجھل لہجے میں تفصیل سے بولی۔دین نے اس کی بات پہ پرسوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"پھر کیا ہوا تھا۔"

اس نے کسی سوچ کے زیرِ اثر پوچھا۔علایہ نے چونک کر اس کے سینے سے سر اٹھایا اور بھیگی آنکھوں میں نا سمجھی لیے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"میرا مطلب ہے کہ کہی ہسپتال وغیرہ نہیں لے کر گئے تھے۔"

وہ اس کا چہرہ پڑھتے اپنی بات پہ زور دے کر گویا ہوا۔علایہ انگلیاں چٹخاتے خاموشی سے چہرہ جھکا گئی تھی۔ذہن کے دریچوں میں اس دن کا دل دہلا دینے والا منظر پوری وقت سے لہرایا تھا۔وہ ایک بار پھر ماضی کی جانب نکل پڑی تھی۔

"ماما میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی ماما میں ابھی نیچے جاکر بتاتی ہوں۔"

وہ کچھ سوچتے تقریباً بھاگنے والے انداز میں ننگے پاؤں ہی زینے اترتی لاؤنج میں داخل ہوئی۔صفورہ بیگم جو عاکف کی تصویر تھامے بیٹھی اسے نم نگاہوں سے تک رہی تھی اسے اپنی جانب بھاگ کر آتا دیکھ وہ نا سمجھی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔دل

All rights reserved to novelslounge.com

میں کسی غیر معمولی پن کا احساس پوری شدت سے جاگا تھا۔انہوں نے پیشانی پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا جو ابھی جزاء کی ہی عمر کی تھی مگر ناجانے کیوں ان کا دل اسے دیکھتے نفرت سے بھرجاتا تھا۔ابھی بھی شاہ زین کی بیٹی کا سوچتے ان کے وجود میں سرد لہریں کوندی تھی۔

"وہ ماما۔"

وہ ہانپتے ہانپتے بولی۔صفورہ بیگم اس کا بھیگا چہرہ دیکھ لب بھینچ گئی۔

"کیا مصیبت ہے۔کچھ بولو گی یا ہکلاتی ہی رہو گی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے منہ پہ ایک تھپڑ چڑتی رعونت زدہ لہجے میں بولی۔علایہ نے اپنے گال پہ ہاتھ رکھتے نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور اپنی چھوٹی سی مٹھیاں بھینچ گئی۔

"وہ ماما کی طبیعت نہیں ٹھیک وہ اٹھ نہیں رہی۔"

وہ بھرائی آواز میں بولی۔صفورہ اس کی بات پہ چونکی تھی۔معاً ان کے لبوں کی تراش پہ ایک شیطانی مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لیے سرعت سے اس سٹور روم کی جانب بڑھی تھی جہاں اس نے ان دونوں کو رکھا ہوا تھا۔وہ جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی کمرہ عجیب سی بدبو سے اٹا ہوا تھا۔انہوں نے اس کے قریب بیٹھتے اس کی نبض ٹٹولی تو ان کا ماتھا پوری شدت سے ٹھٹھکا۔انہوں نے اپنا فون نکالتے سرعت سے ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا حکم دیا اور کسی کے سہارے سے اسے گاڑی میں بٹھایا جو ہنوز ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"میں بھی ماما ساتھ جاؤں گی۔"

وہ عائشہ کی حالت دیکھتے روتے روتے بولی۔صفورہ بیگم نے حقارت سے اس کی جانب دیکھا جو اپنا رونا پیٹ رہی تھی۔

بکواس بند کرو اور دفعہ ہوجاؤ اندر۔ورنہ تمہاری ماما کو بھی اندر ہی بٹھادوں گی ساتھ" "ہی بیٹھی رہنا۔اس کا علاج بھی نہیں ہوگا پھر۔

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے سوچ سمجھ کر پہلا داؤ کھیلا۔علایہ ان کی بات پہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنے قدم پیچھے لے گئی تھی۔پھولے ہوئے گال رو رو کر سرخ پڑ رہے تھے لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری۔

"میری ماما کو لے کر آنا پلیز۔"

وہ ان کا پیر تھامتے منت سماجت کرنے لگی۔صفورہ نے ایک جھٹکے سے اسے پیچھے کی جانب پھینکا تو وہ کمر کے بل دور جاگری۔گرنے کی بدولت کمر میں درد کی ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔وہ دونوں ہاتھ منہ پہ جماتے اپنی چیخوں کو حلق میں ہی دبا گئی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

اتنی دیر میں گاڑی ایک جھٹکے سے ملک ہاؤس کی حدود سے باہر نکلتی چلی گئی۔وہ نم نگاہوں سے جاتی ہوئی گاڑی کو دیکھ رہی تھی۔

دین کا شفقت بھرا لمس اپنی پیشانی پہ محسوس کرتے وہ چونکی تھی۔البتہ دین کی پرسوچ نگاہیں اسی کی جانب اٹھی ہوئی تھی۔وہ ناجانے کیا سوچتے اس کی جانب یک ٹک دیکھ رہا تھا۔

"اس کے بعد کیا ہوا تھا۔"

وہ پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھتے بولا۔علایہ کے چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات پنہاں تھے وہ ناجانے کیا جاننا چاہ رہا تھا۔علایہ نے ایک بار پھر اسے بتانا شروع کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ لاؤنج میں صوفے پہ مسلسل عائشہ کی طبیعت کی بحالی کیلیے دعاگو تھی۔تقریباً دو گھنٹے بعد باہر پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز پہ کسی احساس کے تحت اس کی آنکھیں چمک اٹھی وہ بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب دوڑی لیکن انہیں اکیلا اندر آتا دیکھ وہ لمحہ بھر کو ٹھٹھکی تھی۔اس نے بے چینی سے عائشہ کی تلاش میں نگاہیں گھمائی لیکن وہ کہی ہوتی تو دکھتی نا۔

"میری ماما کہاں ہے۔"

وہ بے چین دل کے ساتھ بولی۔صفورہ نے ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تمہاری ماما مرگئی۔"

اس کی سفاک سرگوشی پہ علایہ نے فق چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا جو تند نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کیا مطلب میری مما کہاں گئی۔انہیں لے کر آؤ۔"

وہ اشتعال کے عالم میں انہیں دھکا دیتی غصے سے نتھنے پھلاتے ہوئے چیخی۔گلہ مسلسل چیخنے اور رونے کی بدولت بیٹھا ہوا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

تمہاری ماں اس دنیا میں نہیں ہے اب۔اسے میں دفنا آئی ہوں اپنے ان ہاتھوں" سے۔اس نے مجھ سے میری اولاد کو چھینا جواب اللہ نے اسے اپنی اولاد سے دور "کردیا۔

وہ پاگلوں کی طرح مسکراتے ہوئے بولی۔علایہ کا سر بے یقینی سے نفی میں ہلا تھا اور وہ وہی اتنے دنوں کا دباؤ اپنے ذہن میں لیتی وہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہوگئی۔صفورہ اسے ایک ٹھوکر مارتی تن فن کرتی کروفرانہ انداز میں اندر کی جانب بڑھ گئی۔

مطلب ماما گھر نہیں لوٹی تھی اس عورت کے ساتھ۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بے چینی سے بولا۔علایہ کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا۔

علایہ یاد کرو جب ماما کمرے میں بیہوش ہوئی تھی تو ان کی سانس چل رہی تھی" کیا۔تم نے چیک کی ہو گی نا۔تم چھوٹی تھی میں جانتا ہوں لیکن حالات نے تمہیں "وقت سے پہلے ہی بڑا بنادیا تھا۔کچھ دیکھا ہو ایسا ویسا یاد کرو پلیز۔

وہ اس کا بازو تھامتے اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا اور تفکر بھرے انداز میں اپنا ماتھا مسلا۔

میں نے تو نہیں البتہ انہوں نے ماما کی نبض ٹٹولی تھی اور تبھی تو وہ انہیں" ہسپتال لے کر گئی تھی اور انہوں نے میرا ہاتھ بھی تھاما ہوا تھا جب انہین باہر

All rights reserved to novelslounge.com

لے کر جایا جارہا تھا اور اگر انسان مردہ ہو تو اس کی جان نکل جاتی ہے وہ تو بلکل بے جان ہوتا ہے نا مگر ان کا ہاتھ بے جان نہیں ہوا تھا۔"

جو جو اسے سمجھ لگی تھی وہ تفصیل سے اس کے گوش گزار رہی تھی۔دین کے چہرے کا رنگ اڑتا چلا جارہا تھا اس کی باتوں پہ۔وہ اپنے خشک پرتے لبوں پہ زبان پھیرتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور کپکپاتے ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرے۔علایہ نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا جو شاید اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔

"بھائی آپ ٹھیک ہے نا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا مضبوط بازو جکڑتے تفکر بھرے لہجے میں بولی۔دین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

آپ نے بتایا کہ ماما کو سانس کا مسئلہ ہوا تھا۔اور جس دن ان کی طبیعت بگڑی" اس دن ہسپتال وہ صفورہ بیگم کے ساتھ گئی تھی اور واپس نہیں لوٹی وہ اس قدر "سفاک کیسے ہو سکتی ہے کہ ایک اولاد کو ہی اپنی ماں کا آخری دیدار نہ کرنے دے۔

وہ عجیب سی کیفیت میں بول رہا تھا۔اس کی باتیں سن ایک بار پھر علایہ کی آنکھوں میں نمی نے بسیرا کیا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ماما چلی گئی تھی بھائی وہ انہیں کہی چھوڑ آئی تھی اور میں نے ان کا آخری بار چہرہ" "بھی نہیں دیکھا میں کس قدر بے بس تھی بھائی۔

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔دین کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔معاً کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ ان دونوں نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں عشب اور عاکف کھڑے اسے ہی حسرت آمیز نگاہوں سے تک رہے تھے۔کچھ لمحے تو وہ سن کھڑی انہیں دیکھتی رہی جو کس قدر اس کے بابا سے مماثلت رکھتے تھے۔ناجانے ایک لمحے کیلیے اس کے دل کو کیا ہوا وہ بھاگتے ہوئے ان کے نزدیک گئی اور ان کے سینے میں چہرہ چھپا گئی تھی جیسے ان کے وجود میں پناہ تلاش کررہی ہو۔

"چاچو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔عاکف نے اسے سختی سے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔وہ بار بار اس کی پیشانی کو لبوں سے چھو رہے تھے جیسے اس کے ہونے کا یقین چاہ رہے ہو۔

"بس میرا بچہ۔میری جان۔ایسے نہیں روتے۔"

وہ اس کی تکلیف کو اپنے دل کے محسوس کرتے ایک بار پھر اس کے سر پہ مشفقانہ انداز میں لب رکھ گئے۔

"ایم سوری چلچو۔"

وہ بھاری لہجے میں بولی۔عاکف نے نم نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا جو پوری طرح شاہ زین بھائی کی مانند تھی۔وہی نین نقش وہی سب کچھ۔جو کچھ انہوں نے سہا اب وہی ان کی بیٹی بھی سہہ رہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

کس بات کا سوری آپ تو حق پہ تھی۔ہم سب غلط تھے جو سب نے یوں آپکو"
"فراموش کیا جیسے آپ کو وجود ہی نا ہو۔

وہ روتے ہوئے سرخ چہرے سمیت بولے۔عشب نے ان کے شانے پہ دباؤ ڈالتے انہیں مزید بولنے سے روکا تھا جو علایہ کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہا۔وہ بنا پلک جھپکائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی کسی کی نگاہوں کی تپش کا احساس تھا کہ عشب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اس نے اسے دیکھتے بھنویں اچکائی جواباً وہ ہولے سے نفی میں گردن ہلا گئی۔عشب نے مسکراتے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی۔

میں بس اسی لیے بول گئی تھی کہ اپنی زندگی میں میں نے بہت کچھ کھویا ہے"
"پہلے بابا ماما اور اب حسن کو بھی۔

وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔عشب کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔اس کا چہرہ سرعت سے سپاٹ ہوا۔وہ تو ایک لمحے کیلیے یہ بات ہی فراموش کرچکا تھا کہ وہ

All rights reserved to novelslounge.com

حسن سے محبت کرتی ہے تبھی مسکرا کر اس سے باتیں کررہا تھا وہ کیسے اس کی امانت میں خیانت کرسکتا تھا۔

"چاچو اب آپ جائیے۔"

عاکف سمجھ گئے کہ دین کس متعلق بات کررہا ہے۔علایہ نے بھی دین کی بات پہ ان سے علیحدگی اختیار کرتے قدم پیچھے لیے تھے۔ان کے جاتے ہی دین نے گلہ کھنکھارتے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

عشب کچھ بہت ذیادہ غلط ہمارے درمیان ہورہا ہے جس سے ہم واقف نہیں" ہے ایک بہت بڑی گڑبڑ۔مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے جیسے ماما کے ساتھ کچھ ایسا ہوا "ہے یا ہورہا ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے۔

اس کی بات پہ عشب اور علایہ دونوں کے رنگ اڑے تھے۔وہ سرعت سے اس کی جانب بڑھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کیا مطلب"

عشب سنجیدگی سے بولا۔دین نے اسے ایک نظر دیکھتے علایہ کی بتائی گئی ساری بات اس کے گوز گزار دی۔عشب کا دماغ بھی لگلے ہی لمحے ٹھٹھکا تھا۔اس نے جھٹکے سے اس کی جانب دیکھا جو پرسوچ نگاہوں سے اسے ہی تک رہا تھا۔

"تم کہنا چاہ رہے ہو کہ عائشہ آنٹی زندہ ہیں۔بٹ ہاؤ از اٹ پاسیبل۔"

اس کی سرسراتی آواز پہ جہاں دین کے دل کی دھڑکن رکی تھی وہی علایہ نے فق چہرے سمیت بے یقینی سے دونوں ہاتھ منہ پہ جمائے۔

انہوں نے علایہ کے کمرے سے باہر نکلتے ہی نادیہ کے کمرے کا رخ کیا۔انہوں نے کمرے کے باہر دستک دی کچھ ہی ساعتوں بعد دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ وہ اپنا دل مضبوط کرگئے۔حالانکہ الزام انہوں نے اس کی ذات پہ لگایا تھا مگر پھر بھی

All rights reserved to novelslounge.com

اب وہ مزید غلط فہمیوں کو اپنی زندگی میں جگہ نہیں دے سکتے تھے۔دروازہ کھلتے ساتھ ہی انہیں جزاء کا چہرہ دیکھنے کو ملا جو اب ہونقوں کی طرح ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔کل سے علایہ کی ٹینشن کی بدولت وہ اس سے ٹھیک سے مل ہی نہیں پائے تھے نا ہی اسے مخاطب کیا تھا۔وہ ان کی سگی اولاد کس قدر بڑی ہوگئی تھی جب وہ ان سے دور ہوئی تھی اس وقت تو بلکل چھوٹی سی تھی۔وہ یہی سوچتے شرمندگی سے چہرہ جھکاگئے۔ان کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ جزاء نے خاموشی سے دروازے سے ہٹتے انہیں اندر آنے کی اجازت دی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں۔اب اسے سمجھ آیا تھا کہ اس کی ماں نے کیوں آدھی رات کو اسے اس کے باپ کے طعنے دیے تھے۔یہ طعنے بھی بے معنی تھے وہ یہی سوچتے لب بھینچ گئی۔کمرے میں تین نفوس تھے اور تینوں ہی اپنی اپنی سوچوں میں غلطاں۔نادیہ تو ابھی عاکف کے کمرے میں آمد سے بے خبر تھی۔وہ خاموشی سے کروٹ بدلے لیٹی ہوئی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"بیٹھیں آپ پلیز۔"

وہ ان کی صورت دیکھتے بھرائے لہجے میں بولی اسے یہی بات چبھ رہی تھی کہ ابھی تک انہوں نے اسے کیوں مخاطب نہیں کیا تھا۔کیا وہ اس سے کسی بات پہ ناراض تھے۔وہ اس کی بات پہ چونک کر صوفے پہ جگہ سنبھال گئے۔حسیات تو نادیہ بیگم کی بھی بیدار ہوچکی تھی لیکن وہ خاموش پڑی رہی۔عاکف نے خاموشی سے صوفے پہ بیٹھتے اس کی صورت دیکھی جو انگلیاں چٹخاتے ضبط سے سرخ پڑرہی تھی۔ایک آنسو ٹوٹتے ان کے گال پہ بہا تھا۔ماں باپ کے غلط فیصلوں کی بدولت اولاد رل جاتی تھی اس کا اندازہ انہیں اس کی سہمی ہوئی صورت دیکھ کر ہورہا تھا۔انہوں نے بے ساختہ اپنی باہیں جزاء کی جانب پھیلائی تھی۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں عاکف کی جانب دیکھا جو اشارے میں اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کررہے تھے۔وہ بنا کوئی لمحہ ضائع کیے بھاگنے والے انداز میں ان کی شفقت بھری باہوں میں آسمائی تھی۔آنکھوں سے آنسو خود بخود بہہ نکلے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"بابا آپ کہاں تھے۔"

اس کے الفاظ کس قدر خنجر کی طرح نوکیلے تھے۔وہ کس قدر خود ترسی کا شکار تھی وہ اذیت سے لب بھینچ گئے۔

معاف کردینا میرا بیٹا مجھے۔بہت سی زندگیاں غلط فیصلوں کی نذر ہوئی تھی کچھ"

"عرصہ پہلے ان میں ہم بھی تھے شاید۔

وہ اذیت بھرے لہجے میں بولتے اس کی پیشانی کو لبوں سے چھوگئے۔اس نے پرسکون انداز میں ہنوز ان کے سینے سے لگے ہی آنکھیں موندی تھی۔اس دوران وہ سب کچھ جانتے بھوجتے بھی بے خبر پڑی آنکھیں موندے پڑی رہی۔اب وہ دھیمے لہجے میں اس سے باتیں کررہے تھے اور وہ نم نگاہوں سے مسکراتے ان کی ہر بات کا جواب دے رہی تھی۔اس نے ان کے حصار میں سکون محسوس کرتے ایک محبت بھری نگاہ ان پہ چہرے پہ ڈالی جو بے چینی سے نادیہ کی جانب دیکھ رہے تھے جن کی پشت ان کی جانب تھی۔جزاء کی نگاہیں نادیہ پہ محسوس کرتے صوفے

All rights reserved to novelslounge.com

سے اٹھ کھڑی ہوئی۔عاکف نے تفکر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔عاکف کو اچھنبا ہوا۔

"آپ منائیں میری ماما اور اپنی بیوی کو۔"

وہ ماحول پہ چھائی اداسی کا اثر زائل کرنے کے تحت بھاری لہجے میں بولی۔آنکھوں میں ابھی بھی ہلکی ہلکی نمی تھی۔عاکف کا چہرہ ایک لمحے کو تاریک ہوا تھا معاً وہ اس کی شرارت پہ ناچاہتے ہوئے بھی بمشکل مسکرادیے۔جزاء انہیں ایک نظر دیکھتی وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔آج اس کا دل پرسکون تھا کیونکہ اس کے ماں باپ دونوں اس کے پاس تھے۔معاً علایہ کی حالت کا سوچتے اس کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔دل ایکدم ویران سا ہوا۔

اس کے جاتے ہی عاکف نے گلہ کھنکھارتے اپنی موجودگی کا احساس دلایا لیکن دوسری جانب سے خاموشی چھائی رہی۔وہ اپنی تمام ہمت متجمع کرتے اپنی جگہ سے اٹھے اور بیڈ کی جانب چل دیے جہاں وہ ابھی بھی آنکھیں میچے اپنے آنسوؤں کو اندر

All rights reserved to novelslounge.com

اتار رہی تھی۔وہ کیسے ان کا سامنا کرے گی یہی سوچ ہی اس کی جان نکالنے کے درپے تھی۔

"نادیہ۔"

ان کی آواز اپنے قریب سی آتی دیکھ وہ اپنا ضبط کھوتے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔اس اچانک ہوئی افتاد پہ وہ ایکدم بوکھلا گئے۔

"نادیہ پلیز میری بات کا یقین کرو ایسا کچھ نہیں تھا جو سوچ تمہارے ذہن میں ہے۔نہ مجھے مزید اذیت دو نہ خود اذیت لو۔وہ بس ایک غلط فہمی تھی۔"

وہ تھکے تھکے لہجے سمیت بولے تو وہ بھی اپنی ہمت متجمع کرتے اٹھتے بیڈ پہ ہی نیم دراز ہوگئی۔وجود ابھی بھی ہچکیاں بھر رہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

مجھ پہ ایک مہربانی کریں مجھے مزید شرمندہ مت کریں میں پہلے ہی سب باتیں"
جانتے شرمندگی کی انتہاں گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی ہوں اور بہت تکلیف میں ہو مزید
"میرا صبر مت آزمائیں۔

وہ حزن و ملال کی ملی جلی کیفیت میں اپنے دونوں ہاتھ ان کے سامنے جوڑ گئی۔عاکف نے تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچتے اثبات میں سر ہلایا تھا اور انہیں قریب کرتے انہیں اپنے شانے سے لگایا ان کا حصار پاتے ہی وہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

"نادیہ بس کرو اب۔"

وہ ان کی ابتر حالت دیکھ ٹوک اٹھے۔انہوں نے سختی سے نفی میں سر ہلایا۔

کیسے بس کرو عاکف اپنی زندگی کے کتنے سال ضائع کردیے میں نے اس غلط فہمی"
کی بدولت۔پہلے عائشہ بھابھی اور آپ پہ شک کرکے۔ناجانے کیسے کر بیٹھی میں یہ گناہ۔پھر اس گھر کو چھوڑ کر آپ کی اولاد کو آپ سے دور کرکے۔میں کیسے ان

All rights reserved to novelslounge.com

گناہوں کا بوجھ اٹھاؤں گی۔عائشہ بھابھی میری وجہ سے نہیں لیے اس دنیا میں۔میں بھی مرجانا چاہتی ہوں ورنہ میرا ضمیر مجھے کچوکے لگاتا رہے گا میں کیسے سہوں گی یہ سب۔"

وہ ان کے سینے سے لگے روتے روتے بول رہی تھی اور وہ دکھ کی کیفیت میں ان کی باتیں سن رہے تھے۔

"آج ہم سب میں سے جو جو بربادی کی نہج پہ ہے وہ صرف ایک انسان کی بدولت جو بدقسمتی سے میری ماں کے عہدے پہ فائز ہے۔"

وہ نفرت بھرے لہجے میں بولا۔

"ایک غلط انسان کی بدولت ہم سب کے بنے بنائے گھر اجڑ گئے۔ہم سب بچھڑ گئے سب ختم ہوگیا۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھرائے لہجے میں بولے۔نادیہ کے حلق میں بھی آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔شرمندگی اس قدر تھی کہ ان سے نظریں بھی نہیں ملا پارہی تھی۔

خیر اب سب ٹھیک ہوجائے گا انشآاللہ کیونکہ ہم سب اس عورت کے سائے" "سے محفوظ ہیں اب۔

وہ ٹھوڑی کی مدد سے ان کا چہرہ اونچا کرتے ان کے آنسو صاف کرتے محبت سے بولے تو انہوں نے بمشکل اثبات میں سرہلایا۔عاکف نے ان کے بال سنوارتے ان کی پیشانی چومی تھی۔اتنے عرصے بعد مسیحائی کا لمس اپنی پیشانی پہ محسوس کرتے وہ سکون سے آنکھیں موند گئی تھی۔ایک شوہر کا تحفظ عورت کیلیے کس قدر ضروری ہوتا ہے یہ بات اسے سچ میں آج سمجھ آئی تھی۔

"عاکف آپ سے ایک بات پوچھوں۔"

اتنے سالوں سے اپنے دل میں پنپتے سوال کو ضبط کے باوجود وہ روک نا پائی۔ان کے سنجیدہ ہوتے تیور دیکھ عاکف ٹھٹھک گئے مگر خود کو نارمل ظاہر کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"ہاں ضرور پوچھو۔"

وہ اپنائیت بھرے لہجے میں بولے۔نادیہ نے بے ساختہ گلہ کھنکھارتے بات کی تمہید باندھی۔

"عاکف شاہ زین بھائی کو کیا ہوا تھا۔"

ان کی آواز پہ عاکف کے حرکت کرتے ہاتھ بے ساختہ تھمے۔چہرے کا رنگ ایک لمحے کو اڑا معا وہ اگلے ہی لمحے خود کو سنبھالتے اپنے حواس بحال کرگئے تھے۔حیرت اس قدر تھی کہ اتنے سالوں بعد نادیہ اد سوال کو جاننے میں اس قدر متجسس کیوں ہیں۔

"کیوں۔"

انہوں نے بغیر کسی تردد کے سوال کیا۔نادیہ شرمندہ سی ہوگئی اپنے اچانک سوال پہ۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کیونکہ ان کی موت کی کوئی واضح خبر نہیں آئی تھی نا اسی لیے۔"

انہوں نے اپنی جانب سے جواز پیش کیا۔عاکف گہرا سانس بھر کر رہ گئے۔دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ انہوں نے کوئی مضبوط دلیل نہیں پیش کی۔

اس میں کوئی بڑی یا حیران کن بات نہیں ہے۔"

آرمی میں کسی مشن کے دوران کوئی افسر شہید بھی ہوجاتا ہے اور اس کے متعلق "کسی کو علم بھی نہیں ہوتا۔تو اس بات کا کوئی جواز نہیں ہے۔

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولے۔نادیہ نے جانچتی نگاہوں سے اس کا چہرہ تکا جو بےتاثر تھا۔شاید وہ اپنے تاثرات چھپانا اچھے سے جانتے تھے۔

تو اس بات کا جواز تو ہوگا نہ کہ آپ کا ردِ عمل ان کی موت پہ ویسا کیوں نہیں تھا" جیسا آپکا میں توقع کرسکتی تھی آپ تو بہت محبت کرتے تھے نا ان سے۔ان کے "جانے کا غم سب سے ذیادہ آپ کو ہونا چاہیے تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ان کی بات پہ عاکف نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری ایسا محسوس ہوا کہ اتنے برس بعد کسی نے انہیں کٹہرے میں لاکر کھڑا کردیا ہو۔

وہ ابھی بھی اپنے موقف پہ قائم تھی۔عاکف اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"ہم آرمی والے ہیں ہمیں مضبوط رہنا پڑتا ہے۔"

وہ نگاہیں چڑاتے مختصر بولے۔نادیہ نے ان کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا تو ان کی نگاہیں ہنوز جھکی ہوئی تھی۔انہیں کسی غیر معمولی پن کا احساس شدت سے ہوا۔

آپ بار بار آرمی والو کا حوالہ دے کر مجھے کیا جتانا چاہ رہے ہیں۔میں یہ بات مان" ہی نہیں سکتی کہ شاہ زین بھائی شہید ہو اور آپ اس قدر پرسکون ہو۔جیسے انہوں نے آپ کو اپنی اولاد کی طرح پالا ہے آپ ان کے جانے پہ بس ذرا سی غمزدگی کا اظہار کریں۔میں نے عشب اور دین کو بھی دیکھا ہے حسن کی موت پہ ان کے شانے بلکل ڈھلکے ہوئے تھے ان سب کی حالت ذار ہماری نگاہوں کے سامنے

All rights reserved to novelslounge.com

تھی حالانکہ اس کے ساتھ کسی قسم کے خون کا رشتہ تو استوار نہیں تھا نا تو آپ کی کیوں نہیں تھی ایسی حالت اپنی ہی بھائی کی موت پہ۔"

وہ اب سنجیدگی سے ان کے سامنے سراپا سوال تھی۔عاکف کو علم نہیں تھا کہ اتنے برسوں بعد یوں یہ سب ایک بار پھر اس کے سامنے آکر کھڑا ہوجائے گا۔وہ بے بسی سے انہیں دیکھ کر رہ گئے جو اپنی بات پہ ڈٹی ہوئی تھی۔

دیکھو نادیہ ان باتوں کا اب کوئی مقصد نہیں ہے۔ہمارا ملنا معنی رکھتا تھا ہم مل لیے اب پرانی باتیں یاد کرکے کیوں خود کو تکلیف دینی۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے سمجھانے والے انداز میں بولے۔نادیہ کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔وہ ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا گئی تھی جیسے آج اپنے سوالوں کے جواب جاننا چاہتی ہو۔

یقین کریں عاکف میں اسی دن اسی لمحے آپ سے یہ سوال کرنا چاہتی تھی۔مگر حالات نے یوں پلٹا کھایا کہ سب پلک جھپکتے ہی بدل گیا۔ہم سب کی کہانی وہی رک

All rights reserved to novelslounge.com

سی گئی تھی۔خوشیاں ہم سے روٹھ گئی اس کے بعد موقع ہی نہیں ملا کہ میں آپ سے پوچھوں۔پلیز اب میری بات کا جواب دے کر میرے بے چین دل کو سکون فراہم کریں۔آپ اس قدر ہچکچا کیوں رہے ہیں اس سوال کے جواب میں۔"

وہ جھنجھلاتے لہجے میں بولی تو وہ بے چینی سے اپنی پیشانی مسلتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔فضا ایکدم گھٹن ذدہ سی محسوس ہوئی۔نادیہ ان کی حالت دیکھتے بوکھلا گئی۔

دیکھو نادیہ اگر تم میرے ردِ عمل کو عشب اور دین کے ردِ عمل سے ملا رہی ہو تو" یہ انتہائی غلط ہے۔ان کے سامنے حسن کی موت ہوئی آنکھوں دیکھا کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا نا کبھی بھلایا جاتا ہے جبکہ مجھے فون پہ اطلاع ملی تھی ان کی موت کی تو اس کے بعد مجھے جو ٹھیک لگتا وہ میں نے کیا۔"

وہ تحمل مزاجی سے کام لیتے ہوئے بولے۔نادیہ نے مشکوک نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

یہی تو بات ہے عاکف۔ساری باتوں کو فل سٹاپ یہی آکر لگتا ہے۔یہاں آکر" میں حیران رہ جاتی ہوں کہ شاہ زین بھائی کی موت سے ایک دو دن قبل آپ کا اچانک آنا اور اس کے بعد آپ کو ہی ان کی شہادت کی خبر ملنا کیا یہ سب مشکوک "نہیں۔

ان کے سوالوں پہ عاکف کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔انہوں نے چور نگاہوں سے نادیہ کا چہرہ دیکھا جس پہ بے چینی واضح تحریر تھی۔

بلکل نہیں تم کچھ ذیادہ ہی محسوس کررہی ہو یہ ایک عام چیز ہے اور ویسے بھی" "ایک افسر اپنی فیملی سے اتنا بڑا جھوٹ کیوں بولے گا کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔

وہ اس کے چہرے پہ چھائی افسردگی بھانپتے ہلکے پھلکے لہجے میں گویا ہوئے۔وہ ان کے انداز پہ وہ چاہ کر بھی مسکرا نہ سکی۔

"یہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہوگا عاکف۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ خالی خالی لہجے میں گویا ہوئی۔ان کے انداز میں بھی ایک ویرانی سی در آئی تھی۔وہ جانتی تھی کہ کچھ تو ہے جو بہت گہرائی میں جاتے ان سب سے چھپایا جارہا ہے لیکن کیا بس وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔عاکف انہیں دیکھ کر رہ گئے جو اتنے برس بعد ملنے کے باوجود اپنی باتیں نہیں کررہی تھی بلکہ ناجانے کیوں پرانے زخم تازہ کررہی تھی جو ابھی تک بھرے بھی نہیں تھے۔

ان سب کے کمرے سے جانے کے بعد وہ بھی خود لاؤنج میں نکل آئی تھی کیونکہ اکیلیے کمرے میں اسے وحشت محسوس ہوتی تھی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اسے کسی نے اکیلے کمرے میں بند کرکے تنہا چھوڑ دیا ہو۔ ابھی بھی وہ لاؤنج میں صوفے پر دونوں پاؤں پھیلائے بیٹھی کسی گہری سوچ میں محو تھی۔ عاکف سے بات کرنے کے بعد وہ خود کو کافی حد تک ہلکا محسوس کر رہی تھی۔ زندگی کی گزری ہوئی اذیتوں کو بھلایا نہیں جاسکتا پر ان کے ساتھ جینا سیکھنا پڑتا ہے اور یہی سب علایہ کرتی آئی

All rights reserved to novelslounge.com

تھی مگر پچھلے کچھ دنوں میں اس کی زندگی میں جو کچھ ہوا اس سے پچھلے تمام زخم دوبارہ تازہ ہوگئے تھے جن کی اذیتوں تکلیفوں کا نہ برداشت کرتے ہوئے وہ بیمار ہوگئی تھی مگر اب کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی۔وہ کسی کا بھی دل دکھانا نہیں چاہتی تھی مگر اتنے عرصے کا لاوا جو دل میں پک رہا تھا وہ آج ناچاہتے ہوئے بھی پھٹ چکا تھا۔ ابھی بھی پچھلے دنوں کی ہی باتیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں معاً جزاء کے پکارنے پر ہوش میں آتے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"کیسی ہو۔"

اس نے انگلیاں چٹخاتے دھیمے لہجے میں استسفار کیا کہ کہی غصہ ہی نا کرجائے۔کیونکہ جس طرح کے حالات چل رہے تھے اس سے کچھ بھی ہونے کی توقع تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"ہمم بہتر ہوں۔ایم سوری جزاء دراصل میں اس وقت۔"

اس سے پہلے کہ وہ شرمندگی کی کیفیت میں اپنی بات مکمل کرتی جزاء نے سرعت سے بات کا رخ ہی بدل ڈالا تھا۔علایہ نے بھیگی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"کب سے پکار رہی تھی کن سوچوں میں گم ہو۔"

جزاء نے قریب ہی صوفے پر جگہ سنبھالتے مسکراتے ہوئے استفسار کیا جس کے چہرے پہ گزری باتوں کا شائبہ تک نہیں تھا ہاں وہ پرسکون تھی اور اس کے سکون

All rights reserved to novelslounge.com

کی وجہ بھی وہ بخوبی جانتی تھی۔ اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا معاً اچانک حسن کی یاد ذہن میں عود آئی کہ کس طرح وہ ان سب کی اداسی کو اپنی باتوں سے انداز سے پل بھر میں ذائل کر دیتا تھا اس خیال پر اس نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔وہ جان چکی تھی گیا انسان واپس نہیں لوٹتا لیکن ان کی یادیں تو ہمہ وقت ہمارے ساتھ ہی رہتی ہے نا۔

جبکہ جزاء اب بھی پریشانی سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی کہ کہیں دوبارہ کچھ ایسا ویسا سوچ کر وہ بیمار نہ ہوجائے اسی خیال کے تحت وہ کافی وقت علایہ کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی تاکہ وہ ایری غیری سوچوں کو اپنی زندگی میں جگہ نہ دے جس کے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہونے کا خدشہ ہو۔

پریشان مت ہو کچھ نہیں ہوا مجھے بس میں کچھ کچھ سوچ رہی تھی کیا تم سننا" چاہو گی؟

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی پریشان صورت دیکھتے علایہ نے اس کی جانب رخ کرتے دھیمے سے کہا جس پر وہ کندھے اچکاتے اثبات میں سر ہلا گئی اور خود بھی آرام سے ٹانگیں اوپر کرتے بیٹھ گئی۔

"سچ میں بتادوں بعد میں مجھے کچھ مت کہنا۔"

وہ تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولی۔جزاء نے بغیر کسی تردد کے اس کا ہاتھ تھامتے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔علایہ نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔

میں بول رہی ہوں ہاں۔ذیادہ بوکھلا مت جانا میں نے سنا ہے کہ لڑکیاں ایسی باتوں پہ شرما جاتی ہیں۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے گویا ہوئی۔جزاء نے خونخوار تیوروں سمیت اس کا چہرہ دیکھا جہاں سے صاف ظاہر تھا وہ اس کا مذاق اڑارہی ہے۔

تم نے بتانا ہے تو بتاؤ ورنہ میں جارہی ہوں۔کب سے پہیلیاں ہی بجھائی جارہی"ہو۔"

وہ اس کے شانے پہ جھانپڑ رسید کرتے پھاڑ کھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔علایہ نے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ہمم تو میں سوچ رہی تھی کہ اب مجھے کچھ سوچنا پڑیگا یو نو میں بھابھی لانا چاہتی" ہوں اپنی اور یہاں ہمارے بھائی کو ہوش ہی نہیں اس بارے میں تم کیا کہتی ہو۔آخرکار تم بھی ہماری کزن ہو۔

علایہ نے بغور اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے بات کہی جبکہ اس کی بات سنتے جزاء کے سامنے پچھلے دنوں کا منظر لہرایا جب دین نے اس سے وہ بات کی تھی۔علایہ نے بغور اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ گلال بکھرا ہوا تھا پرانی باتیں سوچتے۔

"کیا ہوا اتنی سرخ کیوں پڑرہی ہو۔

علایہ اسے ٹھوکا مارتے ہوئے بولی وہ بوکھلائی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"میں۔"

اس کی بات پر جزاء نے سکتے کی کیفیت میں اپنی جانب اشارہ کیا۔ علایہ کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"تم اپنے منہ سے خود بھائی سے شادی کرنے کی امیدوار بن رہی ہو۔او مائی گاڈ یہ چل کیا رہا ہے ہمارے گھر میں۔"

وہ مصنوعی صدمے کی کیفیت میں چلائی تھی معاً جزاء نے کھینچ کر اسے اپنے مقابل بٹھایا اور ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

تم بکواس بند رکھو اور یہاں بیٹھو ذرا۔میں نے کب اپنا نام لیا میں پوچھ رہی ہوں"
"کہ میں اس بارے میں کیا کہوں۔

وہ ہکلاتے لہجے میں اسے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔علایہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور سرعت سے اپنی پشت سے کچھ برآمد کرتے اس کے سامنے کی اور مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ کون ہے۔"

جزاء نے ماتھے پہ شکنیں سجائے حیرت سے اس کے ہاتھ میں موجود تصویر کو دیکھتے استسفار کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

یہ۔یہ نا میں نے دین بھائی کیلیے لڑکی پسند کی ہے۔تمہیں کیسی لگی۔مجھے تو اتنی"
"حسین لگی کہ بس میں کیا بتاؤں۔

علایہ جوش سے اس تصویر میں موجود لڑکی کو دیکھتے ہوئے بولی۔جزاء جو پانی پی رہی تھی اس کی بات پہ اسے زبردست قسم کا اچھو لگا۔وہ مسلسل بری طرح کھانس رہی تھی۔چہرہ ضبط کے چکر میں سرخ پڑرہا تھا۔

"کیا ہوا جزاء۔"

All rights reserved to novelslounge.com

علایہ نے اس کی پشت سہلاتے بھولپن سے سوال کیا۔اس کی جعلی معصومیت پہ جزاء نے شرربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کچھ نہیں بس اس سے ذیادہ حسین لڑکی کبھی دیکھی نہیں نا تو پانی ہضم ہی" نہیں ہوا۔ماشآاللہ اتنی پیاری ہے کہ ماہتاب کی روشنی بھی ماند پڑجائے۔میری خود کی "آنکھیں نہیں کھل رہی۔

وہ دانت پیستے ہوئے اس لڑکی کی خوبصورتی پہ قصیدے پڑھتے ہوئے بولی۔علایہ ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھ رہی تھی جو قہر آلود نگاہوں سے تصویر کو دیکھ رہی تھی جیسے ابھی تصویر سے لڑکی کو نکال کر کچا چبا جائے گی۔

All rights reserved to novelslounge.com

ہے نا دیکھا میری بھی نہیں کھل رہی تھی آنکھیں جب میں نے پہلی بار دیکھا" تھا۔اب مجھے عادت ہوگئی ہے لیکن تمہیں ابھی تک چبھ رہی ہے اور کیا پتہ ساری "زندگی چبھے۔

وہ اس کے شانے پہ ہاتھ مارتی قہقہہ لگاتے ہوئے بولی۔جزاء کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔وہ یک ٹک اس تصویر میں موجود لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

"جزاء کہاں کھو گئیں۔"

علایہ نے اس کا شانہ ہلاتے پوچھا تو وہ گڑبڑا گئی۔

"ہاں نہیں میرا مطلب کیا کہہ رہی تھیں تم۔"

اس کے گڑبڑانے پر علایہ نے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

محترمہ میں سب کچھ کہہ چکی ہوں اور یہاں تو کوئی سن ہی نہیں رہا۔ سب خیر"

"ہے ناں تم کچھ پریشان لگ رہی ہو۔

جزاء کا روہانسا چہرہ دیکھتے علایہ نے کچھ فکرمندی سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی اور اچانک کھڑے ہوتے اس سے چائے کا پوچھتے کچن کی جانب چل دی۔

جبکہ اس کے جانے پر علایہ کی پرسوچ نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا معاً کچھ سوچتی مسکرائی کہ اسی دوران لاؤنج میں عشب داخل ہوا لیکن اسے مسکراتا دیکھ اسے اچھنبا ہوا جو اکیلی بیٹھی مسکرارہی تھی اسے یک گونہ سکون محسوس ہوا اس کے دوبارہ لوٹنے پہ۔

"اسلام علیکم کیسی طبیعت ہے اب آپکی۔"

عشب نے سامنے والے صوفے پر جگہ سنبھالتے ہوئے پوچھا تو وہ جو اپنی سوچوں میں محو تھی ٹھٹھک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"وعلیکم اسلام اب کافی بہتر ہوں اللہ کا شکر ہے۔آپ ابھی تک گئے نہیں۔"

علایہ نے بغور اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

آپ کی اطلاع کیلیے عرض ہے کہ میرا ذیادہ تر وقت یہی گزرتا ہے۔اور اکیلے اکیلے"

"کیوں مسکرارہی تھی۔

عشب نے مسکراتے ہوئے اسے اطلاع دی تو وہ مسکراتی سر نفی میں ہلا گئی اور فون کی جانب متوجہ ہوگئی۔عشب اسکی حرکت پہ تاسف سے اسے دیکھتے اس سے پہلے دین کے کمرے کی جانب بڑھتا ہی کہ اچانک علایہ کی آواز پر ٹھٹھک کر رکا۔

"ویسے آپکی ایج کیا ہے۔"

اس کے سوال پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا جو ہمیشہ ایک نیا سوال لاتی تھی جبکہ اس کے تاثرات پڑھ کر علایہ نے خود ہی اپنی بات مکمل کردی۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ دراصل میں نا دین بھائی کی شادی کے متعلق سوچ وچار کررہی تھی۔ نہیں میرا" مطلب کہ آپ نے شادی نہیں کی ناں تو میں سوچ رہی تھی دین بھائی کی اور آپکی "شادی ہم ساتھ کردیں کیا خیال ہے۔

اس نے آنکھوں میں چمک لئے سوال کیا پر اس کے سوال پر عشب اسے دیکھتا رہ گیا جو اپنے بھائی کو کھونٹے پہ ٹانگنے کے ساتھ اسے بھی ٹانگنا چاہتی تھی۔

میرے حساب سے تو میری شادی ہوچکی ہے اور تو اور دو بچے بھی ہیں تو کیا" ضرورت ہے دوبارہ شادی کی میرے خیال سے آپ دین کے بارے میں ہی "سوچیں۔ میں اپنی بیوی بچوں کو سنبھال لوں وہی بہت ہے۔

عشب نے اس کی بات پر طنز کرتے اسی کی حرکت اسے واپس لوٹائی جس پر وہ کھسیاتے ہوئے سٹپٹا گئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اچھا وہ تو صرف ایک مذاق تھا نہ آپ میری باتوں کو سنجیدہ مت لیا کریں۔ویسے" آپس کی بات ہے آپ کی اصل میں تو شادی ہوئی نہیں ہے اور انکل بیچارے اکیلے بور ہو جاتے ہیں ناں تو آپ کر ہی لیں شادی پھر آپ کے بچے ہونگے تب "ان کے ساتھ انکل کا ٹائم پاس ہوجائے گا وہ بور بھی نہیں ہونگے اور۔

ابھی وہ آگے بھی کچھ مزید گوہر افشانیاں کرتی کہ عشب نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔

آپ کو میرے والد صاحب کی اس قدر پریشانی کیوں ہونے لگی محترمہ جہاں تک" "مجھے یاد ہے آپ تو ان سے ٹھیک سے ملی بھی نہیں۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مشکوک نگاہوں سے اسے گھورتا ہوا بولا۔یہ لڑکی دماغ پکانے کا ہنر بخوبی جانتی تھی۔

انکل تو بنتے جارہے ہیں آپ بھی۔ماں باپ کو تو پھر پریشانی ہوتی ہی ہے۔یہ" دیکھیں آپ کے سر پہ ایک سفید بال اگ بھی آیا۔جلد ہی جنگل بھی اگ جائے "گا۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔عشب کی صدمہ ہی ہوگیا خود کو انکل کہے جانے پہ۔

"کون انکل محترمہ۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔

"آپ اور کون۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھی سر جھٹکتے دوبدو بولی۔ عشب اس کی بے نیازی پہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔

"میں چلتا ہوں دین سے کچھ کام ہے۔"

عشب نے ناراض نگاہوں سے اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہتے دین کے کمرے کا رخ کیا ہی تھا کہ علایہ نے پھر سے بولنا شروع کردیا۔

آپ نے ہی کہا تھا کہ پرانی علایہ بن جاؤں اب بن رہی ہوں تو آپ کو برا لگ رہا" ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی ناراضگی سے خوف سے بچوں کی طرح منہ بسورتے ہوئے بولی۔ عشب کے دین کے کمرے کی جانب بڑھتے قدم تھمے تھے۔وہ سرعت سے رخ پھیرتے اس کی جانب آیا اور بغور اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا۔

پہلی بات کہ مجھے آپ کبھی بری نہیں لگ سکتی اور دوسری بات کہ مجھے اس",
"قدر اچھی بھی مت لگیں کہ میں خود پہ ضبط کھودوں۔

وہ بھاری گھمبیر لہجے میں بولا۔علایہ اس کے بدلتے تیور اور بولتی نگاہوں کو دیکھتے بھونچکا رہ گئی۔اس کی بات پہ چہرے پہ گلال سا بکھرا تھا۔

"جی کیا مطلب۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر سادہ لہجے میں آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔

"جی کوئی مطلب نہیں۔"

وہ تنک کر کوفت بھرے تاثرات سمیت بولا۔ عشب نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے لبوں کی تراش پہ شرارتی مسکراہٹ چھب دکھلا کر غائب ہوگئی تھی۔اس کی قیمتی. مسکراہٹ دیکھ عشب کی نگاہیں لو دینے لگی وہ یک ٹک اس چہرے کو تک رہا تھا جس سے اس نے جتنی شدت سے ناگواری کا اظہار کیا تھا وہ اتنی ہی مضبوطی سے اس کی دل کی سلطنت پہ براجمان ہوگئی تھی کہ وہ اپنے دل کی کاروائی پہ ششدرہ رہ گیا تھا جو فقط اس لڑکی کی ایک مسکراہٹ کا تابع ہوچکا تھا۔اس کا ذہن چاہے اس کے دل میں پنپنے والے جذبے کو جس قدر مرضی جھٹلاتا لیکن اس کے بےاختیار دل نے اس سرپھری لڑکی کے آگے گھٹنے ٹیک دیے تھے۔ہاں وہ اس سے محبت کرتا تھا شاید محبت سے بھی آگے کا سفر جس کی

All rights reserved to novelslounge.com

کوئی حد نہیں ہوتی جس کے آگے ہر جذبہ بیکار ہے ہاں بس وہ اظہار کرنے سے کتراتا تھا کیونکہ وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔

"پھر کیا سوچا آپ نے اس متعلق۔"

علایہ نے بھنویں اچکاتے استسفار کیا۔ عشب اپنی بے لگام سوچوں اور نگاہوں کو جھٹکتے کوفت سے آنکھیں میچ کر رہ گیا کہ اس کی گاڑی ایک ہی جگہ پہ اکر رک جاتی تھی۔

انکل کی بوریت آپ کی موجودگی سے بھی دور ہو سکتی ہے پھر کیا خیال ہے اس"
"بارے میں نہ کچھ سوچا جائے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

غیر متوقع طور پہ اس کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔اس کے گھمبیر لہجے پہ علایہ جو مزید کچھ بولنے کی کوششوں میں تھی اپنی ہنسی کو بریک لگاتے اس کی بات کی جانب متوجہ ہوئی جو پرشوق نگاہوں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔علایہ نے اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا اور معصومیت سے اس کی جانب دیکھا۔

"دیکھیں میں آپکی بہن بن کر اس گھر میں کبھی نہیں جاؤں گی۔"

وہ انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔عشب کی آنکھوں میں بے یقینی سی در آئی۔اس نے دل ہی دل میں خود کو کوستے ایک تند نگاہ اس پہ ڈالی جو اب لاپرواہی سے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑی تھی۔وہ کیسے یہ بات فراموش کرگیا تھا کہ اس کے مقابل کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ علایہ ملک ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

کبھی تو کچھ سوچ سمجھ کر بول لیا کریں علایہ بی بی۔مجھے بہن چاہیے بھی نہیں وہ" "بھی آپ جیسی۔معاف کردیں مجھے۔

وہ اس کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے جھنجھلا کر بولا۔علایہ نے نچلا لب دانتوں میں دباتے اپنے قہقہے کا گلہ گھونٹا تھا۔

"استغفراللہ استغفراللہ۔"

وہ دل ہی دل میں اس کی بات کو سوچتے جھرجھری لیتا ہوا دین کے کمرے کی جانب چل دیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"یس اینڈ فرام ناؤ علایہ ملک از بیک۔"

وہ اپنی ہوڈی کی کیپ اپنے سر پہ اچھالتی ایک ادا سے بولی اور اپنی ہی خودساختہ حرکت پہ قہقہہ لگا کر ہنس دی۔گھر کے در و دیوار نے بھی اس کی ہنسی کی نظر اتاری تھی۔

علایہ کی تمام باتیں سننے کے بعد وہ جو نتیجہ اخذ کرپایا تھا اس سے تو صاف ظاہر تھا کہ ایسا کچھ تو ہے جو ان کی سوچ سے ہی پڑے ہے۔جس کیلیے اس کا لاہور جانا

All rights reserved to novelslounge.com

اشد ضروری تھا کیونکہ اب اس متعلق جو بھی معلومات مل سکتی تھی وہ صفورہ بیگم ہی دے سکتی تھی۔ان کے بارے میں سوچتے وہ سختی سے لب آپس میں سختی سے پیوست کر گیا۔جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔وہ پیشانی مسلتے انہی سوچوں میں غلطاں تھا معاً کمرے میں عشب کی آمد سے اسے کچھ حوصلہ ہوا۔

"کیا ہوا ابھی تو گھر گیا تھا میں واپس اتنی ایمرجنسی میں سب خیریت ہے نا۔"

عشب نے اس کا اڑا اڑا رنگ دیکھتے تفکر بھرے لہجے میں استسفار کیا تو وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

عشب مجھے بہت زیادہ پریشانی ہورہی ہے یقین کرو میرا دل شدت سے کہ رہا ہے"
کہ ماما کے ساتھ کوئی بہت بری زیادتی ہوئی ہے انہیں کسی غلط چیز کا شکار کیا گیا
"ہے۔میرا دل بیٹھا چلا جارہا ہے۔

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولا۔عشب نے اسے تسلی دینے کی خاطر اس کی پشت
تھپتھپائی۔سوچ سوچ کر تو وہ بھی اچھا خاصہ پریشان ہوچکا تھا۔

تم پریشان مت ہو تحمل مزاجی سے کام لو ہم انشآاللہ کل ہی لاہور کیلیے نکلتے ہیں"
"اس بار خالی ہاتھ نہیں لوٹیں گے۔

وہ تسلی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔دین نے سپاٹ انداز میں اس کا چہرہ دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

دعا کرو کہ وہ اس دنیا میں نہ ہی ہو عشب کیونکہ اگر وہ ہوئی تو اس عورت کا" چیتڑے اڑادوں گا میں بغیر کسی قسم کا لحاظ کیے جس کی بدولت ہم اتنی بڑی محرومی "کا شکار رہے۔

وہ اپنے لہجے میں آگ کی سی پھنکار لیے بولا۔ عشب نے اس کی حالت کے پیشِ نظر خاموشی اختیار رکھنا ہی ضروری سمجھا وہ جانتا تھا کہ ابھی وہ کس ٹروما سے گزررہا ہے۔

"ابھی تم میرے ساتھ چلو مجھے چاچو سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔عشب سے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کس متعلق۔"

اس نے مختصراً سوال کیا۔

"اپنے نکاح کے متعلق۔"

وہ سر جھٹک کر بولتے اسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے نادیہ اور عاکف کے مشترکہ کمرے کی جانب چل دیا۔

"کیا ہوگیا ہے دماغ تو نہیں کھسک گیا۔وہ اتنے عرصے بعد مل رہے ہیں اور تم ان کی ملاقات میں خلل ڈالنا چاہتے ہو۔"

عشب اسے جھڑکنے والے انداز میں بولا۔دین نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

تم تو ایسے گھبرا رہے ہو جیسے اندر ان کا رومانس چالو ہو۔ان کی عمر گئی اب۔اب" ہماری باری ہے جس میں دیری مجھے بلکل بھی برداشت نہیں ہے۔تم تو ٹھہرے بڈھی روح۔"

وہ دانت کچکچاتے ہوئے اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے بولا۔عشب نے ان دونوں بہن بھائی کو دل ہی دل میں لعن طعن کی جو ایک اسے انکل کہہ کر مخاطب کررہی تھی اور دوسرا بڈھی روح۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تن فن کرتا اس کی تلقید میں چل دیا۔دین نے ان کے کمرے کے دروازے کے قریب جاتے دستک دی۔چند ساعتوں بعد دروازہ کھلتے ہی عاکف کا چہرہ نمودار ہوا جو ہونق ذدہ سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"کیا ہوا۔ایسے کیوں گھور رہے ہو۔"

انہوں نے گڑبڑاتے سوال کیا۔عشب نے کڑے تیوروں سمیت دین کی جانب دیکھا۔

سر میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں اس انسان کا نکاح پڑھوادیں قسم سے بیوی"
"کے معاملے میں بہت شودا واقعہ ہوا ہے یہ۔

All rights reserved to novelslounge.com

عشب کی بات پہ جہاں عاکف نے تند نگاہوں سے دین کو دیکھا وہی وہ عشب کو دیکھتے کھسیا گیا اور انہیں ایک جانب سرکاتے خود اندر کمرے میں گھس گیا اور نادیہ سے سر پہ پیار لیتے سکون سے صوفے پہ براجمان ہوگیا۔عاکف اس کی حرکت پہ اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"چاچو ادھر آکر بیٹھیں مجھے بات کرنی ہے۔"

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولا۔عاکف نے خشمگین نگاہوں سے اس کے طور اطوار کا ملاحظہ کیا۔

"یہ مخاطب کس طرح ہو تم مجھ سے۔"

وہ کڑے لہجے میں بولے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"میرا مطلب ہے یہاں آکر میرے ساتھ تو بیٹھیں ایک بات کرنی ہے پلیز۔"

ان کی بات پہ وہ سرعت سے عاجزانہ انداز میں بولا۔

عاکف تاسف سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کرتے صوفے پہ اس کے ساتھ ہی براجمان ہوگئے۔عشب بھی نادیہ بیگم سے ملتا ساتھ ہی بیڈ پہ براجمان ہوگیا۔نادیہ بیگم نے ایک نظر ان دونوں خوبرو نوجوانوں کو دیکھا جس میں سے دین کو دیکھتے ہی انہیں پہلی نظر میں کسی اپنے کے ہونے کا گمان ہوا تھی اس کے لب و لہجے اس کی باتوں میں کسی کی جھلک دکھی تھی اب انہیں سمجھ میں آیا تھا کہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ اپنی ماں عائشہ کا ہی پرتو تھا۔

"کیا سوچا آپ نے پھر چاچو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

دین کی آواز نے انہیں سوچوں کے بھنور سے نکالا تھا۔اب وہ خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی۔

"کس متعلق۔"

انہوں نے بے نیازی سے سوال کیا۔دین نے دل ہی دل میں انہیں کوسا تھا البتہ عشب چہرہ جھکاتے مسکراہٹ دباگیا۔

"میرے نکاح کے متعلق۔"

وہ جتانے والے انداز میں گویا ہوا اور شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"ایم سوری بھتیجے لیکن تمہارا نکاح نہیں ہوسکتا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے سختی سے اسے باور کرایا۔دین نے پیشانی پہ شکنیں سجائے ان کی جانب دیکھا۔عشب کے تاثرات بھی کچھ عجیب ہی تھے البتہ نادیہ بیگم پریشانی سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔انہیں حیرت ہوئی تھی کہ وہ اس کے نکاح پہ راضی کیوں نہیں تھے۔حالانکہ دل انکا بھی دکھا تھا کہ وہ اسے جزاء کے حوالے سے نجانے کب سے دیکھنا شروع ہوئی انہیں خود بھی علم نہیں تھا لیکن اب وہ اپنی بیٹی کی خاطر اس کی زندگی تو نہیں خراب کرسکتی تھی تبھی اپنے دل پہ بھاری سل رکھ گئی۔

مگر اب عاکف کا انکار ان کی سمجھ سے باہر تھا۔

چاچو پلیز ایم ناٹ کڈنگ مجھے کسی کام کے سلسلے میں لاہور جانا ہے پھر آپ"
"جانتے ہیں یونٹ میں واپسی ہے پھر ہماری وقت کی بہت کمی ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ جھنجھلائے لہجے میں بولا ان کی ایک ہی تکرار سے پریشان ہوتے۔

"چاچو کیا مطلب کیوں نہیں ہوسکتا میرا نکاح۔"

اب کی بار اس کے لہجے میں بھی ناگواری در آئی تھی۔عاکف نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیونکہ تمہارا نکاح ہوچکا ہے۔"

ٹھاہ ٹھاہ دھماکے تھے جو دین کو اپنے اطراف میں ہوتے محسوس ہوئے۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے فضا ایکدم گھٹن ذدہ سی ہوگئی ہو۔عشب اور نادیہ بے یقینی سے عاکف کی جانب دیکھ رہے تھے جن کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"چاچو آپ مذاق کررہے ہے نا۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز پہ عاکف خاموشی سے نفی میں سر ہلاگئے۔

"نکاح میرا کس سے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے بے بسی سے خود سے مخاطب ہوا معاً ذہن میں بری طرح جزاء کا عکس لہرایا تھا۔وہ ابھی بھی اڑی رنگت سمیت بے یقین ہی تھا۔معاً وہ ایک شکایتی نگاہ ان پہ ڈالتے زوردار طریقے سے دروازہ مارتے تن فن کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔دروازے پہ کھڑی علایہ نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا تھا جس کے چہرے پہ ایک اذیت رقم تھی۔

"عاکف یہ سب۔"

نادیہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ ہاتھ کے اشارے سے انہیں ٹوک گئے تھے۔

اس کے جانے کے بعد کچھ دیر تو عشب اور عاکف ایک دوسرے کو بنا پلک جھپکائے دیکھتے رہے معاً کمرے کی گھمبیر فضا میں ان دونوں کا زبردست قسم کا قہقہہ گونجا تھا۔وہ مسلسل ہنس رہے تھے یہاں تک کہ مسلسل ہنسنے کی بدولت چہرہ

All rights reserved to novelslounge.com

الگ سرخ پڑرہا تھا۔اس کے برعکس نادیہ بیگم ہونق ذدہ سی ان دونوں کو تک رہی تھی۔

"کیا ہوا آپ لوگ ایسے کیوں ہنس رہے ہیں۔"

وہ پریشانی سے بولی۔ان دونوں کی ہنسی کو بریک لگی تھی معاً ان کے چہرے کے تاثرات دیکھتے عاکف تو ایک بار پھر کھل کر ہنس دیے البتہ عشب نے اپنی مسکراہٹ کو بریک لگایا تھا۔

"اس مجنوں کی حالت پہ۔"

عشب محفوظ کن تاثرات سمیت گویا ہوا۔نادیہ بیگم نے پیشانی پہ شکنیں سجائے ان کی جانب دیکھا جو اس کی پریشانی سے لطف اندوز ہورہے تھے۔

آپ نے خواہ مخواہ اسے اس قدر پریشان کردیا ہے دیکھیں اس کی حالت۔اگر وہ" "کسی کو پسند کرتا ہے تو آپ اس کی شادی کروادیں نا اس سے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سمجھانے والے انداز میں بولی۔عاکف نے مصنوعی غصے سے ان کی جانب دیکھا۔

میں ایسے ہی اپنی بیٹی کا حق کسی اور کو دے دوں۔اتنا دریا دل میں کبھی نہیں" "رہا۔

وہ مضبوط لہجے میں گویا ہوئے۔عشب انہیں ایک نظر دیکھتے مسکرادیا۔نادیہ بیگم کے دماغ میں جھماکہ سا ہوا۔وہ تحیر سے آنکھیں پھیلائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"تو اس کا نکاح۔"

ان کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔انہیں لگا شاید دین کا نکاح ان کی غیر موجودگی میں کسی لڑکی سے ہوگیا ہوگا لیکن اب عاکف کی باتیں انہیں پریشان کررہی تھی۔

وہ تو ہم اس کی حالت سے حظ اٹھارہے تھے ورنہ اپنی بیٹی اسے دینے سے کون" "ہچکچائے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ مدھم سا مسکراتے ہوئے گویا ہوئے۔نادیہ بیگم چاہ کر بھی مسکرا نا سکی۔وہ اس کی پسند کے بابت جانتے بھوجتے بھی جزاء کو اس سے باندھنا چاہتے تھے وہ بھی زبردستی۔

"مگر وہ تو کسی کو پسند کرتا ہے نا۔"

انہوں نے اپنی جانب سے جواز پیش کیا۔عاکف اور عشب ایک بار پھر کھل کر مسکرادیے۔

وہ ہماری جزاء کو ہی پسند کرتا ہے۔اب بیٹی دینی ہے تو ذرا سے نکھرے تو"

"دکھانے پڑیں گے نا اتنی آسانی سے اسے اس صاجزادے کو سونپ دوں۔

ان کی مسکراتی آواز پہ نادیہ نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا۔آنکھوں میں تشکر کے مارے نمی سی جاگ اٹھی۔مطلب وہ جسے اپنی بیٹی کیلیے مانگتی تھی وہ خود بھی اسی کو پسند کرتا ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

لیکن سر جب اسے آپ کے اس گھناؤنے مذاق کا علم ہوگا تو پھر تو بس ہم" گئے۔آپ کو تو نہیں البتہ میری جان لے لے گا وہ۔ناراضگی دکھائے گا اچھی "خاصی۔

عشب مدھم سا مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔عاکف نے اس کی بات کو ہوا میں اڑایا۔

کوئی بات نہیں اس کی ناراضگی کا حل بھی ہے میرے پاس۔تم پریشان مت" "ہو۔ابھی تو مزہ آنا شروع ہوا ہے۔

وہ چٹکیوں میں اس کا حل بتاتے ہوئے بولے۔عشب ان کی بات پہ اثبات میں سر ہلاگیا اور باہر کی جانب چل دیا کیونکہ وہ بارہا بار نادیہ کے چہرے پہ پریشانی بھانپ چکا تھا تبھی باہر کی جانب چل دیا تاکہ وہ کھل کر ان سے بات کرسکے۔

عاکف اگر اس نے کچھ غلط قدم اٹھالیا تو۔آج کل کے لڑکے کچھ بھی کرنے" سے گریز نہیں کرتے۔یہ ٹھیک نہیں ہے آپ ابھی اس کے پاس جائیں اور اسے "سب سچ بتائیں کہ جیسا آپ نے کہا ویسا کچھ نہیں ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سنجیدگی سے تحکم بھرے لہجے میں گویا ہوئی تو عاکف تاسف سے انہیں دیکھ کر رہ گئے جنہیں ہر بات کو سر پہ حاوی کرنے کا شروع سے ہی شوق تھا۔

"یہ لو تمہاری چائے۔"

جزاء نے چائے کا مگ اس کی جانب بڑھایا جو سنجیدگی سے بیٹھی کپڑوں کا پوسٹ مارٹم کررہی تھی۔

"شکر ہے آج کی صدی میں تمہاری چائے بن گئی بڑی ہی کوئی نکھٹو واقع ہوئی ہو۔"

وہ تند نگاہوں سے اسے دیکھتے اس کے ہاتھ سے چائے کا مگ تھام گئی معاً اسکی نگاہ اس کے ہاتھ میں موجود دوسرے چائے کے مگ پہ پڑی۔اس نے سوالیہ نگاہیں جزاء کی جانب اٹھائی تو وہ کھسیاتے ہوئے گڑبڑا گئی۔اس نے میسنی سی ہنسی ہنستے اس کی جانب دیکھا تو علایہ نے مشکل ہی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"یہ مگ کس کیلیے لے کر جارہی ہو تم۔"

اس نے مصنوعی حیرت سے استسفار کیا۔جزاء نے دانت کچکچاتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جو جانتے بھوجتے چسکے لیتی رہتی تھی۔

وہ دین کیلیے۔میں نے ابھی دیکھا انہیں وہ اپنی پیشانی مسل رہے تھے مجھے ایسا" "محسوس ہوا جیسے ان کے سر میں درد ہے اسی لیے بس بنادی۔

اس نے تفصیل سے بیان کیا۔علایہ نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"لاؤ میں دے آؤ بھائی کو۔"

وہ اس کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی۔جزاء نے سرعت سے ٹرے پیچھے کھسکائی تھی۔

"ارے تم کیوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ خشمگین نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔علایہ اس کے انداز پہ ہونق ذدہ رہ گئی۔اب کی بار جزاء کو بھی اپنی جلدبازی کا احساس ہوا۔

میرا مطلب ہے کہ تمہاری طبیعت نہیں نا ٹھیک تم آرام کرو میں دے آتی ہوں"
"کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔

وہ سرخ چہرے سمیت خفت سے گویا ہوئی۔

اب اتنی بھی بیمار نہیں کہ اپنے بھائی کا کام نہ کرسکوں اور ویسے بھی اب نا تم"
میرے بھائی سے دور رہو۔میں نے انہیں ابھی لڑکی دکھادی ہے اور انہیں وہ پسند بھی آچکی ہے۔ان کے کام ان کی بیوی کرے وہ ہی بہتر ہے تم اس کی موجودگی میں کام کرو گی تو ان کی بیوی کہی برا ہی نا مان جائے۔اب کوئی بیوی کسی پرائی
"عورت کو اپنے شوہر کا کام کرتے کیسے برداشت کرسکتی ہے۔

وہ اس کا گال تھپتھاتے افسوس کرنے والے انداز میں بولی۔جزاء کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔مطلب اس دن جو بھی باتیں

All rights reserved to novelslounge.com

دین نے اس سے کہی تھی وہ سب ایک فریب تھا۔وہ فقط اس کا استعمال کررہا تھا۔اس نے سختی سے مٹھیاں بھینچی تھی۔وہ ایک نم نگاہ علایہ پہ ڈالتے ٹرے اٹھاتے تن فن کرتی دین کے کمرے کی جانب چل دی۔علایہ نے اس کے جاتے ہی اپنے ہاتھ جھاڑے تھے۔معاً کچھ سوچتے اس کی آنکھیں پل بھر میں بھیگی تھی۔

"آئی رئیلی ویری مس یو حسن۔اگر تم ہوتے تو ہم یہ سب مل کر کرتے۔میں رونا نہیں چاہتی لیکن ان آنسوؤں پہ میرا زور ہی نہیں چلتا۔میں دعا کروں گی کہ تم جہاں بھی رہو خوش رہو۔مگر تم میرے دل میں ہمیشہ رہو گے ایک ایسے انسان کی مانند جس کو بھلانا ناممکنات میں سے ایک ہے۔"

وہ نم نگاہوں سے کھڑکی سے جھانکتے تاروں بھرے آسمان کو دیکھتے محبت سے بولی۔اب کی بار اس کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ بھی تھی بھیگی مسکراہٹ۔

باہر کی جانب جاتا عشب اسکی آواز پہ انہی قدموں سے تھما تھا۔اس نے چونک کر ادھ کھلے دروازے کے اندر جھانکا جہاں وہ تصور کی آنکھ سے حسن سے مخاطب

All rights reserved to novelslounge.com

تھی۔عشب نے اپنے لب سختی سے آپس میں پیوست کیے تھے۔علایہ کی یہی باتیں اسے یہ سوچنے پہ مجبور کرتی تھی کہ کہی وہ بھی تو حسن کو پسند نہیں کرتی تھی اور اگر کرتی تھی تو وہ کیسے حسن کی محبت کو خود سے جوڑنے کا سوچ سکتا تھا۔وہ یہ چاہ کر بھی نہیں کرسکتا تھا۔یہی سب سوچتے اس کی آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑی۔چہرے پہ سرد تاثرات نمودار ہوئے تھے۔

"اگر ایسا کچھ ہوا تو عشب سب ختم کردے گا۔"

وہ سپاٹ انداز میں بولتے ایک الوداعی نگاہ علایہ پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر کا دروازہ عبور کرگیا۔

جزاء نے غصے سے اس کے کمرے کے نزدیک پہنچتے دروازہ بجایا لیکن دوسری جانب سے کوئی ردِ عمل نہ آیا۔اس نے ایک بار پھر وہی عمل دہرایا اس عمل پہ ایک جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔

"کیا مصیبت۔"

All rights reserved to novelslounge.com

دروازے پہ ایستادہ جزاء کو دیکھتے اس کے باقی لے الفاظ وہی دم توڑ گئے۔ جزاء نے سہمے سہمے انداز میں دین کی سرخ انگارہ ہوتی نگاہوں کو دیکھا جو غیض کے عالم میں اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ علایہ کا سانس وہی خشک ہوگیا۔ وہ جو اس سے لڑنے آئی تھی لفظ ساتھ دینے سے انکاری ہوگئے۔

"کیا بات ہے اب کچھ بولوں گی یا ایسے ہی گھورنے آئی ہو۔"

وہ اس کی مسلسل خاموشی سے اکتا کر بولا۔ جب سے عاکف نے اس متعلق بات کی تھی کہ اس کا نکاح ہوچکا ہے وہ ایسے ہی چڑچڑا ہوا پھررہا تھا اور اب اسی ضد میں جزاء بھی آنے والی تھی۔

"وہ میں یہ چائے دینے آئی تھی۔"

وہ اس کی نگاہوں سے خوف کھاتے جلدی سے بولی مبادہ وہ کہی اس کا گلہ ہی نا دبادے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تو دو پھر۔"

وہ اس کے ہاتھ سے ٹرے جھپٹتا ہوا بولا۔ جزاء کی آنکھوں میں نمی سی ابھری اس کے سخت لہجے پہ۔

"یہ چائے ہے یا شربت۔ایک چائے بھی نہیں ڈھنگ سے بنتی۔"

وہ چائے کا ایک گھونٹ بھرتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔ جزاء اپنی جگہ سے اچھل کر پیچھے ہوئی معاً اس کے لہجے سے تنگ آتے وہ بھی اب کی بار اپنا ضبط کھو بیٹھی۔

تو خود بنالیں اٹھ کر پاؤں نہیں پڑی میں آپکے کہ میرے ہاتھوں کی چائے پی"
"لے۔

وہ بھی اب کی بار اونچی آواز میں چلاتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔اس کے یوں اونچا اونچا رونے پہ وہ بوکھلاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"اب رو کیوں رہی ہو یار۔"

وہ جھنجھلائے انداز میں بولا۔جزاء نے کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تو اور آپ کے اتنے سرد مہری سے بات کرنے پہ ہنسو۔"

وہ تنک کر بولی۔دین نے ضبط سے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا اور ایک بے بس نگاہ اس پہ ڈالی جو اب بے دردی سے اپنی آنکھیں پونچھ رہی تھی۔

یار پلیز رونا بند کرو۔میں بس کسی وجہ سے پریشان ہوں اسی لیے ایسے بول پڑا ورنہ" "جانتی ہو تم میں نے کبھی ایسی بات نہیں کی۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔جزاء نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا جس نے ابھی بھی اپنا رشتہ پکا ہونے کی بات اسے نہیں بتلائی تھی۔

آپ کو کسی کے احساسات کا خیال ہے یا نہیں۔جب جی چاہا محبت سے بات" "کرلی جب جی چاہا ناراضگی جتالی اور جب جی چاہا اتنی بدتمیزی سے مخاطب کرلیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھی اب ضبط ہار بیٹھی تھی تبھی غصے سے ہانپتی ہوئی چلائی۔اس کے بات کرنے کے انداز پہ دین کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"محترمہ ایسا بھی کیا کردیا میں نے جو آپ کے احساسات سے ناقدری ہوگئی۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے کڑے لہجے میں بولا۔ایک عاکف نے ناجانے کونسا نکاح پڑھوادیا تھا جس کا اسے بھی علم نہیں تھا اور اب ان کی بیٹی فضول میں ناجانے کیا کیا بول کر اس کا دماغ گرم کررہی تھی۔

مجھے اپنے پیار بھری باتوں میں پھنسا کر آپ کونسا رشتہ پکا کرواتے پھررہے ہیں"

"جس کا کسی کو علم ہی نہیں ہے۔

وہ بھرائے لہجے میں بولی تو پانی پیتے دین کو ذبردست قسم کا اچھو لگا۔وہ ناگواری سے اسے دیکھے گیا مطلب اب وہ اس کا رشتہ پکا کروانے آگئی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

نہیں اور کوئی نہیں ملا منگنی اور نکاح کروانے کیلیے۔باپ نے نکاح پڑھوادیا"
ڈائریکٹ ایک ایسی لڑکی سے جسے آج تک میں نے تو کیا کسی نے نہیں دیکھا اور
اب بیٹی میری منگنی کروارہی ہے ناجانے کس سے جس کے بابت مجھے علم ہی
"نہیں ہے۔

وہ تلملاتے ہوئے بولا۔جزاء نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا مطلب ابھی بھی
وہ اسے بتانے پہ رضامند نہیں تھا۔اور تو اور اس کا نکاح بھی ہوا وا تھا۔اس نے
بے یقینی کی کیفیت میں اپنے دونوں ہاتھ منہ پہ جمائے۔آنکھوں سے موٹے موٹے
آنسو گالوں پہ تواتر بہہ رہے تھے۔دین نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔

"اب رو کیوں رہی ہو۔"

وہ تنگ آکر بولا۔جزاء نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

آپ کا نکاح بھی ہوا ہے۔اب آپ نے منگنی بھی کرلی اور آپ مجھے بھی اپنے" جھانسے میں پھنسا رہے ہیں کہی ایک اور بھی تو نہیں پھنسائی ہوئی۔آپ تو چار "شادیوں کی ڈیفینیشن پہ پورا اتر رہے ہیں۔

وہ روہانسی ہوتے بولی۔دین نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پہ ڈالی کو دکھنے میں تو پاگل نہیں لگتی تھی البتہ اسے اب یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ ظاہری طور پہ عقل مند لڑکی اندر سے پوری کھسکی ہوئی ہے۔

تم جانتی ہو میری ایک بیوی مر بھی چکی ہے ایک کو تو میں نے طلاق دے دی" "اور ایک مجھے چھوڑ کر جا چکی ہے۔

وہ مصنوعی افسردگی سے بولا۔جزاء کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی معاً عقب سے آنے والے قہقہے کی آواز پہ ان دونوں نے سرعت سے رخ موڑتے عقب میں دیکھا جہاں عاکف اور علایہ دونوں کھڑے قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں سرخ پڑ رہے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

چاچو آپ ہنسیں مت مجھے اس وقت آپ مسکراتے ہوئے بلکل اچھے نہیں لگ"
"رہے۔اور آپ کس خوشی میں ہنس رہی ہو علایہ۔

وہ ان کے مستقل ہنسنے پہ تنک کر گویا ہوا۔

"ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ تم میرا غصہ میری بیٹی پہ اتارو گے۔"

انہوں نے افسردگی سے اسے مخاطب کیا۔دین نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔

چاچی امی مجھے یہ بات بتائیں پہلے کہ یہ آپکی بیٹی شروع سے ہی بیوقوف ہے یا"
"پھر مجھے دیکھ کر کوئی خاص قسم کا دورہ پڑتا ہے۔

وہ ایک کٹیلی نگاہ جزاء پہ ڈالتے نادیہ بیگم سے مخاطب ہوا تو وہ اچانک اس کے سوال پہ بوکھلا گئی۔

"اب تم حد کررہے ہو میری بیٹی کو بیوقوف کہہ کر۔"

عاکف سے برداشت نہ ہوا تبھی جزاء کے حق میں فوراً میدان میں اتر آئے۔

All rights reserved to novelslounge.com

تو اور سہی کہہ رہے ہیں بلکل بھائی۔میں نے فقط ایک مزاق کیا تھا اور محترمہ" سیریس ہی ہوگئی بھئی جب محبت کی ہے تو سب سے پہلے اعتماد کرنا سیکھو۔اعتماد "کے بغیر محبت کا کوئی جواز نہیں ہے۔

علایہ نے بھی عاکف کے بولنے پہ سرعت سے دین کا بازو تھامتے اس کی سائیڈ ہوتے نہایت ہی گہری بات کر ڈالی۔کچھ ساعتوں کیلیے تو عاکف اور نادیہ جہاں کے تہاں رہ گئے کیونکہ ان کا رشتہ بھی تو بے اعتمادی کی ہی نذر ہوا تھا۔علایہ ان سب کے خاموش ہونے پہ حیرت زدہ رہ گئی۔

اچھا چلو چو نکاح تو پڑھوا ہی دیا ہے آپ نے میرا اب کم از کم مجھے یہ ہی بتادیں کہ" "وہ عظیم ہستی کون ہے۔

وہ علایہ کی بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر تھکے تھکے اعصابوں سمیت بولا۔

"وہ تو ابھی اس دنیا میں ہی نہیں آئی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولے۔اب کی بار ان کے ساتھ علایہ کا قہقہہ بھی بے ساختہ تھا۔

"چاچو ڈونٹ ٹیل می کہ آپ نے وہ ایک مزاق کیا تھا۔"

دین تنبیہی لہجے میں بولا۔عاکف بے بنا کسی تردد کے بھولپن سے اثبات میں سر ہلایا۔دین نے صدمے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جو اس کا اچھا خاصہ ریکارڈ لگا چکے تھے۔

اور یہ ایک آپکی بیٹی جو ناجانے کب سے مجھ پہ بے وفا ہونے کے الزامات لگارہی ہے۔"

وہ ناراض نگاہوں سے جزاء کو تکتے ہوئے بولا۔جزاء خفت سے سرخ پڑتا چہرہ جھکا گئی۔دل کی کیفیت ناجانے کیوں عجیب سی ہورہی تھی۔اس نے بے چینی سے اپنی انگلیاں چٹخائی۔

All rights reserved to novelslounge.com

اب وہ سب لاؤنج میں بیٹھتے باتوں میں مصروف تھے جب دین نے ناجانے کیا سوچتے بات کا آغاز کیا۔

"چاچو آپکو یاد ہے میں نے ایک بار پہلے بھی آپ سے اپنے نکاح کا ذکر کیا تھا لیکن آپ نے اس وقت بھی بنا کسی تردد کے انکار کیا تھا چلیں اب تو سمجھ آتا ہے کہ آپ مزاق کررہے تھے لیکن اس وقت وہ کیا تھا پھر"۔

اس کی بات پہ عاکف نے اسے دیکھ کر مدھم سی مسکراہٹ پاس کی تھی۔

"اس وقت جب تم نے نکاح کا ذکر کیا اپنے تو میں ڈر گیا تھا کہ ناجانے تم نے کسے پسند کیا ہوگا کیونکہ میں تمہیں شروع سے ہی جزاء کیلیے سوچتا آیا ہوں۔میں کیا تم جانتے ہو عائشہ بھابھی شاہ زین بھائی ہم سب کی توجہ کا مرکز تم ہی تھے جزاء کیلیے تبھی تو اس قدر جان سے پیارے ہو۔اور اس وقت میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ تم جزاء کو پسند کرتے ہوگے ورنہ میں نکاح کرنے میں دیری

All rights reserved to novelslounge.com

نہیں کرتا رہی آج کی بات تو تمہاری مجنوں والی حالت نے ہمیں یہ مذاق کرنے پہ مجبور کردیا۔

"جانتے ہو جب جزاء کی پیدائش ہوئی تھی تو شاہ زین بھائی نے کیا کہا تھا۔

وہ یہ سب باتیں بولتے جیسے ماضی کے پنوں میں کھو گئے تھے۔

"ماما یہ ہماری ڈول ہے نا جو چاچی امی لانے والی تھی۔"

چھ سالہ دین عاکف کی گود میں چڑھا بیڈ پہ نادیہ کے قریب لیٹی سرخ و سفید بچی کو دیکھتے چمکتی آنکھوں سمیت بولا۔عائشہ نے اس کی بات پہ محبت سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"اور آپ جانتے ہو کہ یہ صرف آپکی ڈول ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

عاکف نے اس کے کان کے قریب جھکتے سرگوشی کی تو جواب میں وہ کھلکھلا اٹھا۔شاہ زین نے اس کی بات پہ سرعت سے اسے سرزنش کی تھی۔

اونہوں ابھی سے اس کے ذہن میں ایسی باتیں مت ڈالو جو آگے جاکر مشکلات" کا سبب بنیں۔جوں ہی بچے بڑے ہونگے ہم پھر اس متعلق بات کریں گے ویسے میں بھی دل سے یہ چاہتا ہوں کہ اسی طرح ہمارے بچے آپس میں جڑے رہے تاکہ اگر نا بھی رہے تو ان کے ذریعے ہماری نسل پڑوان چڑھتی رہے۔مگر ابھی بات "کرنا مناسب نہیں ہے۔

انہوں نے محبت بھری گزارش کی۔وہ سب ان کی بات سے متفق ہوتے اثبات میں سر ہلاگئے۔

"مطلب بابا بچپن سے ہی میری پسندیدگی کے بابت جان گئے تھے۔"

وہ چمکتی نگاہوں سمیت بولا۔ان سب کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگی تھی انہیں یاد کرتے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"خیر اب تم مجھے بتاؤ کہ لاہور جانے کا ارادہ کیوں ہے تمہارا سب خیریت ہے نا۔"

انہوں نے کچھ یاد آنے پہ مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"جی سب ٹھیک ہے بس جیسے میں نے آپ سے کہا ہے کہ میں وہاں جانے سے پہلے نکاح چاہتا ہوں تو آپ میری بات پہ نظرثانی کریں ذرا۔ کل نکاح کروادیں تاکہ میں کل رات کی فلائٹ سے ہی لاہور جاسکوں عشب کے ساتھ۔"

اس نے سنجیدگی سے ساری بات ان کے گوش گزار دی۔ جزاء کو علایہ کے ساتھ ابھی باہر آئی تھی ان کی بات کا مدعا نکاح کا سنتے ایک بھیگی نگاہ دین پہ ڈالتے دوبارہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔ دین کو اس کی حالت کچھ ٹھیک نہیں لگی تھی ناجانے کیوں کچھ غیر معمولی پن کا احساس شدت سے ہوا تھا مگر وہ اپنا وہم سمجھتے سر جھٹک گیا۔ علایہ ان سب کے قریب ہی جگہ سنبھال گئی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر کل نکاح کرتے سادہ سی رخصتی کی تقریب کردیتے ہیں کیا کہتے ہو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے ہموار لہجے میں بولتے آخر میں سب کی تائید چاہی۔

"میں تو کب سے کہہ رہا ہوں آپ ہی نہیں سن رہے تھے بس۔"

وہ شکایتی انداز میں انہیں تکتے ہوئے بولا تو عاکف اس کی بات پہ مدھم سا ہنس دیے۔علایہ نے محبت بھری نگاہوں سے دین کا ہنستا مسکراتا چہرہ دیکھا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کے دل میں جزاء کیلیے کیا اہمیت ہے۔

"کونگریچولیشنز بھائی۔"

وہ اس کے سینے سے لگتے محبت سے اس کا گال چومتے ہوئے بولی جواباً دین نے بھی مشفقانہ انداز میں اس کا سر چوما تھا۔اتنی دیر میں جزاء بھی اپنے حواس بحال کرتے باہر آئی۔اب وہ سب آپس میں ملتے ہنستے ہوئے کوئی بات کررہے تھے۔دین کی باتوں باتوں میں جزاء کے ساتھ چھیڑ چھاڑ جاری تھی۔وہ اس کی باتوں پہ سرخ پڑتی چہرہ جھکا دیتی۔علایہ ان سب کے ہنستے مسکراتے چہروں کو دیکھتی رہ گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

کس قدر اذیت سے بھرا لمحہ ہوتا ہے وہ کہ اتنے سارے لوگوں کی موجودگی میں بھی آپ تنہا ہو اصل تنہائی تو اسی کا نام ہے کہ آپ سب کے ساتھ ہو مگر پھر بھی آپ کا کوئی نہ ہو۔

اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہا جسے اس نے سرعت سے انگلی کے پوروں سے چن لیا۔وہ ایک نم نگاہ ان سب پہ ڈالتے واپس اپنے کمرے میں لوٹ آئی۔

"ابھی بھی نہیں آنا تھا بیٹا جی۔"

وہ تھکا تھکا سا جوں ہی گھر میں داخل ہوا اس سے پہلے کہ وہ زینے چڑھتا کاظم صاحب کی پاٹ دار آواز پہ اس کے قدم وہی زمین پہ گڑے تھے۔اس نے سرعت سے رخ پھیرتے ان کی جانب دیکھا جو طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"آپ ابھی تک سوئے نہیں۔"

اس نے حیرت بھری نگاہوں سے ہال میں لگی گھڑی میں وقت دیکھتے استسفار کیا۔

"آپکا ہی انتظار تھا صاجزادے صاحب۔کدھر سے مٹرگشت کرتے آرہے ہیں۔"

انہوں نے اس کے ساتھ ہی زینے چڑھتے سنجیدگی سے سوال کیا۔عشب نے تاسف سے ان کی جانب دیکھا جو اچھے سے جانتے تھے پھر بھی بارہا بار یہی سوال پوچھتے تھے۔

"ڈیڈ یو نو ویری ویل۔میں دین کی جانب گیا ہوا تھا اس نے ایمرجنسی میں بلایا تھا۔"

اس نے سادہ.سے لہجے میں جواب دیا۔

اب وہ دونوں عشب کے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔عشب نے اپنے شوز اتارتے شو ریک میں رکھے اتنی دیر میں وہ بھی صوفے پہ براجمان ہوچکے تھے۔

"اچھا سب خیریت ہے نا۔وہ علایہ بیٹی ٹھیک تھی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

ان کے تفکر بھرے لہجے پہ عشب نے نظریں گھما کر ان کی جانب دیکھا اور دبیر قالین کو اپنے پیروں تلے روندتا وارڈروب کی جانب چل دیا۔

"جی وہ تو اب ماشآءاللہ کافی حد تک بہتر ہے یا دکھانا چاہ رہی ہے۔"

اس نے کندھے اچکاتے جواب دیا۔کاظم صاحب اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"اچھا ویسے تمہارا وہاں جانا کچھ ذیادہ نہیں ہوگیا۔"

انہوں نے مشکوک نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھنے جانچنا چاہا جو ان کی بات پہ سپاٹ ہوچکا تھا۔انہیں حیرت ہوئی تھی۔

"پریشان مت ہو اب سے نہیں جاؤں گا۔"

وہ پتھریلے لہجے میں گویا ہوا۔علایہ کی باتیں ایک بار پھر ذہن میں گردش کرنے لگی تھی۔وہ کیسے کسی اور کا حو ہڑپنے کی سوچ سکتا تھا۔کاظم صاحب نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو اپنے فیصلے پہ اب پراعتماد دکھائی دے رہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

یہ کیا بات ہوئی اب تو تمہیں وہاں جانا چاہیے یا نہیں نہیں جانے کی کیا ضرورت" ہوگی اب تمہیں کیونکہ جس کی بدولت تم وہاں آئے روز چکر کاٹتے ہو میں تو اسے "ہی یہاں لانے کی تیاریوں میں ہوں۔

انہوں نے جوش سے بولتے عشب کی سماعتوں پہ بم پھوڑا تھا۔وہ جو وارڈروب میں گھنسا آرام دہ لباس نکال رہا تھا ان کی بات پہ جھٹکے سے رخ موڑتے سکتے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جو انتہائی پرسکون تھے۔

"ڈیڈ آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔"

اس کی سخت آواز پہ کاظم صاحب نے پیشانی پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا۔

تم ابھی بھی یہ کہہ رہے ہو کہ میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہوں۔میں اب" تمہیں کر کے دکھاؤں گا بیٹا جی تمہارے آسرے بیٹھا تو ہوگئی تمہاری شادی۔ عجیب ہو بھئی تم بھی ابھی کل یونٹ سے کوئی ایرجنسی آئے گی تو تمہیں یہاں سے

All rights reserved to novelslounge.com

بھاگنے کی پڑجائے گی پیچھے میرا گھر پھر سے سنسان۔کچھ اپنے باپ کا بھی خیال ہے یا نہیں۔"

کاظم صاحب تو گویا اس کی بات پہ پھٹ ہی پڑے تھے تبھی کڑی نگاہوں سے اسے دیکھتے دھاڑے۔وہ اس اچانک ہوئی افتاد پہ بوکھلاگیا۔

"ڈیڈ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ علایہ نہیں باقی آپ جس سے شادی کرانا چاہیں گے میں رضامند ہوجاؤں گا۔لیکن پلیز وہ نہیں۔"

وہ منت کرنے والے انداز میں بولا۔

"اگر ہوگی تو وہی ہوگی کیونکہ مجھے پہلی بار میں ہی وہ بچی بہت پیاری لگی تھی جب اس سے فون پہ بات ہوئی تھی ہنستی مسکراتی۔"

وہ اس کا ذکر بھی محبت سے کررہے تھے۔عشب نے ایک نگاہ ان پہ ڈالتے ہٹالی۔

All rights reserved to novelslounge.com

ڈیڈ میں آپ کو وارن کررہا ہوں میں وہاں رشتے کیلیے حامی کبھی نہیں بھروں"
گا۔میں حسن کی محبت کو کیسے چھین سکتا ہوں۔وہ اس سے محبت کرتا تھا اور شاید
"علایہ بھی اسے۔

وہ نظریں چراتے دھیمے لہجے میں بولا۔کاظم صاحب اس کی بوندھی دلیل پہ حیرت سے منہ کھولے رہ گئے جو ایک جا چکے شخص کی محبت کا جواز پیش کررہا تھا۔

"ویسے مجھے تم سے اس قدر عقلمندی کی امید تو نہیں تھی بیٹا جی۔"

ان کی طنزیہ آواز پہ وہ خجل سا ہوتے چہرہ جھکاگیا جانتا تھاکہ وہ اس کی عزت افزائی کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

"چلیں شکر کریں کہ پھر میں آپ کی امیدوں پہ پورا اترا ہوں۔"

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولا۔کاظم صاحب اس کی بات پہ تلملا کر رہ گئے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے ہاں ہمارے دلوں کی حد تک محدود ہے لیکن"
حسن کی خاطر علایہ کو چھوڑ دینا یہ سراسر غلط ہے۔کچھ عقلمندی کا مظاہرہ کرو۔یو
بیوقوفوں کی طرح اس لڑکی کو مت جانے دو جو ایک ہیرا ہے تمہاری زندگی سنوارنے کا
"ہنر رکھتی ہے اور میری بوریت بھی دور کرنے کا۔

وہ مشفقانہ لہجہ اپناتے ہوئے بولے۔عشب نے سپاٹ انداز میں ان کی جانب
دیکھا۔

"ڈیڈ میں جو بول چکا ہوں میں اسی پہ قائم ہوں آپ پلیز۔"
وہ سختی سے ان کی بات رد کرتے ہوئے اس سے پہلے بات مکمل کرتا فون پہ آنے
والی کال نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی تھی۔وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا
موبائل اٹھاتے دیکھا جس پہ دین کالنگ جگمگارہا تھا۔اس نے سرعت سے فون
اٹھاتے کان سے لگایا۔لبوں کی تراش پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا
شاید وہ جان چکا تھا اس مذاق کے متعلق۔

All rights reserved to novelslounge.com

تمہارا تو میں وہ حال کروں گا زندگی بھر یاد رکھو گے تم سے تو مجھے ایسی امید قطعی" "نہیں تھی۔

فون چھٹتے ہی اس کی آواز سنتے مشکل عشب نے اپنا قہقہہ ضبط کیا۔

"اچھا اب جس لیے فون کیا ہے وہ تو بتادو کم از کم نیا پار لگی یا نہیں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔دین نے ناراضگی سے ست جھٹکا تھا۔

"کل نکاح ہے میرا پہنچ جانا وقت پہ۔"

اس کی اطلاع پہ وہ ایک بار پھر کھل کر ہنس دیا تھا۔ہاں وہ اس کیلیے بے تحاشہ خوش تھا کیونکہ زندگی نے جو تلخیاں اس کے نام کی تھی اب اس سے ہٹ کر وہ خوشیوں کو اپنی زندگی میں داخل کرنے جارہا تھا۔ایک محبت بھرے رشتے کی تنظیم رکھنے جارہا تھا۔

"بہت بہت مبارک ہو۔انشآءاللہ میں وقت پہ پہنچ جاؤں گا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مسکراتے لہجے میں بولتے کال کاٹ گیا۔

"یہ کس چیز کی مبارکباد دے رہے تھے تم۔"

کاظم صاحب جو منتظر نگاہوں سے اسی کو تک رہے تھے فون رکھتے ہی سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے بولے۔

"کل دین کا نکاح ہے ڈیڈ۔"

اس نے بالاخر کاظم صاحب کی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔انہوں نے خشمگین نگاہوں سے عشب کی جانب دیکھا مطلب دین بھی اپنی زندگی کا ایک نیا باب شروع کرنے جارہا تھا بس ایک وہی تھا جسے اس سب میں کوئی لگاؤ نہیں تھا۔معاً کچھ سوچتے ہی ان کی نگاہیں چمک اٹھی۔انہوں نے شیطانی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا جو بے نیاز بنا اپنے کاموں میں محو تھا۔

"اب وہ ہوگا جو آپکے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا بیٹا جی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ دل ہی دل میں معصم ارادہ کرتے ایک مسکراتی نگاہ عشب پہ ڈالتے کمرے سے باہر آگئے۔اب ان کی انگلیاں موبائل پہ تیزی سے کسی کا نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھی۔ان کے جاتے ہی عشب نے تعجب سے ان کا مسکراتے چہرے کو سوچا معاً ان کی باتیں ایک بار پھر اعصابوں پہ بری طرح سوار ہوچکی تھی۔وہ پریشانی سے اپنی پیشانی کو مسلتے بیڈ پہ چت لیٹ گیا۔اس کی نگاہیں اپنے عین اوپر دیوار پہ مرکوز تھی۔

"میں جانتا ہوں کہ آپ ابھی تک سنبھلی نہیں ہو۔آپ کے لبوں کی جعلی مسکراہٹ میری زیرک نگاہوں سے مخفی بھی نہیں ہے۔آپ کا یوں پرانی علایہ بننا بھی فقط ایک ڈرامہ ہے۔میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ٹوٹے ہوئے لوگ اتنی آسانی سے کہاں جڑتے ہیں جب تک انہیں ایک محبت سے بھرپور توجہ سے بھرا ہوا مرہم ہی میسر نہیں ہوگا تو وہ انسان کیوں کر سنبھلے گا۔آپ کے وجود نے جو چوٹ کھائی ہے وہ اتنی آسانی سے تو بھرنے سے رہی۔میری شدت سے خواہش تھی کہ میں

All rights reserved to novelslounge.com

آپ کے ٹوٹے بکھرے وجود کو سمیٹ لیتا لیکن جب تک وہ ذات نہیں چاہے گی انسان کے بس میں کچھ نہیں۔میں نے اب آپ کی طلب کو اندر ہی کہی دبادیا ہے شاید اسی کو زندگی کہتے ہیں۔زندگی آپ کو ہر رنگ دکھاتی ہے پھر چاہے وہ کھلتا ہو یا مرجھایا تاکہ وقت رہتے یہ بات آپ پہ باور ہوجائے کہ کس رنگ کو کیسے پار کرنا ہے۔"

وہ آنکھیں موندتے تصور میں ہی علایہ سے مخاطب تھا لہجہ حد درجہ خشک تھا۔اس کے لہجے میں ایک پختگی تھی شاید وہ اس الفت کی راہ میں ہار کو اپنے لیے منتخب کر بیٹھا تھا۔

"کل کیا پہن رہی ہو تم۔"

جزاء کو کمفرٹر کھولتے اپنی سوچوں میں غلطاں تھی علایہ کی بات پہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

میں پتہ نہیں بابا کہہ رہے تھے کہ کل دین اور علایہ کے ساتھ جاکر ایمرجنسی میں" "ہلکی پھلکی شاپنگ ہوجائے گی۔

اس نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔دل ابھی سے عجیب ہورہا تھا ناجانے اتنی جلدی نکاح کی کیا ضرورت تھی بھلا۔اسے یہی سوچ پریشان کررہی تھی۔اس کی بات پہ علایہ نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔

میں اور وہ بھی شاپنگ۔ نو نیور۔ مجھے خاص قسم کی چڑ ہے یہ بھاری بھرکم کپڑوں" کی شاپنگ کرنے سے۔ تم ایسا کرنا بھائی کے ساتھ جانا۔وہ اچھی شاپنگ کروادیں "گے۔ میں انہی میں سے کچھ پہن لوں گی۔

وہ کندھے اچکا کر اس کی بات کی نفی کرتے ہوئے بولی۔جزاء نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

مگر علایہ ایسے کپڑے نکاح کے فنکشن میں زیب نہیں دیتے اور یہ ویسے بھی" "پرانے ہوچکے ہیں۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔علایہ نے خاموش نگاہوں سے اسے دیکھا۔

تم جانتی ہو میری عمر کیا ہے بیس سال۔کم عرصہ نہیں ہوتا۔ان بیس سالوں" میں تم اندازہ لگا سکتی ہو کہ میرے اندر کس قدر امیدوں نے دم توڑا ہے کس قدر خواہشات اپنی موت آپ مرگئی۔سوچ سکتی ہو کہ کس قدر فنکشن آئے ہونگے کبھی سکول میں کبھی کالج میں کبھی یونی میں۔میں نے ایک ڈریس بھی نہیں خریدا کبھی ان چیزوں کیلیے یا یوں کہوں کہ میرے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہوتی تھی۔ کبھی میں بھی مڑتی تھی روتی تھی چلاتی تھی کہ میری دوستیں میرا مذاق اڑائے گی ایسے پرانے کپڑے پہننے پہ لیکن پھر کیا ہوا میری دوستیں ختم ہوگئی لیکن یہ ظلم نہیں ختم ہوا۔پھر یہ شوق بھی اپنے آپ مرتے چلیں گئے۔میں نے دوستیں بنانا چھوڑ دی خود کو اپنے آپ تک محدود کرلیا۔ایسے تو نہیں کہتی میں کہ علایہ کا کافی عرصہ پہلے اختتام ہوچکا ہے یہ جو تمہارے سامنے ہے نا یہ علایہ نہیں ہے یہ مٹی "کا وہ پتلا ہے جو اپنی آخری سانس کے ختم ہونے کے انتظار میں ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ خالی خالی نگاہوں سے اپنے ہاتھ کی لکیروں کو تکتے ہوئے بولی۔جزاء کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا۔اس نے آنکھوں میں وحشت لیے اس کی جانب دیکھا جو اب کانوں میں ہینڈ فری لگا رہی تھی۔اس کا دل بیٹھ گیا۔ابھی اس نے مزید کوئی بات کرنا مناسب نہیں سمجھا اور خاموشی سے کمفرٹر درست کرتے ایک نگاہ علایہ پہ ڈالتے کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔اس کے لیٹتے ہی علایہ نے ایک اذیت سے بھرپور نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔معاً وہ بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے آنکھیں موند گئی ابھی اسے آنکھیں موندے چند لمحے ہی بیتے ہونگے معاً اپنے قریب ہونے والی کھٹ پٹ کی آواز نے اس نے چونک کر دیکھا جہاں وہ نیند میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

"جزاء۔"

علایہ نے اس کا شانہ ہلایا لیکن وہ ہنوز کچھ بول رہی تھی۔علایہ کو پریشانی نے آن گھیرا۔وہ ایک چیخ مارتے اچانک اٹھ بیٹھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

علایہ مجھے بہت گھٹن ہورہی ہے۔میں کیا کروں۔میں اتنی جلدی نکاح نہیں"
کرسکتی۔انہیں پتہ چلا کہ میں ابھی تک اس ٹروما سے باہر نہیں آپائی تو وہ مجھے
"چھوڑدیں گے۔

وہ روتے روتے اس کا ہاتھ تھامتی وحشت زدہ نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے
بولی۔علایہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو ناجانے کس متعلق بات کررہی
تھی۔

"کیسا ٹروما جزاء۔"

اس نے حیرت سے استسفار کیا۔جواباً اس نے اس کے سینے سے لگے روتے
روتے ایک ایک بات اس کے گوش گزار دی۔علایہ سن بیٹھی اس کی باتیں سن
رہی تھی جو اب اس کے سینے سے لگے ہی کانپ رہی تھی۔اس کی گرفت جزاء کے
ہاتھوں پہ ڈھیلی پڑی تھی۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھاتے اس
کے لبوں سے لگایا جو وہ ایک ہی سانس میں پی گئی۔اس کی ابتر حالت نے ایک

All rights reserved to novelslounge.com

لمحے کو اسے بھی سوچنے پہ مجبور کردیا تھا مگر پھر وہ دین کی ساتھ موجودگی کا سوچتے پرسکون ہوگئی۔کہ اس کا بھائی تو اس سے محبت کرتا ہے تو وہ ضرور اسے سنبھال لے گا۔اسے یک گونہ سکون بھی حاصل ہوا تھا۔وہ بے چینی سے بار بار اپنی انگلیاں چٹخارہی تھی علایہ نے ناجانے کیا سوچتے اس کی پشت سہلائی اور پاس رکھا اسٹالر سر پر لیتے اسے دھیمے لہجے میں اس کے کان کے قریب جھکتے سورت یسین پڑھنے لگی یہ بھی اس نے اپنے کمرے میں اکیلا پن دور کرنے کی خاطر یاد کی تھی تاکہ وہ ہمہ وقت ان سورتوں کے حصار میں مقید رہے۔ابھی بھی وہ جزاء کو اسی لیے سنارہی تھی تاکہ وہ اللہ کے کلام کی بدولت پرسکون نیند سوجائے اور ہوا بھی کچھ یوں ہی اگلے دس منٹ میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی۔علایہ نے تشکر بھرا سانس خارج کیا اور اسے تکیے پہ لٹاتے پرسوچ نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"اگر کل بھائی کی موجودگی میں یہ سب۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں پائی تبھی پٹخنے والے انداز میں تکیے پہ سر رکھتے اپنی دکھتی آنکھوں کو دباتے آنکھیں موند گئی۔

اگلی صبح کا سورج نئی امیدیں لے کر نمودار ہوا تھا۔دھوپ نے اسلام آباد کی سرزمین پہ ہر جانب بسیرا کیا ہوا تھا۔دین کی نکاح کے بدولت ہر جانب خوشیوں کی مہکاریں گونج رہی تھی۔سب اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے۔گھر کے بیک سائیڈ پہ ہی کسی اچھے ایونٹ آرگنائزر کو ہائر کرتے اچھی سی سجاوٹ کا اہتمام کیا جارہا تھا۔تیاریاں وقت رہتے ہی شروع ہوچکی تھی۔

"علایہ بیٹا چلیں شاپنگ کیلیے۔"

دین نے اس کے کمرے میں آتے ہی اسے مخاطب کیا جو اپنی تمام پینٹس بیڈ پہ بکھیرے اس میں ناجانے کیا چیز تلاش کررہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

بھائی آپ لوگ جائیں میں کچھ نہیں خریدوں گی میں انہی میں سے کچھ پہن لوں"
"گی۔

وہ سادہ سے لہجے میں گویا ہوئی۔دین نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیوں لگتا ہے آپکو بھائی کے نکاح کی خوشی نہیں ہے۔"

وہ اپنے لہجے میں افسردگی سموئے بولا۔علایہ اس کی بات پہ تڑپ کر سیدھی ہوئی۔

بھائی خوشی ان قیمتی لباسوں سے نہیں ظاہر کی جاتی چہرے سے جو خوشی چھلکتی"
"ہے وہ اس سب کیلیے کافی ہوتی ہے۔

وہ جتانے والے لہجے میں گویا ہوئی۔دین افسوس سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

اچھا تو مطلب یہ ہے کہ آپ اب میرے کہنے پہ بھی اچھا سا تیار نہیں ہوگی میں"
"اپنی بہن کو سب سے پیارا دیکھنا چاہتا ہوں۔

وہ اس کی پیشانی چومتا ہوا بولا علایہ اس کی بات پہ ہولے سے ہنس دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

بھائی مجھ سے یہ لڑکیوں کے بھاری بھرکم لباس سونے پہ سہاگہ اس کے اوپر" زیور قطعی نہیں پہنے جاتے اور رہی بات خوبصورت دکھنے کی تو وہ آج جزاء کو دکھنا "ہے کیونکہ آج اس کا دن ہے۔

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولی۔

"ایسے نہیں مانو گی نا آپ۔ مجھے لگتا ہے کھینچ کر لے جانا پڑے گا۔"

وہ اس کی کلائی مضبوط گرفت میں جکڑتا ہوا بولا۔علایہ نے کسمساتے اپنی کلائی چھڑوانی چاہی لیکن مقابل کی گرفت مضبوط تھی۔وہ پیر پٹختے ناراضگی سے رخ پھیرتے اس کی تلقید میں گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی جہاں جزاء پہلے سے ہی موجود تھی۔اس کے بیٹھتے ہی جزاء نے مسکراتی نگاہوں کا تبادلہ کیا تھا۔وہ ان کی پلیننگ پہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

"تمہیں تو میں بعد میں پوچھوں گی چالاک عورت۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی جزاء نے اس کی بات پہ مسکراہٹ دبائی۔

"بصد شوق۔"

وہ بائیں آنکھ دباتی شریر لہجے میں بولی۔علایہ رعونت سے سر جھٹکتے مزید ونڈ سکرین کے ساتھ جیسے سب سے ناراض ہونے کی قسم کھائی ہو۔

تقریباً بیس منٹ کے مسافت طے کرتے ان کی گاڑی ایک پرتعیش سے مال کے آگے رکی تھی۔دین نے ان دونوں کو اپنی تلقید میں آنے کا اشارہ کرتے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے۔

ایک نہایت ہی خوبصورت فینسی کپڑوں والی دکان کے آگے وہ کچھ سوچتے رکا تھا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔علایہ تو ایک کونے مین کھڑی موبائل میں مصروف تھی البتہ جزاء دین کے ساتھ کھڑی دل ہی دل میں علایہ کو لعن طعن کررہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کوئی ڈریس پسند آیا۔"

دین نے اس کی پریشانی بھانپتے نرمی سے براہ راست اسے مخاطب کیا تو وہ حلق تر کرتے بیچارگی سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"چلو میں دیکھتا ہوں۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی ایک طائرانہ نگاہ پوری دکان میں دوڑائی جہاں ایک سے بڑھ کر ایک انتہائی خوبصورت لباس تھا۔اس نے ایک کونے میں لگے پیچ کلر کے نہایت ہی مناسب کام والے سوٹ کو اتارنے کا حکم دیا۔فراق کے گھیر بازو اور گلے پہ ہلکا سا موتیوں کا کام ہوا تھا۔سیلز مین نے اس کے حکم کے مطابق وہ سوٹ اتارا تو جزاء کی آنکھوں میں بھی پسندیدگی کی رمق دیکھتے دین نے سرعت سے اسے پیک کرنے کا حکم دیا تھا۔اس کا سوٹ پیک کراتے ہی دین نے اپنا رخ علایہ کی جانب کیا جو باہر کھڑی ہنوز موبائل میں مصروف تھی۔

"کچھ پسند آیا میری جان کو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

دین نے اسے اپنے شفقت بھرے حصار میں لیتے مخاطب کیا جواباً اس نے خاموشی سے قدم آگے کی جانب بڑھاتے میسنی کی شکل بنائی اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتے سامنے سے آتے عشب اور کاظم صاحب کو دیکھتے ان کے قدموں کو بے ساختہ بریک لگی تھی۔علایہ نے تو بے ساختہ تشکر بھرا سانس خارج کیا کہ جان چھوٹی۔

"کیسی ہو بیٹا۔"

کاظم صاحب ان دونوں کو پیار دیتے آخر میں خوشدلی سے علایہ سے مخاطب کیا تو اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔اس دوران عشب نے اسے نہ دیکھنا ہی بہتر سمجھا۔اس کی نگاہیں علایہ کی بجائے ہر چیز کا طواف کررہی تھی۔علایہ کو اس کا رویہ کھٹکا تو بہت لیکن وہ مسکرا کر اس بات کو بھی جھٹک گئی۔

"انکل خیریت آپ یہاں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

دین نے بات کا آغاز کیا۔

"بس کچھ شاپنگ کرنی تھی فنکشن کیلیے آپ لوگوں کی مکمل ہوگئی۔"

انہوں نے سنجیدگی سے جواب دیتے ایک مسکراتی نگاہ علایہ پہ ڈالی۔علایہ نے بمشکل مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا جو مسلسل اسے ہی گھور رہے تھے۔

"کوئی نہیں انکل۔مجھے آپ ہی دیکھ رہے ہیں لگتا ہے اپنے بیٹے کے حصے کا بھی"

"ناراضگی ہے کیا خانزادہ صاحب۔

وہ ان کے مسلسل گھورنے پہ قہقہ لگا کر براہ راست عشب سے بولی تو وہ سب کے سامنے اس طرز مخاطب پہ سٹپٹاگیا مگر اپنی بات کے جواب میں ان سب کے ہونق زدہ چہرے دیکھ وہ بیچارگی سے ہنستی خفت سے سرخ پڑگئی۔جان چکی تھی کہ کچھ غلط بولنے کی غلطی سرزد ہوگئی ہے۔عشب نے خونخوار تیوروں سمیت اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"بھائی چلیں گھر چلتے ہیں پہلے ہی کافی دیری ہوگئی ہے۔"

وہ دین کا بازو تھامتی کھسیاتے ہوئے بولی۔دین نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جیسے کچھ باور کرانا چاہ رہا ہو۔

بھائی میں نہیں خریدوں گی آپ چاہے جیسے مرضی گھوریں۔ مجھ سے نہیں ایسے"
"لباس پہنے جاتے نہیں مینج ہوپائے گا۔

وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولی۔اس سے پہلے کہ وہ تھک ہار کر سر جھٹکتے آگے کی جانب بڑھتی کاظم صاحب کی آواز پہ اس نے ٹھٹھک کر ان کی جانب دیکھا جو مشفقانہ انداز میں اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

میری بیٹی میرے کہنے پہ ایک ڈریس لے لے۔بہت لائٹ سا ہوگا اور آپ"
"ماشآءاللہ بہت حسین لگیں گی۔

وہ محبت بھرے لہجے میں بولے۔ناجانے ان کے لہجے میں ایسا کیا تھا کہ وہ جہاں کی تہاں رہ گئی۔علایہ جو انہیں انکار کرنا چاہتی تھی ناجانے کیا سوچتے اس کا سر خود بخود ہی اثبات میں ہل گیا۔کاظم صاحب تو گویا کھل ہی اٹھے البتہ باقی تینوں صدمے کی کیفیت میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔کاظم صاحب علایہ کو لیتے ایک دکان کی جانب چل دیے جہاں انہیں کچھ لمحے پہلے ایک سفید رنگ کا لباس بہت خوبصورت لگا تھا۔پیروں کو چھوتا فراک جس پہ موتیوں اور نگوں کا کام ہوا تھا ساتھ مہرون رنگ کی چنری۔انہوں نے تو پہلی نظر میں اس لباس میں علایہ کو تصور کیا تھا اپنی بہو کے روپ میں۔اور اب جب انہیں اپنی سوچ پہ عمل پیرا ہونے کا موقع مل رہا تھا تو کیسے اسے فراموش کر دیتے۔انہوں نے دکان میں داخل

All rights reserved to novelslounge.com

ہوتے ہی سرعت سے وہ ڈریس پیک کرنے کا اشارہ کیا۔علایہ کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"انکل یہ کیا آپ پہلے ہی سوچ کر بیٹھے تھے کیا۔"

اس کی حیرت میں ڈوبی آواز پہ کاظم صاحب نے خجل ہوتے اس کا چہرہ دیکھا جہاں صاحب حیرانی رقم تھی۔

"ارے نہیں بس اچھا لگا تو خرید لیا آپ کو اچھا نہیں لگا کیا۔"

انہوں نے سٹپٹاتے سوال کیا۔علایہ ایک مشکوک نگاہ ان پہ ڈالتی خاموشی سے نفی میں سر ہلا گئی۔وہ دونوں جوں ہی دکان سے باہر نکلے وہ سب ابھی تک وہی ساکت کھڑے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔کچھ ہی دیر میں شاپنگ مکمل کرتے ہی وہ سب جوں ہی گھر جانے کیلیے گاڑی میں سوار ہوئے لیکن وہ چلی ہی نہیں۔دین نے پریشانی سے انگیشن میں چابی گھمائی مگر بے سود۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کیا ہوا سب خیریت ہے نا۔"

عشب نے اس کی پریشان صورت دیکھ ونڈ سکرین پہ جھکتے استسفار کیا۔

"پتہ نہیں یہ گاڑی کیوں نہیں چل رہی۔افف وقت کی جتنی کمی ہے اتنا ہی دیر سے کام ہورہا ہے۔"

وہ تفکر بھرے لہجے میں بولا۔

"ایسا کرو کہ تم لوگ ہماری طرف چلو۔میں ڈرائیور سے کہتے یہ گاڑی مکینک پہ بھجوا دیتا ہوں تم وہاں سے گاڑی لیتے گھر چلے جانا۔"

عشب نے ایک تجویز پیش کی تو کسی حد تک دین کو بھی ٹھیک لگی۔ان کی گاڑی میں جگہ سنبھالتے ہی گاڑی زن سے خانزادہ مینشن کی جانب روانہ ہوئی تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی جوں ہی خانزادہ منشن کی حدود میں داخل ہوئی تو علایہ کی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا۔وہ لوگ گاڑی سے باہر نکلے اس

All rights reserved to novelslounge.com

وقت بھی وہ طائرانہ نگاہ پورے منشن پہ دوڑا رہی تھی۔سب اندر کی جانب بڑھ رہے جبکہ وہ دوسرے زینے پہ کھڑی مالی کو پودوں کو پانی دیتا دیکھ رہی تھی عشب شاپنگ بیگز گاڑی کی ڈکی سے نکالتے جوں ہی اس کے نزدیک آیا علایہ نے بے ساختہ اسے روک لیا۔

"یہ اس قدر بڑا مینشن آپ کا ہے کیا۔"

وہ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لیے حیرانگی سے بولی۔

"جی بلکل کیوں۔"

وہ اس کی پھیلی آنکھوں کو دیکھتے مدھم سا مسکرایا۔علایہ نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"وہ آپ کی شکل دیکھ کر لگتا نہیں کہ آپ اس قدر امیر ہیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ہونق پن سے گویا ہوئی۔عشب کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔اس نے قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میری مسکراہٹ سے کوئی خاص دشمنی ہے کیا جو بار بار ایسی ویسی بات کرتے میرے لبوں سے چھین لیتی ہیں۔"

وہ تنک کر بولا۔وہ کیسے بھول سکتا تھا کہ اس لڑکی سے کسی اچھی بات کی امید نہیں رکھی جاسکتی۔

"ارے نہیں نہیں آپ کی شکل ہی ایسی ہے میں جب بھی اسے دیکھتی ہوں میری زبان سے الفاظ پھسل جاتے ہیں۔"

وہ اس کے شانے پہ ہاتھ مارتی ہنستے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ عشب اس کی باتوں پہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

کچھ ہی لمحوں بعد چائے پیتے ہی وہ گاڑی میں اپنے گھر کی جانب روانہ ہوئے تھے۔رات کو نکاح کی تقریب تھی اور اسی میں بھی اچھی خاصی دیری ہوچکی تھی۔

"تم کہاں جارہے ہو۔"

وہ جو علایہ کی باتوں سے اکھڑا اکھڑا بیٹھا تھا۔کاظم صاحب کی آواز پہ ان کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوا۔

"اپنے کمرے میں کچھ دیر آرام کرنے۔"

اس نے مختصر جواب دیا۔

"اچھا میری بات سنو۔ وہ جو شفید رنگ کا کرتا ہے نا تمہارا وہ پہننا آج۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولے۔عشب نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"ڈیڈ کیا ہوگیا ہے آپکو آج میرا نہیں دین کا نکاح ہے۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے گویا ہوا۔کاظم صاحب نے اس کی بات پہ ناک منہ چڑھایا۔

All rights reserved to novelslounge.com

نکاح تم نے کروانا نہیں۔کپڑے تم میری پسند کے پہن نہیں سکتے۔مجھے مار ہی"
"ڈالو۔

وہ اپنے لہجے میں مصنوعی سختی سموئے بولے۔دین نے اپنا سر پیٹا تھا۔

"ڈیڈ لیکن۔"

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتا کاظم صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے ٹوک دیا۔

دیکھو میری طبیعت پہلے ہی خراب ہے میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔اگر اپنے باپ"
"کی خوشی چاہتے ہو تو پہن لینا۔

وہ ناگواری سے بولتے سر جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

"اچھی بلیک میلنگ ہے ویسے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھی ان کے جاتے ضبط کے مارے مٹھیاں بھینچتے تن فن کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

ناجانے قسمت اب رخ لینے والی تھی۔

"چلیں ڈیڈ۔"

عشب جو ہی تیار ہوکر نیچے لاؤنج میں داخل ہوا کاظم صاحب کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ استسفار کیا۔کاظم صاحب نے پیشانی مسلتے اس کی جانب دیکھا تو وہ ان کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ ٹھٹھک گیا۔

"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔رنگ کیوں اڑا ہوا ہے۔"

وہ تفکر بھرے لہجے میں بولتے ان کے نزدیک آ بیٹھا۔کاظم صاحب نے ایک بھرپور نگاہ اس پہ ڈالتے دھیمے سے اثبات میں سر ہلایا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ہاں ناجانے کیوں کل رات سے عجیب سی کیفیت ہے۔ بس کچھ ڈھیلا سا"

"ہوں۔ تم ہریشان مت ہو۔ شاید موسم تبدیل ہورہا ہے تو ایسا ہوا ہے۔

وہ اس کی پریشانی کا اثر ذائل کرنے کی خاطر بولے۔ عشب نے مشکوک نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

مجھے آپ کی صحت سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے ڈیڈ۔اگر آپ کہتے ہیں تو میں"

"معذرت کرلیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ دین ضرور سمجھے گا۔

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔لہجے میں بے تحاشہ فکر پنہاں تھی اور یہی چیز کاظم صاحب کو خوشی دے گئی کہ آج بھی ان کی خوشی اس کیلیے معنی رکھتی ہے تبھی اس کی بات پہ سرعت سے صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ان کی تیز رفتاری دیکھ عشب پھونچکا رہ گیا۔

"نہیں آج جانا بہت ضروری ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مسکراتے لہجے میں بولے۔عشب نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"کیوں اتنا بھی کس لیے۔آپ تو ایسے برتاؤ کررہے جیسے آپ کے سگے بیٹے کا نکاح ہو۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔ایک تو ان کی خاطر وہ بھی اپنے عزیز جان بھائی کا نکاح چھوڑنے کی بات کررہا تھا لیکن انہیں طبیعت خرابی میں بھی جانے کی پڑی تھی۔

"ارے بیٹے کے نکاح میں باپ نہیں ہوگا تو کون ہوگا۔"

ان کی برخستہ بات پہ جہاں عشب کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی وہی کاظم صاحب کے ہوش و حواس بھی اڑے تھے۔

"میرا مطلب دین کے نکاح میں اس کا باپ یعنی کے میں نہیں ہوگا تو کون ہوگا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بوکھلاتے ہوئے بات کی درستگی کرتے بولے۔عشب نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔کاظم صاحب اس کے دیکھنے کے انداز پہ میسنی سی ہنسی ہنس دیے۔

"اگر وہاں آج آپ نہیں ہونگے تو ڈیڈ اس کے باپ کی جگہ چاچو ہونگے۔ذرا تصحیح کرلیجیے۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔کاظم صاحب کے چہرے کی مسکراہٹ لگلے ہی لمحے غائب ہوئی تھی۔

"ویسے اس کرتے میں بہت حسین لگ رہے ہو۔"

وہ بات کا رخ بدلتے ہوئے بولے۔عشب ان کی بات بدلنے پہ انہیں دیکھ کر رہ گیا۔

"چلیں ڈیڈ جان چکا ہوں آپ جانے کا معصم ارادہ کرچکے ہیں جو کسی صورت نہیں ٹلنے والا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ناراض نگاہوں سے انہیں دیکھتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔کاظم صاحب نے بھی اپنا کوٹ درست کرتے اسی کی تلقید میں قدم بڑھائے تھے۔

عشب نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے اپنا موبائل ڈیش بورڈ پہ رکھا اور گاڑی کا گئیر بدلا۔کاظم صاحب کے بیٹھتے ہی چند ہی ساعتوں بعد ان کی گاڑی خانزادہ منشن کی حدود سے باہر نکلتی چلی گئی۔

دین کے نکاح کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی۔سب اپنے اپنے کاموں میں محو تھے۔ہر جانب کھلبلی مچی ہوئی تھی۔نکاح میں فقط چند عزیز ہی موجود تھے تبھی انتظام گھر کے لاؤنج میں ہی کیا گیا تھا۔لاؤنج کو گلاب اور سفید رنگ کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ہلکی سی سجاوٹ سے ہی گھر کا حلیہ ہی بدل گیا تھا۔

دوسری جانب علایہ نے وہ ڈریس انکل کے کہنے پر لے تو لیا تھا پر اب سمجھ سے باہر تھا کہ وہ اسے سمبھالے گی کیسے حالانکہ وہ ڈریس بہت زیادہ کام والا نہیں تھا

All rights reserved to novelslounge.com

لیکن پھر بھی اسے الجھن میں مبتلا کر رہا تھا کیونکہ اس نے جب سے ہوش سمبھالا تھا ایسے کپڑے کبھی پہنے ہی نہیں تھے اور اب یوں اچانک کافی الجھن کا سبب تھا۔ پھر بھی کچھ سوچتے اس نے گہرا سانس لیا اور ایک نظر کپڑوں کر دیکھتے فریش ہونے چل دی۔

قریباً آدھے گھنٹے بعد اپنے کمرے کے دروازے پر کھٹکا ہونے پر وہ جو اس ڈریس کو گھور رہی تھی اس جانب متوجہ ہوئی جہاں فاردین کھڑا اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

"لایہ آپ تیار نہیں ہوئی بچہ ٹائم کم رہ گیا ہے جلدی تیار ہوجاؤ۔"

دین نے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھاتے اس سے سوال کیا جس پر وہ منہ بسور گئی۔

بھائی یہ نہیں کیری کیا جائے گا کیا کروں میں۔ اس ٹائم انکل کے کہنے پر لے"
"لیا اب آپ خود دیکھیں ناں یہ ہیوی ہے اتنا کیسے ہوگا۔

All rights reserved to novelslounge.com

علایہ نے اپنا سارا مسئلہ اس کے گوش گزار کیا۔

"پر لایہ جب آپ نے لے لیا اور اگر نہیں پہنوگی تو انکل کو برا لگے گا ناں چلو تھوڑی دیر کی بات ہے یہ پہن لو اور بیوٹیشن تو کافی دیر کی آگئی ہیں جلدی سے یہ ڈریس پہن لو پھر میں انکو یہاں بھیجوں۔"

دین نے مسکراتے لہجے میں اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا جس پر وہ مسکرائی پر وہیں بیوٹیشن والی بات پر منہ بسور گئی۔

"میں بس یہ پہنوں گی بھائی کوئی لیپا تھوپی نہیں کرنی میں نے پتہ نہیں کیا کیا لگا کر جوکر بنا دیں گی مجھے۔"

اس نے بیوٹیشن کے نام پر غصے سے کہا جس پر دین اسے دیکھتا رہ گیا عموماً تو لڑکیوں کے دل میں کتنے ارمان ہوتے ہیں اپنی بھائی کی شادی کے متعلق پر شاید وقت کے ساتھ علایہ کے وہ سارے شوق بھی کہیں جا سوئے تھے ورنہ جب وہ چھوٹی تھی تب کا ایک واقعہ اب بھی دین کو بہت اچھے سے یاد تھا کہ عید کے

All rights reserved to novelslounge.com

موقع پر جب اس کی ماما اور چاچی امی ان لوگوں کو تیار کر کے پھر خود تیار ہورہی تھیں اور اس کے بابا کی آمد پر اس کی ماما کچھ دیر کے لئے اپنا سارا میک اپ کا سامنا وہیں ڈریسنگ پر چھوڑ کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھیں تب علایہ اپنے قدم اس جانب بڑھا کر چمکتی آنکھوں سے میک اپ کو دیکھتی آئی شیڈ کی کٹ اٹھاتے زمین پر بیٹ کر کافی دیر تو اشتیاق سے اسے دیکھتی رہی پھر جزا کو اپنی جانب آتا دیکھ اس نے اسے بھی اپنے ساتھ بٹھاتے پہلے آئی شیڈ کے سارے شیڈز سے ہاتھ بھر کر جزا کا میک اپ کیا تھا اور پھر کھلکھلا کر اپنا کرنے لگی تھی۔ میک اپ سارا برباد کرتے اپنے کپڑے اور چہرہ آئی شیڈ کے بعد لپ اسٹک سے خراب کرتے اب وہ دونوں مسکراتی کوئی اٹھی تھیں جبکہ بیڈ کی اس سائیڈ سے انہیں اٹھتا دیکھ اندر کی جانب آتے شاہزین عاکف اور دین کے قہقہے بے ساختہ تھے۔ وہ لوگ ان دونں سے ہی ملنے یہاں آرہے تھے جبکہ انہی کے پیچھے عائشہ اور نادیہ ہونقوں کی طرح انہیں دیکھ رہی تھیں جو اتنی سی دیر میں اپنا حال خراب کر چکی تھیں۔

All rights reserved to novelslounge.com

"یا اللہ ابھی تیار کیا تھا ان دونوں کو یہ کیا کیا ہے علایہ جزاء۔"

عائشہ نے آگے بڑھتے ان دونوں کے کپڑے جھاڑتے انہیں اٹھایا تو وہ دونوں اپنے بابا کو دیکھ کر کھلکھلاتے ہوئی ان کی جانب بڑھ گئی۔ جنہوں نے مسکراتے دونوں جو بازوؤں میں اٹھاتے دین کو بھی ساتھ لگایا۔

گیٹ کھٹکھٹانے کی آواز پر دین ہوش میں آتے اس جانب متوجہ ہوا جہاں بیوٹیشن کھڑی اجازت طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

آپ آجائیں اور علایہ یہ لائٹ تیار کریں گی بس اب اور کچھ نہیں سننا میں نے"

"دیر ہورہی ہے میں بھی تیار ہونے جارہا ہوں آپ بھی ہوجاؤ۔

دین اس کا سر تھپک کر سمجھانے والے انداز میں کہتے باہر کی جانب چل دیا۔ جبکہ علایہ منہ کے زاویے بگاڑتے ڈریس لے کر ڈریسنگ روم کی جانب چل دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

نادیہ بیگم بھی اپنی تیاری مکمل کرتے ایک طائرانہ نگاہ پورے لاؤنج میں ڈالتی افراتفری میں جزاء کے کمرے کی جانب چل دی جہاں بیوٹیشن اس کے چہرے کے خدوخال کو مزید حسین کررہی تھی۔انہوں نے علایہ سے بھی منت سماجت کی تھی تیار ہونے کی مگر اس نے سختی سے یہ کہتے انکار کردیا تھا کہ وہ لباس زیب تن کررہی ہے تو اسی میں خوش رہے اس سے ذیادہ اس سے کوئی بھی توقع نہ رکھیں۔اب بیوٹیشن جزاء کے بالوں کے ساتھ محو تھی۔انہوں نے جیولری باکس سے جیولری نکالتے ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھی اور اسے چوڑیاں پہنانے لگی۔معاً انہوں نے علایہ کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی تو وہ انہیں کہی بھی دکھائی نہیں دی تھی۔

"یہ علایہ کہاں ہے۔"

انہوں نے سنجیدگی سے جزاء سے استسفار کیا۔

امی وہ دوسرے روم میں چلی گئی تھی کپڑے تبدیل کرنے وہ کہ رہی تھی کہ مجھ"
"میں یہ لیپا تھوپی برداشت کرنے کی سکت بلکل نہیں ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ہنستے ہوئے بولی تو نادیہ بیگم بھی اس کی بات پہ ہولے سے نفی میں سر ہلاتے مسکرادی۔عائشہ کی یاد شدت سے آئی تھی۔ماضی کا ایک خوبصورت لمحہ ان کی آنکھوں کے دریچوں پہ گزرا تھا۔

"بھابھی یہ لائنر لگالیں۔آنکھیں بڑی بڑی لگیں گی۔"

نادیہ نے دین کو تیار کرتی عائشہ کو مخاطب کیا تو وہ سرعت سے نفی میں سر ہلاگئی تھی۔دین کی سالگرہ ہونے کی بدولت نادیہ چاہتی تھی کہ وہ ماں ہے تو سب سے خاص دکھے مگر جیسے اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

مجھ سے یہ فضول کی لیپا تھوپی نہیں ہوتی نادیہ۔بس یہ لپ سٹک لگالی ہے مزید" "کی گنجائش نہیں ہے۔

وہ سرینڈر کرنے والے انداز میں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے بولی۔نادیہ اس کی بات پہ قہقہہ لگا کر ہنس دی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

معاً جزاء کے بلانے پہ وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی اور انگلی کے پوروں سے آنکھ سے نکلنے والا ایک آنسو پونچھا تھا۔

"میں اسے بھی دیکھتی ہوں۔"

وہ اس کا ماتھا چومتے محبت سے بولی۔اس سے پہلے کہ وہ کمرے کے دروازے کی جانب بڑھتی جزاء کی آواز نے ان کے قدم جکڑے تھے۔

امی آپ رکیں میں بس تیار ہوں میں جاتی ہوں۔اسے کسی مدد کی ضرورت ہوئی تو"

"میں دیکھ لوں گی کیونکہ اس کی زبان آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔

وہ ہنستے ہوئے بولی تو نادیہ بیگم سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلاتے کمرے کا دروازہ عبور کرگئی۔ان کے جاتے ہی بیوٹیشن اپنا سامان پیک کرنے لگی تھی۔جزاء نے ایک تنقیدی نگاہ خود پہ ڈالی تھی۔اس کے لبوں کی تراش پہ نہایت ہی خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ناک میں پہنی نتھ پہ اس کی نگاہ ساکت ہوئی جو خاص دین نے اسے دلوائی تھی۔وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے پہنے اور بھلا وہ کیسے

All rights reserved to novelslounge.com

اس کی بات ٹالتی۔پیچ رنگ سے بھرے لب انتہائی دلکش محسوس ہورہے تھے۔میک اپ نے اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگادیے تھے۔

وہ سرعت سے اپنا فراک سنبھالتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر کی جانب چل دی۔لاؤنج میں تفصیلی نگاہ دوڑاتے اس نے شکر ادا کیا کہ دین لاؤنج میں نہیں تھا۔وہ جوں ہی علایہ کے کمرے میں داخل ہوئی وہ آئینے کے سامنے کھڑی ڈوپٹہ اوڑھنے کے چکروں میں جھنجھلا رہی تھی۔

"یہ کیا مصیبت ہے پانچ گز کی بیڈ شیٹ مجھے تھمادی ہے انکل نے۔"

وہ شانے پہ ڈوپٹہ رکھتے ہوئے چیخ کر خود سے بولی۔ابھی وہ جزاء کی کمرے میں آمد سے بے خبر تھی۔معاً اس کی نگاہ آئینے سے دکھائی دیتے جزاء کے عکس پہ پڑی۔اس نے ایک قہر آلود نگاہ اس پہ ڈالی۔اس سے پہلے کہ وہ تن فن کرتی اس تک پہنچتی ڈوپٹہ پیر میں اٹکنے کی بدولت بری طرح منہ کے بل زمین بوس ہوئی۔

"گر گئی ماما۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تکلیف سے کراہتے ہوئے بولی اور اپنی کہنی کو ایک نظر دیکھتے سہلایا جو زمین پہ لگنے کی بدولت سرخ ہورہی تھی۔ جزاء اس کے اچانک گرنے پہ بوکھلاتے سرعت سے اس کے قریب آئی۔

"ارے کیا ہوا۔"

وہ اس کے سر پہ پہنچتے پریشانی سے بولی جو ابھی بھی تکلیف سے کراہ رہی تھی۔

"یہ گناہ سرزد ہوا ہے۔"

وہ ڈوپٹہ اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ جزاء اس کے بدولتے رنگ دیکھ ہڑبڑا گئی۔

"افف پریشان مت ہو اٹھو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اپنے شانے پہ گرا ڈوپٹہ پشت پہ پھینکتے اس کے سامنے مہندی سے رچی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے بولی۔علایہ نے ایک نظر اس کی پھیلی ہتھیلی کو دیکھتے ناگواری سے سر جھٹکا۔

"کوئی کام تو لڑکیوں والا کرلو۔"

وہ بھی اب غیض کے عالم میں دانت پیستے ہوئے بولی۔علایہ اس کی بات پہ چڑ کر ایک جھٹکے سے زمین سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ایک لمحے کیلیے اس کا ڈریس دیکھتے جزاء بھی مبہوت رہ گئی۔وہ بنا پلک جھپکائے محویت سے اسے دیکھ رہی تھی جو سفید رنگ کے سوٹ میں انتہائی دلکش لگ رہی تھی جزاء کو ایسا محسوس ہوا جیسے یہ رنگ اسی کیلیے بنا ہو۔

"اے ے کیا گھور رہی ہو۔"

وہ اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے بولی۔جزاء کی محویت ایکدم ٹوٹی۔

All rights reserved to novelslounge.com

لاؤں میں یہ پن اپ کردوں۔ڈھنگ سے اوڑھو گی تو یہ چادر بھی محسوس نہیں"
"ہوگی۔

وہ مدھم لہجے میں پچکارنے والے انداز میں بولی۔علایہ نے سختی سے اس کی بات پہ نفی میں سر ہلایا اور بدک کر دو قدم پیچھے ہوئی۔جزاء نے افسوس سے اس تماشے کو دیکھا جو ناجانے کس مٹی سے بنی ہوئی تھی۔

مجھ سے نہیں ہوتے یوں لڑکیوں کی طرح چونچلے۔میں ایسے ہی حسین ہوں۔میں"
"مفلر لوں گی یہ دیکھو اور یہ شوز۔ بلکل پرفیکٹ۔

وہ آنکھیں میچتے خوشی سے بولی۔جزاء نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا جو اب وارڈروب سے اپنے شوز اور مفلر نکال رہی تھی۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی اس کے نزدیک پہنچی اور اور وارڈروب کے آگے کھڑی ہوگئی دونوں بازو پھیلا کر۔علایہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"لانگ فراک کے نیچے شوز کون پہنتا ہے لڑکی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔اس کے لہجے میں بے بسی خود بخود ہی سموگئی تھی۔

"میں پہنوں گی تم خاموش رہو۔مزید اگر چاہتی ہو کہ تمہاری اس لیپا تھوپی پہ کوئی فرق نہ آئے تو یہاں سے دوڑی بڑھالو ورنہ کھینچا تانی میں کچھ بھی ہوسکتا ہے۔"

وہ اسے ایک جانب دکھیلتی اس کے چہرے کی جانب اشارہ کرتے طنز کرنے والے انداز میں بولی۔جزاء اسکی بات پہ بھونچکا کر رہ گئی جو فقط ایک دوپٹے کی بدولت اس سے جھگڑ رہی تھی۔

"پینڈو لگو گی۔"

جزاء نے اسے ڈرانا چاہا مگر علایہ اس کی بچگانہ بات پہ بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگا کر ہنس دی معاً اس کے چہرے کے بگڑتے تاثرات دیکھ اس نے مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

تم نہیں جانتی آج کل یہی فیشن ہے ۔یہی کوئی سیلیبریٹی پہن کر نکلے تو ان سے حسین و جمیل کوئی نہیں اور اگر ہم پہنے تو ہم پینڈو واہ دل کرتا ہے جو یہ کہے اس کی گردن مڑور دوں۔اور تمہاری اطلاع کیلیے بتادوں کہ ابھی تمہاری گردن مڑورنے کو جی چاہ رہا ہے میرا کیونکہ تم بھی ابھی یہی بولنے کا گناہ سرزد کرچکی ہو۔ہم کسی سے کم ہے کیا۔"

وہ ایک ادا سے بالوں کو دونوں کندھوں سے جھٹکتے ہوئے بولی معاً آخری بات پہ دونوں بازو چڑھاتے اس نے خونخوار تیوروں سمیت اس کی جانب قدم بڑھائے۔

تم کسی سے کم نہیں ہو تم تو اپنے نام کی ایک ہو بس خدارا آج تم سیلیبریٹی مت بنو بس ایک عام انسان کی طرح یہ کھسہ ہی پہن لو۔"

وہ عاجزانہ انداز میں اس کے جانب ہاتھ جوڑتے ہوئے بیڈ کے قریب رکھے کھسے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔علایہ نے ایک نگاہ اس کھسے کو دیکھا اور پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھتے اثبات میں سر ہلادیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اور یہ ڈوپٹہ دکھاؤ میں ٹھیک سے سیٹ کرتی ہوں کوئی پریشانی نہیں ہوگی تمہیں"

"لیکن خدارا اب مفلر لینے کی بات مت کرنا۔

وہ اس سے ڈوپٹہ لیتی ڈپٹنے والے انداز میں بولی اور اسے آئینے کے سامنے رکھی کرسی پہ بٹھا کر خود اس کا ڈوپٹہ سیٹ کرنے لگی۔اس کام سے فراغت حاصل کرتے ہی اس نے دراز سے جوں ہی سرخ رنگ کی لپ سٹک نکالی تو علایہ نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مگر اس بار جزاء نے اس کی ایک نہ سنی اور زبردستی اسے ہلکا ہلکا سا میک اپ کرکے ہی دم لیا۔جزاء کے مسکرا کر پیچھے ہٹتے ہی علایہ کی نگاہ جوں ہی آئینے کی جانب اٹھی ایک لمحے کیلیے خود کو دیکھتے وہ بھی ساکت رہ گئی۔سفید رنگ کا پیروں کو چھوتا فراک جس پہ نگینوں اور کوڑے سے کام ہوا تھا۔بالوں کو سٹریٹ کرتے کھلا چھوڑا ہوا تھا بھرے بھرے لبوں پہ سرخ رنگ کی لپ سٹک بہار دکھارہی تھی۔آنکھوں پہ فقط مسکارے سے ہی اس کی آنکھوں کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا تھا۔وہ یک ٹک خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تم تو خود کو دیکھ کر خود ہی فلیٹ ہوگئی۔"

جزاء اسے ایک ہی جگہ کھڑا دیکھ ٹھوکا مارتے ہوئے بولی تو وہ گڑبڑا گئی اور خفت سے سرخ پڑتے سر جھٹک گئی۔اس کے ڈوپٹہ اچھے سے سیٹ کرنے کی بدولت اب اسے دکت پیش نہیں آرہی تھی۔اب وہ باآسانی یہاں وہاں سکون سے ٹہل رہی تھی۔

"چلو تمہارے کمرے میں تمہیں چھوڑ کر میں چاچی ماں کو دیکھ لوں۔"

وہ مسکرا کر اس سے بولی اور اسے اپنے حصار میں لیتی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔باہر نکلتے ہی ان کا سامنا عاکف سے ہوا جس کی آنکھوں میں اپنی بیٹی کو دیکھتے نمی سی جاگی تھی۔اتنے عرصے بعد وہ ملی تھی مگر وہ اب اسے کسی اور کو سونپنے جارہے تھے۔انہیں ایک بات کی تسلی بھی تھی کہ وہ اسی گھر میں رہے گی چاہے جیسے بھی حالات ہو۔انہوں نے آگے بڑھتے ان دونوں کی پیشانی چومی۔وہ دونوں ان سے ملتے اندر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔علایہ نے اسے لاکر بیڈ پہ بٹھایا اور خود ایک

All rights reserved to novelslounge.com

طائرانہ نگاہ خود پہ ڈالتے دین سے ملنے کا سوچتے اسے اطلاع دیتی کمرے کا دروازہ عبور کرگئی۔وہ اپنے ہی دھیان میں ڈوپٹہ درست کرتے دین کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی معاً مخصوص کلون کی مہک پہ اس نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں عشب کھڑا کسی سے فون پہ محو گفتگو تھا۔سفید کرتا شلوار زیب تن کیے فوجی کٹ بالوں کو جیل کی مدد سے سنوارا گیا تھا۔چوڑی مردانہ کلائی میں رولیکس کی گھڑی پہنے آج تو الگ ہی دنیا کا باسی لگ رہا تھا۔ایک لمحے کیلیے علایہ کی آنکھوں میں بھی ستائش سی ابھری۔وہ بغور اس کی جانب دیکھ رہی تھی معاً وہ جوں ہی فون رکھتے اس کی جانب مڑا جہاں کا تہاں رہ گیا۔اس نے آنکھیں جھپکتے یقین دہانی چاہی کہ یہ اصل میں علایہ ہے یا اس کا کوئی وہم۔مگر اسے اپنی جانب آتا دیکھ عشب نے اپنے چہرے کے تاثرات سرعت سے سپاٹ کیے۔آنکھوں میں سرد لہریں دوڑنے لگی۔اس نے نگاہوں کا زاویہ بدلتے دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے تھے۔اس سے

All rights reserved to novelslounge.com

پہلے کہ وہ اس سے نگاہیں پھیرتا اندر لاؤنج کی جانب بڑھتا علایہ کی آواز نے اس کے قدم زمین پہ ہی منجمد کردیے تھے۔

کوئی ناراضگی ہے کیا۔

وہ حیرت سے اس کا سرد رویہ محسوس کرتے ہوئے بولی۔ عشب نے ضبط سے دانت پہ دانت جمائے اور مٹھیاں بھینچی تھی۔

میرا نہیں خیال کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا رشتہ استوار ہوا ہے نا آپکی جانب" سے اور نہ ہی میری جانب سے کہ ہم ایک دوسرے سے ناراضگیاں جتاتے پھرے۔"

وہ حتی الامکان اپنے لہجے کو سخت بناتا ہوا بولا۔ علایہ کے دل کو دھچکا سا لگا تھا۔ یہ وہ اس سے کیسے مخاطب تھا۔اس نے سختی سے لب بھینچے۔

"مگر۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی عشب ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالتے اس سے نظرانداز ی برتتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔علایہ نے اس کی چوڑی پشت کو اپنی نگاہوں سے اوجھل ہوتے محسوس کیا تھا۔اس کے ہر بڑھتے قدم پہ اس کا دل ڈوبتا چلا جارہا تھا۔ایک اس سے ہی تو وہ بلا جھجھک کوئی بھی بات کرلیا کرتی تھی مگر وہ بھی اس سے اب خفا تھا وہ بھی ناجانے کس بات پہ۔

وہ اداس دل سمیت گہرا سانس بھرتے وہاں سے مڑتی لاؤنج کی جانب چلی آئی جہاں کاظم صاحب اس کی تیاری دیکھ دل ہی دل میں بےپناہ خوش ہوئے۔انہوں نے مشفقانہ انداز میں اس کے سر پہ پیار کیا تو وہ ہولے سے مسکرادی تھی۔علایہ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھتی دین سے ملنے اس کے کمرے میں چلی آئی۔

"ارے یہ کون ہے۔کہی کوئی غلط انسان ہمارے گھر تو نہیں آگیا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

دین جو اپنے کف کے بٹن بند کررہا تھا عقب سے آئینے میں ابھرتے اس کے عکس کو دیکھتے شریر لہجے میں بولا۔علایہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"بھائی آپ بھی۔میں نے صرف کاظم انکل کی بدولت یہ ڈریس پہنا ہے ورنہ میں کبھی بھی نہ پہنتی۔"

وہ کندھے اچکاتی بے نیازی سے گویا ہوئی۔دین نے اپنے کام سے فراغت حاصل کرتے اسے اپنے محبت بھرے حصار میں لیا۔

"شکر میری بہن نے کسی کی مانی تو۔ویسے ایک مزے کی بات بتاؤ آج آپ بلکل ماما جیسی لگ رہی ہو۔"

وہ اس کے کان میں سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا تو علایہ نے بے یقینی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا جیسے اس کی بات کی تصدیق چاہ رہی تھی۔دین نے اس کا ہاتھ دباتے اثبات میں سر ہلایا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔دین نے نم نگاہوں

All rights reserved to novelslounge.com

سمیت اسے اپنے ساتھ لگاتے اس کی پیشانی چومی جواباً اس نے بھی محبت سے اس کے گال پہ لب رکھے تھے۔

"ارے آپ تیار نہیں ہوئے ابھی تک۔"

نادیہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ان دونوں کو دیکھتے استسفار کیا معاً علایہ پہ نگاہ پڑتے ہی ان کے لبوں سے بے ساختہ ماشآاللہ نکلا۔وہ آگے بڑھتے اس کا سر چوم گئی تھی۔باہر سے آنے والی عاکف کی آواز پہ اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر نکلتی آنکھوں کے سامنے تاریکی چھانے کی بدولت وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔علایہ نے آگے بڑھتے انہیں سہارہ دیتے بیڈ پہ بٹھایا تو وہ اپنا سر دباتے آنکھیں موند گئی۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔"

وہ ان کا ماتھا چھوتے تفکر بھرے لہجے میں بولی۔نادیہ بیگم نے بمشکل مسکراتے اسے تسلی دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

جی میں ٹھیک ہوں یہ چکر تو معمولی ہے مجھے آتے رہتے ہیں مگر گزرے تین"

"دنوں سے بے تحاشہ آرہے ہیں۔

وہ پریشانی سے گویا ہوئی۔دین بھی ان کی بات پہ پیشانی مسلتے انہیں دیکھے گیا۔ناجانے اب یہاں کیا مسئلہ تھا۔

"اگر ذیادہ طبیعت خراب ہے تو ہم ڈاکٹر پہ چلیں۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے سنجیدگی سے گویا ہوا جبکہ ڈاکٹر کے نام پہ علایہ کو اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔اس نے صدمے کی کیفیت میں اپنا ہاتھ لبوں پہ رکھا تھا۔حسن کے موت والے دن ڈاکٹر سے ہونے والی گفتگو بجلی کی سی تیزی سے اس کے ذہن میں کسی فلم کی مانند چلنے لگی۔اسے یکایک پریشانی سے آگھیرا مگر ابھی بتانا بھی درست نہیں تھا وہ نکاح سے فراغت حاصل کرتے بتانے کا سوچتے فلحال خاموشی اختیار کرگئی۔

دی۔

All rights reserved to novelslounge.com

جزاء اپنے روم میں تیار بیٹھی اپنی پچھلی زندگی کی کچھ یادوں اور آنے والی زندگی کی سوچوں میں محو تھی ویسے تو وہ اس شادی سے پوری طرح راضی تھی مگر اپنی طبیعت اور پچھلے دنوں کی حالت کی وجہ سے دل میں کہیں ڈر سا تھا پھر سب اللہ کے سپرد کرتے خود کو آنے والے لمحات کے لئے تیار کرنے لگی۔

کچھ دیر میں کرنل عاکف کاظم صاحب اور عشب مولوی صاحب کے ساتھ گواہان" "کی موجودگی میں کمرے میں داخل ہوئے۔

چند ساعتوں بعد مولوی صاحب نے کچھ آیات کی تلاوت کرتے ان کا نکاح کے کلمات پڑھنے شروع کیئے۔

جزاء ولد عاکف آپکا نکاح بعوض سکہ رائج الوقت پچاس ہزار حق مہر کے فاردین ولد" "شاہزین احمد کے ساتھ طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

یہ کلمات سنتے ہی جزاء نے نم آنکھوں سمیت ساتھ بیٹھی ماں کا ہاتھ تھامتے اپنے بابا کی جانب دیکھا جو مسکرا کر اسے اثبات میں سر ہلا رہے تھے۔

"قق۔قبول ہے۔"

علایہ کو دیکھتے اس نے کپکپاتے لہجے میں تین بار قبول کرتے اپنے تمام حقوق دین کے نام کر دیئے تھے۔

پھر انکھوں سے نمی کو پیچھے دکھیلتے اس نے نکاح نامے پر سائن کیئے عاکف نے بے ساختہ اس کا ماتھا چومتے اپنے ساتھ لگایا اور دعا کے بعد ان سب کا باہر کی جانب تھا۔

لاؤنج میں پہنچتے علایہ نے دین کے برابر جگہ سنبھالی اسے اس وقت اپنے ماں باپ کی شدت سے یاد آئی تھی مگر وقت کے ستم پر صبر کا گھونٹ پی کر رہ گئے تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

پھر مولوی صاحب نے یہاں بھی نکاح کے کلمات دہرائے تھے جسے سنتے اس نے مسکرا کر دین کی جانب دیکھا تھا جو سرشاری سے مسکرا رہا تھا۔

فاردین ولد شاہزین احمد آپکا نکاح جزاء ولد عاکف سے بعوض حق مہر پچاس ہزار" "سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے۔

ان کے الفاظ مکمل کرتے ہی اس نے مسکراتے ہوئے عاکف اور نادیہ کو دیکھتے قبول ہے کہا تھا جس پر انہوں نے بے ساختہ ان لوگوں کو خوش رہنے کی دعا دی تھی۔

اسی طرح تین مرتبہ جزاء کو اپنے نکاح میں قبول کرتے اس نے نکاح نامہ سائن کیا تھا پھر دعا کے بعد علایہ کے ماتھے کا بوسہ دیتے اٹھ کر عشب اور باقی سب سے ملا تھا۔اس دوران باقی سب تو ہنسی خوشی ایک دوسرے کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد جزاء کو دین کے برابر میں لاکر بٹھادیا گیا۔تاکہ نکاح کے بعد کی رسومات ادا کی جاسکے۔دین نے محبت سے بائیں جانب

All rights reserved to novelslounge.com

بیٹھی اپنی شریک حیات کو دیکھا تھا جو اس کے دیکھنے پہ ہی خود میں سمٹ جاتی۔دین کے دوسری جانب بیٹھی علایہ نے ایک نگاہ ناجانے کیا سوچتے عشب پہ ڈالی تو اس کا چہرہ ہنوز سرد تھا۔وہ افسردگی سے چہرہ جھکا گئی۔دل نجانے کیوں کسی غیر معمولی پن کے احساس سے دھڑک رہا تھا۔

معاً عقب سے آنے والی دھڑام کی آواز پہ ان سب نے ہریشانی سے دوسری جانب دیکھا تو وہاں کاظم صاحب ہوش و حواس سے بیگانہ زمین پہ گرے پڑے تھے۔اس اچانک ہوئی افتاد پہ علایہ کی چیخ نکل گئی جبکہ چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑگیا۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں کاظم صاحب کی جانب دیکھ رہی تھی جسے پریشان سا عشب اور دین سہارہ دیتے اندر کمرے میں لے جارہے تھے۔وہ انہونی کے خیال سے خوفزدہ ہوتے جزاء کا بازو تھام گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

ملک ہاؤس میں ہر جانب خاموشی کا راج تھا۔زندگی نے اس گھر سے رونق تو گویا چھین ہی لی تھی۔ہر وقت ایک عجیب سے ویرانے نے اسے اپنے حصار میں لیا ہوتا تھا۔ابھی بھی خان بابا معمول کے مطابق خاموشی کے ساتھ اپنے کام میں محو تھے۔

"شرفو اے شرفو۔"

معاً باہر سے آنے والی آواز نے ان کی توجہ باہر کی جانب مبذول کرائی جہاں وہ عورت بیٹھی اس کی کلاس لے رہی تھی اب۔وہ سبزیاں کاٹتے تلخی سے ہنس دیے۔علایہ کے جانے کے کچھ عرصہ تک تو وہ ہر چیز سے کٹے کٹے سے رہنے لگے تھے۔انہوں نے ہمیشہ اسے بیٹی کی طرح ہی پالا تھا۔مگر اس کے جانے کے بعد سے تو جیسے زندگی اس گھر سے رخ ہی موڑ گئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ انہی سوچوں کے یلغار میں بہتے چلے جاتے باہر سے آنے والی آوازوں نے ان کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"۔اس لڑکی کا کچھ پتہ چلا"

ان کی کڑک آواز پہ چہرہ جھکائے کھڑا شرفو بھی کانپ کر رہ گیا۔اس نے ہنوز چہرہ جھکائے ہی نفی میں سر ہلایا۔

"بیگم صاحبہ میں نے ہر جگہ تلاش کرلیا لیکن مجھے وہ کہی نہیں ملی۔"

وہ سہمے سہمے انداز میں بولا۔صفورہ بیگم نے ایک قہر برساتی نگاہ اس پہ ڈالی اور ناگواری سے گہرا سانس فضا کے سپرد کرکے رہ گئی۔

"آخر یہ لڑکی جا کہاں سکتی ہے۔آسمان کھاگیا اور زمین نگل گئی جو اتنی بڑی لڑکی کا تم لوگ پتہ نہیں لگوا پارہے۔میں ہار نہیں مان سکتی وہ اس گھر میں میرے بدولت رہی ہے اسے میں نے اس مقام تک پہنچایا ہے۔وہ ایسا قطعی نہیں کرسکتی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ پاگلوں کی طرح نفی میں سر ہلاتے تنفر زدہ لہجے میں چلائی۔شرفو بدک کر ان سے فاصلہ قائم کرگیا۔ان سے کوئی بعید نہیں تھا کہ غصے میں کچھ بھی کر بیٹھتی۔

"مگر بیگم صاحبہ آپ نے ہی انہیں گھر سے نکالا ہے۔اس میں ان کا کیا قصور۔"

وہ علایہ کے دفاع میں بولا کیونکہ وہ اس کے ساتھ یہاں بارہا بار غلط ہوتا دیکھ چکا تھا۔ابھی بھی ان کی باتوں کو وہ کسی طور پہ فراموش نہیں کرسکا۔

"تم کس حق سے اس کی طرفداری کررہے ہو۔کیا رشتہ ہے تمہارا اس کے ساتھ۔"

وہ غیض کے عالم میں ہانپتے ہانپتے غرائی۔شرفو کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا۔وہ ایک معمولی سی بات اس کے حق میں کرنے پہ اس کے کردار کو گھٹیا کہہ رہی تھی۔لوگوں کو شک کے نظریے سے دیکھنا تو ان کی پرانی عادت تھی۔

بس کریں دادی حضور۔اتنی ذلت بڑی ہے اس بچی کیلیے خدارا اسے ہر انسان" سے ملانا چھوڑدیں۔خدا کی پکڑ بہت سخت ہے۔اللہ کی رسی آپ کی جانب سے فلحال

All rights reserved to novelslounge.com

ڈھیلی ہے تو کیا ہوا کبھی نہ کبھی تو اس کے گرفت سخت ہوگی اور پھر اس کے تمام ظلموں کا حساب ہوگا۔"

خان بابا سے مزید ضبط نہ ہوا تو وہ اشتعال کے عالم میں بولے۔صفورہ بیگم کی آنکھوں سے چنگاریاں سے پھوٹنے لگی۔اس سے پہلے کہ وہ اس کے جواب میں کچھ بولتی اپنے موبائل پہ آنے والے کال کی جانب متوجہ ہوئی۔خان بابا تو ایک قہر آلود نگاہ ان پہ ڈالتے دوبارہ کچن کی جانب چل دیے البتہ شرفو چہرہ جھکائے وہی کھڑا رہا۔

"کیا بول رہے ہو تم اپنے حواسوں میں ہو۔"

وہ فون پہ دوسری جانب کسی پہ چلارہی تھی۔شرفو نے بغور ان کے تاثرات کا جائزہ لیا جو اڑتے جارہے تھے۔رنگ پہ پھیکا پڑا ہوا تھا۔

اسے سنبھالو۔دوائی دو یا جو مرضی کرو لیکن اسے میں کسی صورت نہیں کھو سکتی" اب۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ کانپتے لہجے میں سرگوشی کرنے والے انداز میں بول رہی تھی مگر ان کی آواز اس قدر اونچی ضرور تھی کہ شرفو کے کانوں تک آرام سے پہنچ گئی۔

"اس پاگل کو سنبھال کر رکھو۔میں ابھی پہنچ رہی ہوں وہاں۔"

بالاخر انہوں نے سرد مہری سے بولتے کال کاٹ دی اور اسے لاٹھی کی مدد سے بائیں جانب دھکا دیتے کروفر سے باہر پورچ کی جانب بڑھ گئی۔ان کے جاتے ہی شرفو بھاگا بھاگا خان بابا کے نزدیک گیا۔

"کیا ہوا اتنا کانپ کیوں رہے ہو۔سانس کیوں پھولا ہوا ہے۔"

وہ اس کی حالت پہ چوٹ کرتے ہوئے بولے۔

وہ وہ دادی بیگم آج پھر وہی گئی ہے۔مگر آج کسی پاگل کا ذکر کیا ہے انہوں نے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔ خان بابا نے پرسوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"میرے خیال سے ہمیں ڈاکٹر کو بلالینا چاہیے۔"

اس اچانک ہوئی افتاد پہ جہاں سب پریشان ہورہے تھے وہی دین نے سنجیدگی سے عشب کو مخاطب کیا۔ عشب جو ہوش و حواس سے بیگانہ لیٹے کاظم صاحب کے پاس ہی بیٹھا ان کے ہاتھ سہلارہا تھا جھٹ سے اس کی بات کی تائید کرتے اثبات میں سر ہلاگیا۔ کاظم صاحب نے مشکل اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی۔

"ہاں ایسا کرو کہ تم ڈاکٹر کو فون کرو۔"

عشب نے کاظم صاحب کو ناراض نگاہوں سے تکتے دین کو حکم صادر کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

ارے نہیں نہیں ڈاکٹر کو بلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔بس ذرا سی طبیعت"
"ہی تو خراب ہے۔

وہ نقاہت زدہ لہجے میں گویا ہوئے۔عشب نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا۔

میں نے آپ سے کہا بھی تھا کہ نہیں جاتے ہم۔دین کا نکاح نہیں رکے گا"
"لیکن میری سنی ہی نہیں آپ نے۔

وہ سرد مہری سے بولا۔کاظم صاحب نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا۔

"لیکن تمہارا تو رک جاتا نا۔"

ان کے منہ سے بے اختیار ہی پھسلا تھا معاً سب کی حیرت زدہ نگاہیں وہ اپنے چہرے پہ محسوس کرتے کھسیا گئے۔

میرا مطلب ہے کہ تمہارے بغیر تو رک جاتا نا۔اب وہ اپنے عزیز دوست کے بغیر"
"تھوڑی نا اپنی نئی زندگی کی شروعات کرتا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اپنی کہی بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر بولے۔عشب نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

معاً ان کی کراہنے کی آواز پہ وہ ایک بار پھر سب انہی کی جانب متوجہ ہوئے۔علایہ کمرے کے دروازے سے لگی تھر تھر کانپ رہی تھی۔اب تیسری بار وہ کسی اپنے کو آنکھوں کے سامنے ختم ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔اس میں اتنی سکت ہی نہیں تھی۔آنسو آنکھوں سے تواتر بہہ رہے ہیں۔

کیا ہوا کاظم صاحب یوں لاپرواہی برتنا درست نہیں ہے ہمیں انہیں سیدھا"
"ہسپتال ہی لے کر چلنا چاہیے۔

اب کی بار عاکف کی سنجیدہ آواز کمرے کی فضا میں گونجی۔

"مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے جیسے میں مررہا ہوں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

ان کی بات پہ عشب کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑلیا ہو۔اس نے بے یقینی سے کاظم کی جانب دیکھا جو آنکھیں موندے تکلیف سے کراہ رہے تھے۔وہ سختی سے لب اپس میں پیوست کرگیا۔

"ڈیڈ آپ چاہتے کیا ہیں نا آپ ڈاکٹر کو گھر بلانے پہ رضا مند ہے اور نہ ہی خود ہسپتال جانے پہ۔یہ حل درست نہیں ہے۔"

اب کی بار وہ سختی سے بولا۔دین نے بھی اس کی بات کی تائید کی۔کاظم صاحب نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور سرعت سے اس کا مضبوط ہاتھ تھاما۔

"میری ایک خواہش پوری کردو چاہے آخری ہی سمجھ کر۔اس کے بعد ناجانے زندگی موقع دے یا نا دے۔"

وہ گزارش کرنے والے انداز میں بولے۔ان کی بات پہ وہاں موجود ہر فرد تڑپ کر رہ گیا۔ناجانے زندگی نے کتنی آزمائشیں ان کی قسمت میں لکھی تھی کہ ہر گزرتے دن

All rights reserved to novelslounge.com

کے ساتھ وہ ایک نئی پریشانی ان کے در کے پاس کھڑی ہوتی تھی جسے وہ چاہ کر بھی فراموش نہیں کرسکتے تھے۔

ڈیڈ کم از کم ایسی باتیں تو مت کریں۔آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پہ مگر ابھی ایسی" "باتیں مت کریں۔

وہ ان کے ہاتھ کی پشت پہ لب رکھتا ہوا بولا۔کاظم صاحب نے خشمگین نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔

ذ"یادہ یہ فلمی ڈائیلاگ مارنے کی ضرورت نہیں ہے اگر میرا حکم تمہارے سر "آنکھوں پہ ہوتا تو آج میں تمہارے بچے اپنی گود میں کھلارہا ہوتا۔

وہ غصے سے آنکھیں اسے دکھاتے ہوئے بولے معاً ان سب کو اپنی جانب متوجہ پاکر کھانسنا شروع کردیا۔عشب ان کی بات پہ تاسف سے نفی میں سر ہلاگیا جن کی سوئی صرف اسی بات پہ اٹکی ہوئی تھی اتنی طبیعت خرابی میں بھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تم بتاؤ کرو گے یا نہیں دین بیٹا اب تم ہی اسے سمجھاؤ۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولے۔دین نے آگے بڑھتے عشب کے ساتھ ہی جگہ سنبھالی۔

عشب ایک بار ان سے اس بابت جان تو لو وہ چاہتے کیا ہیں۔کیا خبر تمہارے حق" "کی ہی بات ہو۔

دین نے اس کے ہاتھ کی پشت تھپتھپاتے سنجیدگی سے کہا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلاگیا۔کاظم صاحب کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ نے احاطہ کیا جسے وہ سرعت سے لب آپس میں پیوست کرتے چھپاگئے۔

میں چاہتا ہوں کہ تم میری زندگی میں ہی نکاح کرلو۔میں تمہیں اپنی موجودگی میں' "کچھ سونپنا چاہتا ہوں۔

All rights reserved to novelslounge.com

ان کی بات پہ جہاں عشب نے سپاٹ چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا وہی دین بھی بھونچکا رہ گیا ان کی بات پہ۔ عشب نے پرسوچ نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا۔

جانتا تھا اچھے سے جانتا تھا کہ یہی بات ہوگی اسی لیے حامی نہیں بھر رہا تھا لو سن"
"لو اب۔

وہ اب کی بار دین پہ غصے سے چلایا۔دین نے اس کے شانے پہ ہاتھ جماتے اسے پرسکون رہنے کا اشارہ کیا۔

ویسے عشب اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور ذرا تحمل سے انکل کی طبیعت"
"ابھی بحال نہیں ہوئی یوں ہائپر ہوتے اپنے لیے پریشانی کھڑی مت کرلینا۔

وہ متانت سے گویا ہوا۔ عشب نے تفکر سے اپنی پیشانی مسلی تھی۔وہ یہ بھی اچھے سے جانتا تھا کہ یہاں ٹارگٹ کون ہوگا اس کیلیے۔

"مگر انکل نکاح کیلیے لڑکی بھی تو ضروری ہے۔'

All rights reserved to novelslounge.com

دین ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔کاظم صاحب نے مدھم سا مسکراتے اس کا چہرہ دیکھا۔دین کی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی وہ کیوں مسکرارہے تھے۔کیا وہ یہاں لڑکی کا انتظام کرکے آئے تھے۔اس نے مشکوک نگاہوں سے کاظم کی جانب دیکھا جن کا ہاتھ دائیں جانب پھیلا تھا۔عشب نے سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدلا البتہ دین نے ان کے ہاتھ کے تعاقب میں جوں ہی نگاہیں پھیری سامنے دروازے پہ ایستادہ علایہ کو دیکھ اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔اس نے شش و پنج میں مبتلا ہوتے ایک بار پھر اپنی تمام تر توجہ کاظم صاحب کی جانب مبذول کرائی۔عاکف کسی ضروری کال کی بدولت کمرے سے باہر گیا تھا۔

"انکل علایہ کیا۔"

اس نے نا سمجھی سے استسفار کیا۔

"تم پوچھ رہے تھے ناکہ نکاح کیلیے لڑکی چاہیے ہوتی ہے تو وہ رہی لڑکی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ مسکراتے لہجے میں گویا ہوئے۔دین کے دل کو دھچکا سا لگا۔اس نے ذرا سی نگاہیں اٹھاتے عشب کی جانب دیکھا جو ہنوز چہرہ جھکائے کھڑا تھا۔چہرہ ضبط کے چکر میں لہو چھلکا رہا تھا۔

"لیکن انکل یہ اچانک۔"

اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا بولے تبھی اتنی سی بات بولتے خاموشی اختیار کرگیا۔کاظم صاحب نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میرا مطلب کہ علایہ کو اس بابت کچھ بھی علم نہیں اور میں کیسے یوں اچانک۔"

وہ بے بسی و بے کسی سے بولا۔

اس میں کونسی بڑی بات ہے لو اس سے ابھی پوچھ لیتے ہیں ہمارے پاس ہی تو" ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے کہتے ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے علایہ کو اپنی جانب آنے کا اشارہ کیا۔علایہ ان کے اشارے پہ اچھنبے سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے نزدیک آئی تو انہوں نے اسے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ خاموشی سے چہرہ جھکائے بیٹھ گئی۔

"میری بیٹی میری ایک اور بات مانے گی۔"

وہ دین کے سہارے سے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے ہوئے مدھم لہجے میں بولے۔علایہ نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"میری اصل بیٹی بنے گی نا یہ پیاری سی بچی۔"

وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے مشفقانہ انداز میں بولے تو علایہ کو سمجھ تو البتہ کچھ نا لگی مگر اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

"مگر آپ مجھے ویسے بھی بیٹی ہی بلاتے ہیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ عشب ایک سرد نگاہ دین پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلاگیا۔دین نے بے بسی سے اس کی پشت کو دیکھا ناجانے حالات اب انہیں کس نہج پہ لے جانے والے تھے۔

"وہ تو ہو ہی مگر اب میرے عشب کی حیثیت سے میری بیٹی بنے گی نا۔ میرے عشب کی زندگی کو سنوارے گی نا۔"

وہ ابھی بھی بول رہے تھے مگر علایہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے .اردگرد دھماکے ہورہے ہو۔اس نے فق چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا جو کس قدر پرسکون سے تھے۔اس کی گرفت کاظم صاحب کے ہاتھ پہ ڈھیلی پڑی۔ان کے چہرے سے مسکراہٹ فوراً سے پہلے غائب ہوئی۔کیا اب وہ انہیں انکار کردے گی یہی سوچ ہی ان کا دل ہولانے کو کافی تھی۔

"انکل مم۔میں کیسے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ اٹک اٹک کر بولی۔دین نے خاموش نگاہوں سے اس کے تاثرات کا جائزہ لیا جو ہونق ذدہ سے تھے۔انہوں نے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔علایہ نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا۔عشب کا رویہ بھی اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا کو گزرے دن سے اسے ٹھیک سے بلانا پسند نہیں کررہا تھا اور یہاں وہ اسی سے نکاح کی بات کررہے تھے۔مگر ابھی کاظم صاحب کی طبیعت بھی اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں تھی۔وہ پریشانی سے چہرہ جھکا گئی کہ کس بابت فیصلہ کرے۔اس نے بے بسی سے دین کی جانب دیکھا تو اس نے محبت بھرے انداز میں اسے اپنے حصار میں لیا اور کاظم صاحب کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے اسے لیتے ٹیرس کی جانب چل دیا۔

"بھائی میں کیسے۔میں نہیں کرپاؤں گی۔"

وہ نم نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔دین نے اسے اپنے شفقت بھرے حصار میں لیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"کیوں نہیں کرپاؤ گی۔"

وہ اس کے بال سنوارتا ہوا بولا۔علایہ نے انگلیاں چٹخائی تھی۔اب وہ اسے کیا بتاتی اس کے رویے کے متعلق۔

بھائی وہ مجھ سے کل سے بات ہی نہیں کررہے اور میں ان سے نکاح"

"کرلوں۔ان کا جب جی چاہتا ہے غصہ ہوتے ہیں جب دل کرتا ہے ناراض۔

وہ منہ بسورتے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے بولی تو وہ اس کی بچگانہ بات پہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دیا۔

جانتی ہو اس کی نیچر ہی ایسی ہے۔شروع شروع میں حسن بھی ایسے ہی منہ"

پھلاتا تھا کیونکہ ہم میں سب سے ذیادہ وہی اس کے ہاتھ چڑھتا تھا مگر دیکھو سب سے زیادہ محبت بھی تو وہ اسی سے کرتا تھا نا۔کسی کی ظاہری طبیعت کو دیکھتے ہم اس کے دل کا اندازہ نہیں لگاسکتے۔اس کے دل کی حالت جب ہم اس انسان کے ساتھ رہتے ہیں تبھی جانتے ہیں۔اب وہ اتنا بھی اکڑو نہیں ہے دل کا بہت

All rights reserved to novelslounge.com

پیارا ہے میرا جگری یار میرا بھائی ہے اگر وہ میرے بچے کی زندگی میں آئے گا ہمسفر کے روپ میں تو میں تو اسے سو بار چنوں گا۔"

وہ محبت سے اس کا ذکر کررہا تھا۔علایہ نے غور کیا تھا کہ اس کے متعلق بات کرتے اس کے لبوں پہ ایک نرم سی مسکراہٹ رقصاں تھی اور یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ وہ باہر سے سرد دکھنے والا انسان اندر سے کیسا ہے تبھی اس کی بات پہ تائیدی انداز میں سر ہلا گئی۔

لیکن بھائی میں تو ابھی شادی ہی نہیں کرنی تھی ابھی کیا کبھی بھی نہیں کرنی تھی۔"

وہ سر جھٹکتے ناگواری سے بولی۔دین نے آنکھیں چھوٹی کرتے اس کی جانب دیکھا جو دور کہی خلا میں نگاہیں ٹکائے کسی سوچ میں غم تھی۔

آگے آپ کی جو مرضی۔مگر میرے خیال میں یہ آپ کے حق میں بہت بہتر ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ سنجیدگی سے بولتے اس سے پہلے اندر کی جانب بڑھتا کچھ یاد آنے پہ رخ موڑتے دوبارہ اس کی جانب آیا۔

"اگر ایک خوش رنگ زندگی آپ کو اپنا ہاتھ تھامنے کا موقع دے تو اسے بغیر کسی تردد کے تھام لینا چاہیے۔"

وہ اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتے اندر کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ اس کی نگاہیں ٹھٹھک کر نیچے لان کی جانب اٹھی جہاں وہ کرسی پہ سر گرائے بیٹھا تھا۔دونوں کی نگاہیں ملی تو دل یکبارگی میں دھڑکا تھا۔معاً علایہ نگاہیں چڑاتی اندر کی جانب چل دی۔عشب کے لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"اب ڈیڈ کو بخوبی علم ہوگا جب یہ انکار کریں گی ان کے منہ پہ جاکر اور ان کے سارے خواب چکنا چور ہوجائیں گے۔جانتا ہوں محبت کو جلد نہیں بھلایا جاسکتا۔مگر جب یہ انکار کریں گی تو ڈیڈ کی کیا حالت ہوگی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تڑپتے دل سمیت وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔فضا ایکدم بوجھل سی محسوس ہوئی۔اس نے گہرے گہرے سانس بھرتے اپنے اشتعال پہ قابو پایا تھا اور کسی نتیجے پہ پہنچتا تن فن کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا تاکہ کاظم صاحب کو لیتے واپس گھر کا رخ کرسکے ویسے بھی رات کو ایک اسے یونٹ جانا تھا ایک میٹنگ کے سلسلے میں۔

"بھائی میں تیار ہوں۔"

وہ اندر آتے ساتھ ہی بھیگی آنکھوں سمیت بولتی بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس کی بات پہ کاظم صاحب نے بے یقینی سے دین کی جانب دیکھا جیسے اپنی بات کی تصدیق چاہتے ہو۔دین نے ان کی بات پہ مسکراتے ہوئے اثبات پہ سر ہلایا تو ان کا دل خوشی سے جھومنے کو چاہنے لگا معاً اس مصنوعی طبیعت خرابی کا سوچتے وہ اپنی خواہش کو مشکل اپنے اندر ہی دباگئے۔ان کا دل خوشکن احساس میں گھر گیا تھا۔اس کے برعکس باہر کھڑے عشب کو ایسا محسوس

All rights reserved to novelslounge.com

ہوا جیسے اس پورے گھر کی عمارت اس کے سر پہ آن گری ہو۔اس کا دل میں اشتعال کا طوفان امنڈ آیا۔وہ زبردستی اس سے نکاح والے رشتے میں بندھ کر کس پہ احسان کرنا چاہ رہی تھی کیا وہ اس کے باپ پہ ترس کھارہی تھی کیونکہ ان کی بھیگی شکوہ کناں نگاہیں عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔وہ یہ سب کس لیے کر رہی تھی عشب یہ سمجھنے سے قاصر تھا معاً اپنے شانے پہ دباؤ محسوس کرتے اس نے چونک کر دائیں جانب دیکھا جہاں دین کھڑا مسکراتی نگاہوں سے اسے ہی تک رہا تھا۔

"چلو بھئی تیاری پکڑو کھونٹے پہ لٹکنے کی۔ویسے مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ ہم دونوں کی زندگی میں یہ خاص لمحہ ایک ہی دن آئے گا۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا مگر عشب کا دھیان تو اس کی جانب تھا ہی نہیں۔غصے کا ابال تھا جو اس کے وجود میں اٹھا تھا۔

"سوچو آج حسن ہوتا تو کس قدر خوش ہوتا اسے اپنی ذمہداریوں سے آزادی مل جاتی۔"

All rights reserved to novelslounge.com

معاً حسن کے بابت بات کرتے اس کا لہجہ افسردہ ہوا تھا اور عشب کی تمام تر حسیات بھی اسی کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔اس نے سختی سے آنکھیں میچی اور اسے دیکھتے بمشکل مسکرایا۔دین اس کا شانہ تھپتھپاتے باقی سب کو اطلاع دینے کی غرض سے چل دیا تاکہ اسی مولوی کا انتظام ہوسکے۔

عشب مضبوط قدم اٹھاتا اس کمرے میں چل دیا جہاں کاظم صاحب کو آرام کے تحت لٹایا گیا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں داخل ہوتا اندر سے آنے والی بھرائی آواز پہ اس کے قدم زمین پہ جکڑے گئے۔

"میں صرف آپ کی بدولت ان سے شادی کررہی ہوں انکل۔"

وہ بھیگے لہجے میں انہیں بیڈ پہ نیم دراز دیکھ کر بولی۔کاظم صاحب اس کی بچگانہ بات پہ مسکرائے تھے اس کے برعکس دین کا چہرہ سپاٹ ہوا۔اس نے اندر جانے کے بجائے اپنے قدم بے ساختہ پیچھے لیے۔وہ جا کر اس کے منہ پہ انکار کرکے کہنا چاہتا

All rights reserved to novelslounge.com

تھا کہ وہ بھی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا مگر فلحال کاظم کی طبیعت ناسازی کا خیال کرتے وہ ناچاہتے ہوئے بھی خاموشی اختیار کرگیا تھا۔

"ارے بھئی کیوں۔ماشآاللہ سے اتنی اچھی بونڈنگ ہے دونوں کے درمیان۔پھر بھی ایسی بات۔"

وہ حیرت سے بولے۔علایہ نے منہ بناتے ہوئے سر جھٹکا جیسے ان کی بونڈنگ والی بات بلکل پسند نہ آئی ہو۔

"انکل وہ سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتے۔اگر انہوں نے بعد میں بھی ایسا کیا تو میں یہاں واپس آجاؤں گی۔وہاں کبھی بھی نہیں رہوں گی۔"

وہ انہیں تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولی۔کاظم نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا جو کچھ ذیادہ ہی ناامید دکھائی دے رہی تھی مگر وہ ان کی آنے والی زندگی کے بابت سوچتے پرسکون تھے۔

All rights reserved to novelslounge.com

"ایسی باتیں نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ اچھا اچھا سوچتے ہیں۔"

وہ اس کے سر پہ ہولے سے ہاتھ پھیرتے مشفقانہ لہجے میں بولے۔علایہ نے بغیر کوئی بحث کو طول دیے بے دلی سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔چند ساعتوں بعد مولوی صاحب کی آمد پہ سب ایک بار پھر کمرے میں جمع تھے۔دین نے کاظم صاحب کو سہارہ دے کر بٹھایا تاکہ وہ نکاح کی کاروائی ناآسانی دیکھ سکیں۔عاکف اور نادیہ بھی دلی طور پہ خوش تھے اس فیصلے سے کیونکہ عشب کی عادات سے وہ سب بخوبی واقف تھے۔اس دوران ان دونوں کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔علایہ ہمیشہ کی طرح اپنے جذبات چھپانے میں کامیاب ہوگئی تھی۔عاکف نے جزاء کو اسے ڈوپٹہ اوڑھانے کا کہا تو جزاء نے آگے بڑھتے اس کے سر پہ ڈوپٹہ دیا۔مولوی صاحب کرسی سنبھال کر بیٹھ گئے۔علایہ نے اپنے ڈوپٹے پہ گرفت مضبوط کی۔دل ناجانے کیوں آنے والے لمحات کا سوچتے لرزرہا تھا۔اس نے جالی دار ڈوپٹے کی اوٹ سے عشب کا چہرہ دیکھا جو عاکف کی کسی بات پہ ہولے سے مسکرارہا تھا علایہ کا دل

All rights reserved to novelslounge.com

مطمئن ہوا کچھ شاید یہ نکاح اس کی رضامندی سے ہورہا ہوگا۔اس کا دل خوش گمانیوں میں گھرنے لگا۔

علایہ شاہ زین ولد شاہ زین ملک کیا آپکو عشب کاظم ولد کاظم خانزادہ دو لاکھ حق مہر کے عوض قبول ہیں؟"

مولوی نے نکاح کے کلمات ادا کیے تو علایہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ بہا تھا۔اپنے ماما پاپا کی یاد شدت سے آئی تھی۔

"ماما بابا دیکھیں آپکی گڑیا کتنی بڑی ہوگئی۔"

دین نے نم نگاہوں سمیت اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو اس نے بھیگی سرخ متورم آنکھوں سے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔سب اس کے جواب کے منتظر کھڑے تھے۔

"قبول ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اس کے لبوں سے ہکلاتے ہوئے ادا ہوا۔سب نے بے ساختہ تشکر بھرا سانس خارج کیا۔علایہ نے اپنی انگلیوں کو سختی سے آپس میں پیوست کرلیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی۔جزاء نے اس کے ساتھ جگہ سنبھالتے اس کا ہاتھ تھاما کیونکہ اس کی بے چینی سب کی نگاہوں سے اوجھل نہیں تھی۔

اسی طرح تین بار یہ کلمات ادا کرنے کے بعد انہوں نے علایہ کے دستخط نکاح کے کاغذات پہ لیے۔اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے سائن کیے اور اپنے تمام جملہ حقوق سامنے بیٹھے شخص کو سونپ دیے تھے۔

عشب نے خاموشی سے ایجاب و قبول کے بعد دستخط کرتے ہمیشہ کیلیے اسے اپنی دسترس میں لے لیا تھا۔نکاح ہوتے ہی سب نے دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے تو وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپاتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔دین سے اسے سنبھالنا مشکل ہوگیا جبکہ عشب کا دل غلط فہمی کے سمندر میں مزید غوطہ زن ہوگیا۔کیا اس نے یہ نکاح کرکے غلط کیا ہے۔یہی بات سوالیہ نشان بن کر اس کے ذہن میں

All rights reserved to novelslounge.com

منڈلارہا تھا۔دعا ہوتے ساتھ سب نے عشب کو گلے سے لگا کر مبارک باددی۔کاظم صاحب کو خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھتے بھنگڑا ڈالتے باقاعدہ اپنی خوشی کا اظہار کرڈالے مگر وہ ایسی کوئی بھی حرکت نہیں کرنا چاہتے تھے جس سے کسی کو ان پہ شک ہوتا۔مولوی کے باہر نکلتے ہی دین عاکف اور نادیہ بھی کمرے سے باہر نکل گئی۔کاظم نے محبت سے علایہ کے سر پہ ہاتھ پھیرا تو وہ اپنی سرخ ہوتی ناک مزید رگڑ گئی۔جزاء ایک نگاہ ان دونوں پہ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لیتے کمرے سے نکل گئی۔

کاظم نے مسکراتے ہوئے اپنا رخ خالی الذہن بیٹھے عشب کی جانب کیا جو ہاتھوں کی مٹھی بنائے لبوں پہ رکھ کر بیٹھا تھا۔بائیں ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی جوکہ اس کی بے چینی کی گواہ تھی۔

"عشب اپنے باپ سے مبارک باد نہیں لوگے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

اسے ہنوز ایک ہی زاویے پہ بیٹھا دیکھ کاظم صاحب نے طنز کیا تو وہ غصے کے مارے پھٹ پڑا۔

"مجھے تو ایسا محسوس ہورہا ہے جیسے آپ نے اس نکاح کیلیے یہ ڈرامہ کیا ہو۔"

وہ دبے دبے لہجے میں بولا۔اس کی آنکھوں سے چنگاڑیاں سی نکل رہی تھی۔کاظم صاحب اس کی بات پہ گڑبڑا گئے۔

"اب تمہاری تسلی کیلیے میں مرجاؤں۔"

ان کی غیر متوقع بات پہ وہ سٹپٹا گیا۔اس نے تاسف سے ان کی جانب دیکھا جو خشمگین نگاہوں سے اسے گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔

"ڈیڈ آپ کیوں نہیں سمجھ رہے کہ یہ جو بھی ہوا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ بے بسی کی کیفیت میں بولا۔کاظم نے کوفت سے اس کا چہرہ دیکھا مطلب وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔

All rights reserved to novelslounge.com

"کیا ٹھیک نہیں ہے اس میں۔"

وہ سختی سے گویا ہوئے۔

"یہ نکاح تو آپ نے اپنی مرضی سے کروالیا ہے ڈیڈ لیکن اب میرے سے کسی قسم کی توقع مت رکھیے گا۔"

وہ سختی سے انہیں باور کرانے والے انداز میں بولا۔کاظم نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو تنے تنے تاثرات لیے کھڑا تھا۔

"اس بات کا مطلب جان سکتا ہوں میں۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولے۔عشب تلخی سے ہنسا تھا۔

"جی بلکل میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ اب خوش ہی اپنی بیٹی کو سنبھالیے گا کیونکہ میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا یہ سراسر آپ کی مرضی کے مطابق ہوا ہے۔"

وہ ناگواری سے بولا۔انہوں نے ضبط سے دانت پہ دانت جمائے۔

All rights reserved to novelslounge.com

کیوں کررہے ہو ایسے عشب۔اتنی پیاری بچی ہے۔ناجانے تمہیں کیا ہوتا جارہا"
"ہے۔

وہ اپنے سر پیٹتے ہوئے بولے جو ایک ہی بات کو اپنے دماغ پہ حاوی کیے بیٹھا تھا۔

"لیکن وہ پیاری بچی میرا نصیب نہیں تھی آپ نے ذبردستی کی ہے۔"

وہ ضبط سے بولا۔وہ دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو دباتے جہاں کے تہاں رہ گئے۔

میری بات اپنے ذہن میں بٹھالو عشب اگر وہ تمہارے نصیب میں نا ہوتی تو وہ"
آج تمہارے نکاح میں بھی نہ ہوتی آئی سمجھ۔نکاح انجام پایا ہے تو سمجھو کہ اس
میں اس ذات کی کوئی نا کوئی مصلحت ہے۔اللہ کے فیصلوں سے یوں منہ نہیں
"موڑا جاتا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اب کی بار ان کا لہجہ سخت ہوا تھا۔ عشب جو کچھ بولنے کا ارادہ رکھتا تھا خاموش رہ گیا۔

"مگر ڈیڈ وہ حسن۔"

اس سے پہلے کہ وہ ایک بار مزید کوئی جواز پیش کرتا کاظم صاحب اسے سختی سے ٹوک گئے۔

کیوں بار بار ایک ہی بات کر کے اس لڑکی کی ذات کو یوں روند رہے ہو کیا تمہیں"
"اس کے کردار ہے شک ہے کسی قسم کا۔

ان کی تند آواز پہ عشب تڑپ کر رہ گیا یہ وہ کس قسم کی بات کر رہے تھے اس سے۔

All rights reserved to novelslounge.com

ڈیڈ پلیز میں چاہ کر بھی اس پہ شک نہیں کرسکتا بس میں اتنا جانتا ہوں کہ اگر وہ" حسن کو پسند کرتی ہوئی تو یہ سب بہت جلدی انجام پایا ہے اپنی پہلی محبت کو بھلانا "آسان نہیں ہوتا۔

وہ بولتے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر گراگیا۔چند لمحے تو خاموشی کی نذر ہوئے تھے۔اس کے برعکس کاظم صاحب خاموش نگاہوں سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کررہے تھے۔

"ویسے یہ کام تو تم نے بہت اچھا کیا ساتھ اپنا ہی کام نکلوالیا۔"

جزاء اسے کمرے میں لاتے ساتھ ہی شرارت سے گویا ہوئی۔علایہ نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پہ ڈالتے ہٹالی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پلیز جزاء اس متعلق کوئی بات مت کرنا فلحال میرا دل پہلے ہی بہت بوجھل"
"ہے۔

وہ تھکے تھکے اعصابوں سمیت بولی۔جزاء نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اب اپنی جیولری اتاررہی تھی۔چہرہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔معاً اس کے چہرے پہ چھائی بے چینی کو بھانپتے ہوئے وہ اس کے قریب ہوئی جو نیچے جھکی کسی چیز کی تلاشی لے رہی تھی۔

"کیا ہوا علایہ۔"

وہ تفکر بھرے لہجے میں بولی۔

"جزاء وہ ائیرنگ ماما کا ائیرنگ کہاں گیا۔وہ ان کی آخری نشانی تھی۔"

وہ بھاری لہجے میں بولی۔جزاء کے دل میں بھی ٹیس سے اٹھی آخری نشانی کا سوچتے۔وہ جھرجھری لیتے اس ائیرنگ کی تلاش میں نگاہیں گھمانے لگی۔اس کو

All rights reserved to novelslounge.com

تلاش کرنے کے دوران ناجانے کیا سوچتے علایہ کا ماتھا ٹھنکا تھا۔وہ چونک کر سیدھی کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا اب مل گیا کیا۔"

وہ سنجیدگی سے بولی۔علایہ کا سر نفی میں ہلا۔

"نہیں تم رکوں میں ابھی آئی۔شاید اس کمرے میں ہے جہاں ہم ابھی تھے۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں اسے اپنے آنے کا بتاتے ننگے پیر ہی باہر کی جانب بھاگ گئی۔جزاء نے تشکر بھرا سانس خارج کیا۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی جوں ہی کمرے کے نزدیک پہنچی اندر سے آنے والی آوازوں نے اس کے جسم کا سارا خون نچوڑ لیا۔وہ ساکت نگاہوں سے ادھ کھلے دروازے کے اندر جھانکا جہاں عشب کھڑا کاظم صاحب سے بحث میں مشغول تھا۔اس کے دل کی دھڑکن بے ساختہ سست پڑی۔

All rights reserved to novelslounge.com

تو میں یہی سمجھوں کہ تمہاری اس رشتے میں ذرا سی بھی رضامندی شامل نہیں"
"ہے۔

کاظم صاحب کی آواز پہ علایہ نے آنکھیں میچی تھی۔اس کی دھڑکنیں بھی منتظر تھی عشب کے جواب کی۔

"نہیں۔"

اس سنگدل کے یک لفظی جواب پہ علایہ نے اپنی میچی آنکھیں کھولی تھی۔مان تھا اس پہ جو بری طرح چکنا چور ہوا تھا۔وہ پورے قد کے ساتھ زمین پہ ڈھے سی گئی۔اس کے قدم لڑکھرائے تھے وہ شکستگی سے چلتی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔وہ اس کیلیے بھی ایک ان چاہا وجود ہی تھی۔

ناجانے اب اس انچاہے رشتے کا انجام کیسے ہونا تھا۔اس نے ڈوبتے دل کے ساتھ سوچا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"تمہارا لاہور جانے کا کیا ارادہ ہے۔"

عشب جو گھر جانے کے ارادے سے کمرے سے باہر نکلا تھا دین کو موبائل پہ مصروف دیکھ اسی کی جانب چلا آیا اور سنجیدگی سے بولا۔

"آج رات کو ہی نکلنے کا ارادہ ہے تم تیار ہو نا۔"

اس نے کسی اندیشے کے تحت استفسار کیا۔ عشب کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

All rights reserved to novelslounge.com

میری تو میٹنگ ہے ضروری یونٹ میں۔تمہاری چھٹیاں چل رہی ہے بس مجھے جانا"
"پڑے گا میں وہاں سے فراغت حاصل کرتے تمہیں وہی ملوں گا۔

وہ اسے تسلی دینے والے انداز میں بولا۔دین نے اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلایا۔

"چلیں عشب۔"

کاظم صاحب کی آواز پہ ان دونوں نے چونک کر ان کا چہرہ دیکھا جو اب بلکل ہشاش بشاش لگ رہا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"ا"نکل آپ کو اتنی جلدی نہیں اٹھنا چاہیے تھا آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک۔

دین فکر مندی سے بولا۔ وہ اس کی بات پہ ہولے سے مسکرائے تھے۔

میرے بیٹے کی زندگی کا اتنا بڑا دن ہے تھا اور میں تو بے تحاشہ خوش ہوں۔دیکھو"
"میں بالکل ہٹا کٹا ہو۔

وہ گردن اکڑا کر بولے تو وہ ہولے سے ہنس دیا۔ان کے چہرے پہ طبیعت خرابی کا ذرا برابر بھی شائبہ نہیں تھا اور یہی چیز عشب کو بے تحاشہ کھٹک رہی تھی۔اسی طرح کاظم صاحب علایہ سے ملتے وہاں سے باہر کی سمت بڑھ گئے۔عشب نے

All rights reserved to novelslounge.com

اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا اور یہی چیز اس کے دل پہ قیامت برپا کررہی تھی۔

ان سب کاموں سے فراغت حاصل کرتے دین نے اپنے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے جہاں اس کی زندگی اس کی منتظر تھی۔وہ آج بے تحاشہ خوش تھا خوشی اس کی انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی کیونکہ جسے اس نے چاہا تھا جو اس کے ماں باپ کی پسند تھی وہی اتنے عرصے بعد ملتے اس کی پسند بنی۔آج اسے اس بات پہ یقین پختہ ہوگیا تھا کہ واقع دنیا گول ہے کہ کھویا ہوا انسان آپ کو واپس مل جائے۔

جزاء کو کمرے میں بیٹھی دین کی منتظر تھی دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ سمٹ کر بیٹھی تھی۔دل بے تحاشہ دھڑک رہا تھا۔اس کے بڑھتے قدم اپنے نزدیک ہوتے

All rights reserved to novelslounge.com

محسوس کر اس کی پیشانی پہ پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔دین نے اس کی گھبراہٹ پہ مسکراہٹ دباتے اس کے قریب ہی جگہ سنبھالی۔وہ کھسک کر بیڈ کی ٹیک سے جالگی اور سہمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے کی جانب بڑھایا تو وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی۔دین نے اس کی پیشانی کو ہولے سے چھوا معاً اپنی نم انگلی دیکھتا وہ ہولے سے نفی میں سر ہلاتے ہنس دیا۔

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔"

وہ ناراض لہجے میں بولی۔دین نے چہرہ ہموار کرتے نفی میں سر ہلایا۔جزاء نے ناراضگی سے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"اتنی خوفزدہ کیوں ہورہی ہے میں وہی ہوں جس کے سامنے ابھی کل ہی اس قدر زبان چل رہی تھی۔"

وہ اسے تنگ کرنے کی خاطر طنز کرنے سے باز نہ آیا۔جزاء نے اس کی بات پہ روہانسی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ محظ ایک غلط فہمی تھی۔"

اس نے دانت پہ دانت جماتے جتایا۔دین نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

جزاء میں نہیں چاہتا کہ آگے ہماری زندگیوں میں غلط فہمیوں کی بھی گنجائش" بچے۔میں نہیں چاہتا کہ کسی کی غلط بات کی بدولت ہمارا رشتہ داؤ پہ لگے۔مثال "ہمارے سامنے ہی ہے شاید۔

وہ حتی الامکان اپنے لہجے کو نرم رکھتے بولا مگر اس کی باتوں میں چھپی تنبیہہ جزاء کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہ سکی۔اس کی بات کے جواب میں جزاء کے پاس کوئی جواب نہیں تھا تبھی خاموشی سے سر جھکا گئی۔

وہ غلط فہمی کسی کو بھی ہو سکتی ہے دین۔بھابھی دیور کا رشتہ ایک حد میں ہی" "اچھا لگتا ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ چاہتے ہوئے بھی اپنے لہجے کو تلخ رکھنے سے روک نا پائی۔دین کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

وہ بھائی بہن کا رشتہ تھا۔میں تم سے یہ امید نہیں رکھوں گا کہ تم میری ماں کی" "بابت ایسی بات کرو۔

وہ سختی سے انگلی اٹھاتے غصے سے بولا۔اس کی بات پہ ایک لمحے میں اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔وہ اس کے ساتھ نرمی سے بات کرتے تمام غلط فہمیوں کو دل سے نکالنا چاہتا تھا اور وہ اس کی ماں کی متعلق غلط بات کررہی تھی۔اس کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ وہ گھبرا گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

"دین میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا۔"

وہ گھبرا کر اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے شرمندگی سے بولی۔اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

دیکھو جزاء آج میری زندگی کا بہت اہم دن ہے میں چاہ کر بھی اسے خراب نہیں" "کرسکتا۔

وہ متانت سے بولا تو وہ نم نگاہوں سمیت اثبات میں سر ہلا گئی۔دین نے خاموشی سے اسے اپنے حصار میں لیتے محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔وہ آسودگی سے آنکھیں موندتے اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

تم ابھی کچھ نہیں جانتی کہ میری ماں نے کیا کچھ سہا ہے اور میں دنیا کی وہ"
"بدنصیب اولاد جو ان کے لیے کچھ نہ کرسکا۔

وہ خالی خالی لہجے میں بولا۔ جزاء اس دوران خاموش رہی تھی۔اگر وہ مزید کچھ بولتی تو ضرور وہ ناراض ہوتا اور وہ اسے ناراض کرنے کا رسک قطعی نہیں لے سکتی تھی۔اس کی سسکی کی اواز پہ دین نے اس کا چہرہ اپنے مقابل کرتے اس کے آنسو انگلی سے پوروں سے صاف کیے اور اس کے دونوں گالوں پہ اپنا لمس چھوڑا تھا۔ جزاء کے چہرے پہ اس کی پیشِ رفت پہ گلال سا بکھر گیا۔دین نے محبت بھری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا جو اس کی زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی تھی اور شاید آخری بھی۔ایک خوبصورت لمحہ ان دونوں کے درمیان آکر ٹھہرگیا تھا۔اس کے

All rights reserved to novelslounge.com

وجود سے اٹھتی محسور کن خوشبو نے دین کے حواس ایک لمحے کیلیے سلب کرلیے تھے۔

"طبیعت ٹھیک رہتی ہے اب۔"

دین کی فکر مند آواز پہ اسے بخوبی اندازہ ہوا کہ وہ کس بابت بات کررہا ہے تبھی جھوٹ کا سہارہ لیتے اثبات میں سر ہلا گئی۔دین نے بے ساختہ شکر ادا کیا تھا اور اپنی جیب سے ایک انگوٹھی نکالتے اسے اس کی نرم مومی انگلی کی زینت بنایا۔دین نے اشتیاق سے اس کی لرزیدہ پلکوں کو تکا تھا جو کبھی اٹھ رہی تھی اور کبھی گررہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

جانتی ہو یہ ابھی مجھے علایہ نے دی ہے ماما کی نشانی کے طور پہ کہ میں تمہیں"
"دوں۔

اس کے لہجے میں علایہ کا ذکر کرتے چاشنی سی گھل گئی۔جزاء بمشکل مسکرائی تھی۔

وہ بہت اچھی ہے بس حالات نے اسے تلخ بنادیا ہے خود سے پہلے سب کا خیال"
کرتی ہے۔اب میں اس کے حوالے سے بھی خوش ہوں کہ اسے عشب جیسا ہمسفر
"ملا۔

وہ اس کی انگلیوں سے کھیلتا نرمی سے بولا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اور تم میری زندگی کی ساتھی میری شریک حیات جس کے ساتھ میں نے پوری" زندگی بیتانی ہے۔جس سے آج سے میں وہ سب کچھ شئیر کروں گا جو کسی سے نہیں کرپاتا تھا۔اپنے دکھ درد خوشیاں۔اس سے پہلے میں خود کو بہت تنہا محسوس کرتا تھا مگر تمہارے آنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی کمی باقی نہیں رہی۔بہت "شکریہ مجھے اس خوشی سے نوازنے کیلیے۔

وہ اس کی ہاتھ کی پشت پہ لب رکھتا ہوا بولا۔اس کے لمس پہ جزاء کے رگ و پے میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔اس نے محبت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس نے اسے اس کی تمام خامیوں کے باوجود اپنایا تھا اور کسی کو علم بھی نہیں ہونے دیا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

"اچھا باقی باتیں میرے لوٹنے کے بعد۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے رسانیت سے بولا۔ جزاء نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔ سیاہ آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا۔ وہ اس کی پھیلی آنکھوں کو دیکھتے ہولے سے ہنسا اور اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے روشناس کرایا تھا وہ اس کی گرم سانسوں کی تپش اپنے چہرے پہ محسوس کرتے سرخ پڑتی چہرہ جھکا گئی معاً ذرا سی ہمت متجمع کرتے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ کہاں جارہے ہیں۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ حیرت کی ذیادتی سے کنگ کھڑی رہ گئی۔مطلب آج ہی ان کا نکاح ہوا اور آج ہی وہ اس سے جدا ہوتے کہی جارہا تھا۔اس کی رندھی نگاہوں کو دیکھتے دین نے اس کا چہرہ اپنی گرفت میں لیتے نزدیک کیا اور اس کی ناک سے ناک سہلائی۔

سمجھ لو اپنی زندگی کا سب سے اہم مشن سر کرنے جارہا ہوں۔دعا کرنا اس میں"
"کامیاب رہوں۔

وہ اس کے بال سنوارتے اس کے سرخ اناری گال کو چھوتا ہوا مدھم لہجے میں بولا۔جزاء مزید کچھ کہنا چاہتی تھی مگر مشن کے نام پہ خاموشی اختیار کرگئی کیونکہ کچھ بھی کہنا فلحال درست نہیں تھا۔دین نے دیوار پہ لگی گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے سات بجارہی تھی۔بیگ وہ پچھلی رات ہی پیک کرچکا تھا اور عاکف کو بھی اس متعلق اطلاع دے چکا تھا۔وہ دونوں جوں ہی جانے کی بدولت کمرے سے باہر نکلے

All rights reserved to novelslounge.com

اپنے کمرے سے علایہ بھی اسی وقت باہر نکلی۔اس کی سرخ سوجھی ہوئی انکھیں دیکھ دین ٹھٹھک گیا۔

"کیا ہوا میری جان۔"

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا بولا۔علایہ نے ایک سسکی بھری تھی۔

"مجھے بھی آپ کے ساتھ جانا ہے۔"

وہ ہنوز روتے روتے بچوں کی طرح بولی۔دین نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میرا بچہ وہاں میں ضرور لے جاتا مگر مجھے خود دو دنوں میں لوٹنا ہے بس دو دن کی"
"ہی تو بات ہے۔

وہ اس کی پیشانی چومتے شفقت بھرے لہجے میں بولا۔علایہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔ مسلسل رونے کی بدولت اس کی ہچکی بندھی ہوئی تھی۔

"علایہ ہم آپ کے پاس ہی تو ہے۔"

عاکف عین وقت اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولے۔دین نے خاموشی سے اس کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کیا۔

All rights reserved to novelslounge.com

آپ تو ہے مگر اپنا پن نہیں ہے خلوص نہیں ہے اور جب تک رشتوں میں"
"خلوص نہ ہو وہ کسی کام کے نہیں ہوتے۔

وہ صاف گوئی سے بولتی سرخ آنکھوں سے انہیں دیکھتی اپنے کمرے میں جاتی کنڈی لگا گئی۔دین نے پریشانی سے اسے جاتا دیکھا۔

تم پریشان مت ہو جاؤ ہم سب ہے اس کے پاس۔تمہارے جانے سے وہ"
"پریشان ہے بس۔

وہ دین کا کندھا تھپتھپاتے حوصلہ دیتے ہوئے بولے تو وہ افسردگی سے ان سب سے ملتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ائیرپورٹ اسے عشب چھوڑنے جارہا تھا جو نیچے کھڑا اس کا انتظار کررہا تھا۔جزاء نے اس کی پشت کو دیکھتے مشکل اپنے آنسوؤں کو اندر اتارا۔

All rights reserved to novelslounge.com

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com